سیرتِ غوثِ اعظم قدس سرہ العزیز

مرتبہ

ساحر البیان حضرت علامہ عبدالرحیم خان صاحب قادری

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

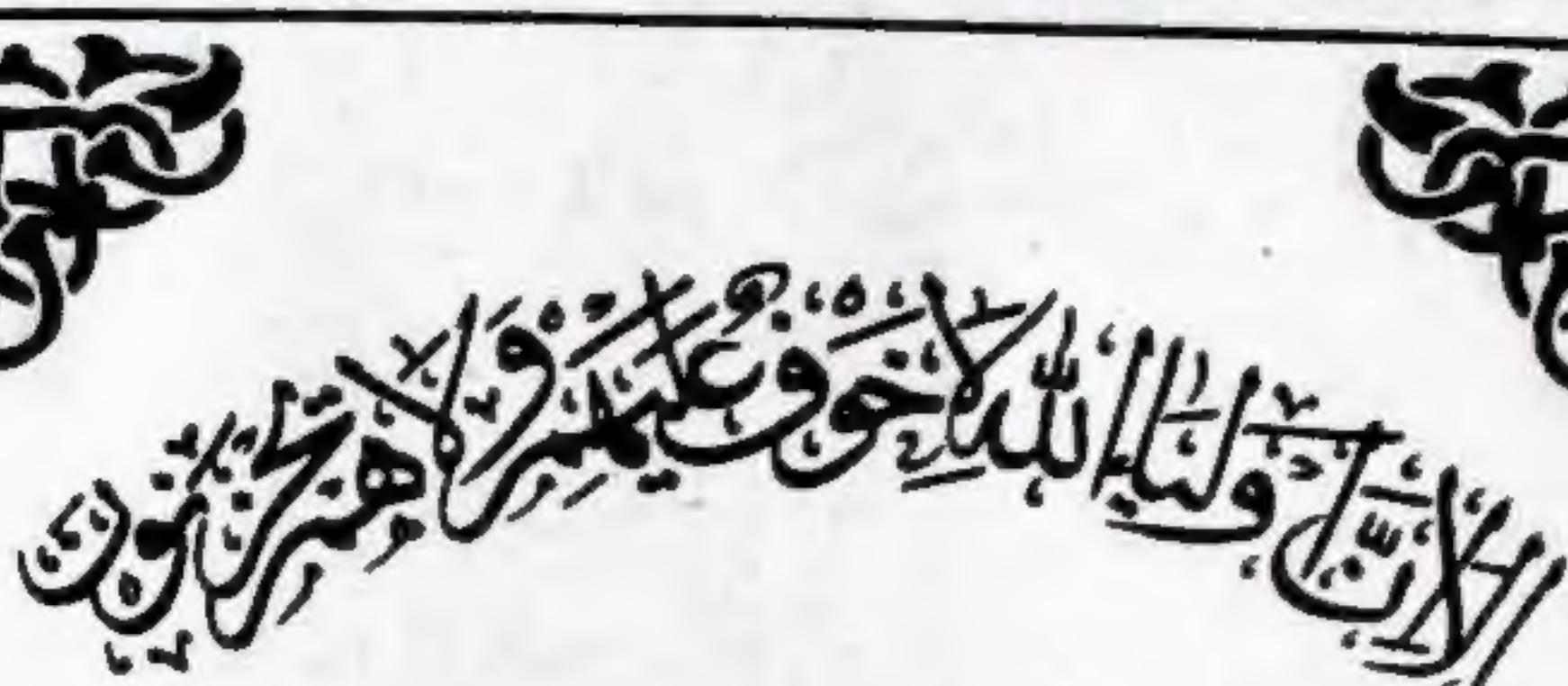
الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے

جامع اور مستند حالات

سیرتِ غوثِ اعظم

قدس العزیز

مرتبہ

ساحر البیان حضرت علامہ عبدالرحیم خان صاحب قادری

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

marfat.com

نام کتاب ——— سیرت غوث اعظم
مرتبہ ——— ساحر البیان حضرت علامہ عبدالرحیم خان قادری
سال طباعت ——— ۱۹۹۰ء
طابع ———
ناشر ——— مکتبہ نبویہ - لاہور
قیمت ——— ۴۸ روپے

marfat.com

فہرست مضامین سیرتِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	فہرست مضامین	۳
۲	انتساب	۸
۳	آئینۂ خیال مولانا نسیم بستوی	۹
۴	اعتراف حقیقت مولانا قاسم حسینی	۱۱
۵	منقبت اعلیٰحضرت بریلوی	۱۴
۶	منقبت نظر کانپوری	۱۵
۷	یا غوث المدد اجمل سلطانپوری	۱۶
۸	منقبت قمر سلیمانی	۱۷
۹	منقبت مولانا ضیاء القادری	۱۸
۱۰	عرض مؤلف	۱۹
۱۱	تمہید	۲۱
۱۲	حلیہ شریف سیدنا غوث اعظم	۲۴
۱۳	خصوصیات	"
۱۴	سلسلۂ نسب آبا کرام	"
۱۵	حالات مبارکہ " "	۲۵
۱۶	حضرت سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ	۳۱
۱۷	حضرت سید ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ	۳۲
۱۹	حضرت یحییٰ الزاہد رضی اللہ عنہ	۲۸
۲۰	" سید محمد رضی اللہ عنہ	۲۹
۲۱	" سید داؤد رضی اللہ عنہ	۳۱
۲۲	" سید موسیٰ ثانی رضی اللہ عنہ	۳۲
۲۳	" سید عبداللہ رضی اللہ عنہ	۳۳
۲۴	" سید عبداللہ ثانی رضی اللہ عنہ	"
۲۵	" سید عبداللہ محض رضی اللہ عنہ	۳۴
۲۶	" سید حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ	۳۵
۲۷	" سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ	۳۶
۲۸	" امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ	۳۹
۲۹	" حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک حالات	۴۸
۳۰	والدین کے تقدس پر خصوصی تبصرہ	۵۱
۳۱	ولادت پاک سیدنا غوث اعظم	۵۲
۳۲	وطن مالوف	۵۳
۳۳	تولد ہوتے ہی احکام شریعت کا احترام	۵۴

marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۴	عہدِ طفلی کے زریں واقعات	۵۵
۳۵	علوم دینیہ کے حصول کیلئے خاطر جیلان سے کوچ	۵۶
۳۶	بغداد مقدس میں ورود مسعود	۵۷
۳۷	حصول علم اور آپکے اساتذہ کرام	۵۹
۳۸	مدرسہ مبارکیہ کی تولیت اور درس و تدریس	۶۰
۳۹	تصنیفات	۶۱
۴۰	ذوق شاعری	۶۳
۴۱	دیوان غوث اعظم	۶۴
۴۲	قصیدۂ غوثیہ (بائیہ)	۶۶
۴۳	قصیدۂ غوثیہ لامیہ	۶۸
۴۴	افتاء	۷۴
۴۵	مذہب فقہیہ	۷۵
۴۶	بعض مسائل میں جمہور سے اختلاف	"
۴۷	کثرتِ عبادت	۷۶
۴۸	مجاہدہ و ریاضت	"
۴۹	خرقۂ ارادت و جانشینی	۸۵
۵۰	سلسلۂ قادریہ کا اجراء	۸۷

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۵۱	مسلک تصوف	۸۷
۵۲	وعظ و تبلیغ	۸۸
۵۳	حیات مقدسہ پر محققانہ تبصرہ	۹۳
۵۴	بدمذہبوں کی سرکوبی	۹۶
۵۵	خطبات	۹۷
۵۶	خطبۂ غوث اعظم رضی اللہ عنہ ۱۵ شوال المکرم ۵۴۵ھ	۹۸
۵۷	خطبۂ غوث اعظم رضی اللہ عنہ ۱۹ شوال ۵۴۵ھ	۱۰۳
۵۸	خطبۂ غوث اعظم رضی اللہ عنہ ۱۲ رجب المرجب ۵۵۵ھ	۱۰۷
۵۹	تعلیمات سیدنا غوث اعظم	۱۲۰
۶۰	زہد و ورع	"
۶۱	حصول ورع	۱۲۱
۶۲	پیمانہ کامل	۱۲۲
۶۳	وجد حقیقی	"
۶۴	معرفت اور محبت ربانی	۱۲۴
۶۵	قرب حق کی ابتداء و انتہا	۱۲۵
۶۶	خواب اور بیداری	۱۲۶
۶۷	قرب خدا کا راستہ	۱۲۷
۶۸	زاہدین کی افضلیت	۱۲۹
۶۹	وجہ نزول بلا	۱۳۰
	راحتِ کبریٰ و جنت عالیہ	۱۳۱

marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۷۰	اعمالِ صالحہ	۱۳۲
۷۱	مقامِ فنا	۱۳۳
۷۲	صداقت اور سچائی	۱۳۵
۷۳	تنزیہ ربانی	"
۷۴	تخلیق انسانی	۱۳۷
۷۵	اسمِ اعظم	۱۳۹
۷۶	علم اور عمل	۱۴۰
۷۷	اتباعِ سنت	۱۴۱
۷۸	ترکِ دنیا کا غلط مفہوم	۱۴۲
۷۹	ترکِ دنیا کا صحیح مفہوم	۱۴۳
۸۰	نکاح اور ازواج مطہرات	۱۴۵
	غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۶
۸۱	سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد	۱۴۶
۸۲	سیدنا شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ	۱۴۷
۸۳	" عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ	۱۴۸
۸۴	" عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ	۱۴۹
۸۵	" عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ	"

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۶	شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۵۰
۸۷	" ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	"
۸۸	" ایک حیرت انگیز کرشمہ	"
۸۹	" یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ	۱۵۱
۹۰	سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ	"
	اور اخلاق حسنہ	"
۹۱	عادتِ مبارکہ	"
۹۲	اخلاق حسنہ	"
۹۳	الطاف و نوازشات	۱۵۵
۹۴	رحمت اور کرم گستری	۱۵۹
۹۵	سخاوت اور فیاضی	۱۶۰
	جذبۂ ایثار و اخلاص	۱۶۴
۹۷	ہمدردی اور شفقت	۱۷۱
۹۸	ہدایا اور تحائف	۱۷۲
۹۹	صبر و ثبات قدمی	۱۷۵
۱۰۰	پختگیٔ عزم و ہمت	۱۷۸
۱۰۱	منکسر المزاجی و تواضع	۱۸۰
۱۰۲	ایفاء وعدہ اور قول کی پابندی	۱۸۲

marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۰۳	احتیاطِ کلام اور سچائی	۱۸۴
۱۰۴	سچائی کا حیرت انگیز کرشمہ	۱۸۶
۱۰۵	سرکارِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے اوصاف مبارکہ اور اخلاقیات پر ایک نظر	۱۹۱
۱۰۶	سیرتِ غوثِ اعظم ایک نظر میں	۱۹۵
۱۰۷	فضائل و کمالات، خرقِ عادت و کرامات	۲۰۰
۱۰۸	گویا آسمان زمین پر	۲۰۲
۱۰۹	اس کا نصیبہ بلند ہے	〃
۱۱۰	میں عزم مستحکم والا ہوں	〃
۱۱۱	مچھلیوں نے قدمبوسی کی	۲۰۳
۱۱۲	وہ میرا مرید ہے	۲۰۴
۱۱۳	ایک عہد نامہ عطا ہوا	۲۰۵
۱۱۴	اکسیرِ اعظم	۲۰۵
	کھڑاؤں کا کمال	۲۰۶
۱۱۵	دنوں اور مہینوں کی آمد	۲۰۷
۱۱۶	میری نگاہیں لوحِ محفوظ پر لگی رہتی ہیں	۲۰۸
۱۱۷	بچہ تندرست ہوگیا	۲۰۹
۱۱۸	لنجا تندرست ہوگیا	۲۱۰
۱۱۹	رجال الغیب پر حکومت	۲۱۱
۱۲۰	بارش اور سیلاب موقوف	۲۱۲
۱۲۱	ہمیشہ کیلئے ریزش کا آنا بند	۲۱۳
۱۲۲	درخت خرما ہرا ہوگیا	〃
۱۲۳	جنوں پر حکومت	۲۱۴
۱۲۴	لاعلاج مریض شفایاب	۲۱۷
۱۲۵	سست اونٹنی تیز رفتار ہوگئی	۲۱۸
۱۲۶	کبوتری نے انڈے دینا اور قمری نے بولنا شروع کردیا	〃
۱۲۷	تمہارے منہ سے جو بات نکلی وہ بات ہو کے رہی	۲۲۰
۱۲۸	چور کو ابدال بنا دیا	〃
	کنجی کا گچھا	۲۲۱
۱۲۹	درسنگاہ میں بیٹھے بیٹھے جہاز کو گرداب سے نکال دیا	۲۲۳
	بیک وقت متعدد جگہوں پر تشریف لے جانا	〃
۱۳۱	آفتاب میں چھپنا	۲۲۴
۱۳۲	امراض سے چھٹکارا	۲۲۵
۱۳۳	قریہ حلہ	〃

marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۳۴	ہاتھ مل گیا	۲۲۵
۱۳۵	دریا چھوڑ نہر کے پاس	۲۲۷
۱۳۶	جسکو چاہیں روک لیں	
	جسے چاہیں چھوڑ دیں	〃
۱۳۷	ملک خدا پر انکی حکومت	۲۲۸
۱۳۸	کتے نے شیر کو مار ڈالا	〃
۱۳۹	سراندیپ کا جن	۲۳۰
۱۴۰	آپ جیسا نہ دیکھا	〃
۱۴۱	محفل وعظ میں تھے	۲۳۱
۱۴۲	نور کا تڑکا	۲۳۲
۱۴۳	مرغ زندہ ہوگیا	〃
۱۴۴	محی الدین	۲۳۳
۱۴۵	قدمی ھٰذہٖ علیٰ رقبتہ کل ولی اللہ	〃
۱۴۶	احترام غوث نے ہند کا سلطان بنا دیا	۲۳۵
۱۴۷	مزار مبارک سے باہر	〃
۱۴۸	تین چادریں	۲۳۶
۱۴۹	سہ بارہ وصیت	〃
۱۵۰	جیسے رائی کا دانہ	۲۳۷
۱۵۱	اتنا کہہ کر نظروں سے غائب	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۵۲	دائیں بازو شریعت بائیں بازو طریقت	۲۳۸
۲۵۳	ورنہ سلسلہ سلب کر دیا جائیگا	〃
۱۵۴	وقت کے سنّی فقہا حیران	〃
۱۵۵	عصا کا حیرت انگیز کرشمہ	۲۴۰
۱۵۶	تمہارا ظاہر و باطن میرے سامنے آئینہ ہے	〃
۱۵۷	لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں	۲۴۱
۱۵۸	ایک قدم میں جانا چاہتے ہو یا جسطرح آئے تھے	۲۴۲
۱۵۹	کوہ قاف کے اکابر اولیاء	۲۴۳
۱۶۰	ذکر وصال اور وصیت سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۴۴
۱۶۱	وصال شریف کے ماہ و سال	۲۴۷
۱۶۲	مزار شریف	۲۴۸
۱۶۳	حیات کی توانائی	〃
۱۶۴	شجرۂ نسب عالیہ غوثیہ و سلسلہ خلافت جدیہ	۲۴۹
	سرکار غوث اعظم کی بارگاہ میں دردمندوں کی فریاد	۲۵۴

ختم شد

marfat.com

۱۳۸۶/۹۲

اِنتساب

عالمِ اسلام وسُنیت کی ممتاز و مقدس ترین شخصیت،
علم شریعت وطریقت کے سنگم، اہلسنت وجماعت کے
عظیم و مقتدر پیشوا، مرشدی و مولائی تاجدار علم و معرفت
شہزادۂ اعلیٰحضرت، شیخ الاسلام والمسلمین

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان

جنکی نسبتِ غلامی پر

اکابر علماء اور مشائخ فخر و ناز کرتے ہیں۔ جنکی عظمتوں کا پرچم صبح قیامت تک لہراتا رہیگا۔ جنکے تقویٰ وطہارت کا چرچا رہتی دنیا تک باقی رہیگا۔ جنکی غلامی اپنے حق میں سعادت دارین سمجھتا ہوں اور اپنی اس کاوش ذہنی کو آپکی بابرکت ذات گرامی کیطرف منسوب کرتے ہوئے فخر و سعادت محسوس کرتا ہوں۔

ان کا ادنیٰ غلام

سے شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا

عبدالرحیم قادری اترولوی

marfat.com

آئینۂ خیال

اَدیبِ شہیر حضرت مولانا الحاج نسیم صاحب بستوی مدظلہ العالی

سلف صالحین اور بزرگان دین کی سوانح حیات اور انکے دینی، علمی، اصلاحی ودروحانی حالات وواقعات کا تقریری یا تحریری تذکرہ اس دور ظلم وجہالت میں بلاشبہ قوم وملت کی ایک اہم اور زبردست خدمت ہے، جو اہل علم اور ارباب قلم اپنی علمی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اللہ والوں کی حیات وتعلیمات کے موضوع پر کتابیں مرتب کرتے اور انھیں حالات حاضرہ کے ذوق کے مطابق شائع کرتے ہیں وہ حقیقت میں کفر وباطل اور فسق وفجور سے بھرے ہوئے ماحول میں ایمان ویقین اور نیک نفسی وپاکبازی کے چراغ روشن کرتے ہیں۔

آج کے پرآشوب دور میں جبکہ عام طور پر مسلمان صراط مستقیم اور شریعت کی راہوں سے برگشتہ ہوکر اسلام دشمن قوموں کی تہذیب وروش زندگی اختیار کررہے ہیں اور ملت اسلامیہ کے اولوالعزم وعظیم المرتبت روحانی پیشواؤں کا حیات بخش طرز عمل فراموش کرتے جارہے ہیں۔ اس چیز کی سخت ضرورت ہے، کہ ان عظیم وجلیل القدر شخصیتوں (جن کا ایک ایک قول وعمل مشعل راہ وشمع منزل کا درجہ رکھتا ہے) کی سبق آموز اور دینی ودنیوی افادیت سے بھرپور تعلیمات سے دنیا کو روشناس کرانے کی مؤثر سے مؤثر انداز میں جدوجہد کی جائے۔

جماعت اہلسنت کے نامور عالم دین، مشہور ومقبول مقرر وخطیب،

دور حاضر کے قابل فخر مرتب ومصنف خطیب الہند ساحر البیان حضرت علامہ عبدالرحیم خانصاحب قادری نظر کانپوری زید مجدہم وقت کی اس تبلیغی ضرورت کے پیش نظر

marfat.com

اگر ایک طرف ملک کے گوشہ گوشہ میں سحر طراز و بصیرت افروز تقریر و خطابت کے ذریعہ مسلمانوں میں مذہبی زندگی کا جوش و ولولہ بیدار کر کے حق و صداقت کا پیغام دے رہے ہیں تو دوسری طرف اپنی گرانقدر تصنیف و تالیف سے قوم و ملت کی تعمیری خدمت انجام دینے میں مصروف کار و سرگرم عمل رہتے ہیں۔ "سیرت غوثِ اعظم" حضرت علامہ موصوف کی بہت ہی کامیاب اور معلوماتی کتاب ہے، جسمیں حضور سیدی غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کی مقدس حیات و روحانی تعلیمات پر مشتمل نہایت خیال افروز و فکر انگیز مضامین درج کئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی اسکے لئے زبان و بیان کا لب و لہجہ دلکش و عام فہم اختیار کیا گیا ہے جس سے عوام و خواص کا ہر ایک طبقہ یکساں طور پر مستفید و مستفیض ہو سکے۔ اسکے علاوہ حضرت علامہ موصوف کی ترتیب دی ہوئی دو مایۂ ناز کتابیں "سید الانبیا" اور "المعجزات" بھی شائع ہو کر اسلامی حلقوں میں خراج تحسین حاصل کر رہی ہیں۔ جو یقیناً مذہبی لٹریچر میں قابل قدر لائق فخر اضافہ ہیں سیرت غوثِ اعظم کا پہلا ایڈیشن ماہ ربیع الاول شریف سنہ ۱۳۹۱ھ مطابق ماہ مئی سنہ ۱۹۷۱ء میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پہ آیا تھا! اسوقت سے ابتک برابر چھپتی رہی۔ انتہائی خوشی کی بات ہے کہ حالات حاضرہ کے تقاضوں کے تحت اب اس کا تازہ ایڈیشن نظر ثانی کے بعد عمدہ کتابت، فوٹو آفسیٹ کی دیدہ زیب طباعت اور مزید اہتمام کے ساتھ اہل ذوق و ارباب عقیدت کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے، رب کریم اپنے پیارے رسول رؤف و رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کے صدقہ و طفیل میں اپنی بارگاہ میں قبول و مقبول فرمائے اور اس کے مطالعہ سے تمام قارئین و ناظرین کو کما حقہٗ مستفیض و بہرہ اندوز فرمائے۔ (آمین)

محمد صابر القادری نسیم بستوی

مدیر اعلیٰ فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی یوپی

۱۵ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۸۸ء

marfat.com

اعتراف حقیقت

از :۔ خطیب ملت استاذ القراء حضرت علامہ قاری محمد قاسم صاحب حبیبی برکاتی خطیب جامع مسجد شاہ آباد کانپور

کسی صاحب کمال کے کمالات کا اعتراف جب دستوں کے علاوہ دشمنوں کی محفلوں میں بھی کیا جانے لگے تو یہ اس صاحب کمال کی عظمتوں کا سب سے بہتر ثبوت ہوتا ہے۔ اس نظریئے کے مطابق ہر قسم کی مبالغہ آرائیوں اور لغو بیانیوں سے پرے ہٹ کر اگر مفکر ملت شہنشاہِ خطابت گرامی مرتبت ساحر البیان حضرت علامہ عبدالرحیم صاحب قادری قبلہ گونڈوی ثم کانپوری کی زندگی اور انکے فضل و کمال کا جائزہ لیا جائے تو مولانائے محترم اپنوں میں تو مقبول ہیں ہی غیر بھی منظور انہیں تو مجبوراً انکی شخصیت اور علمی و فنی محاسن کے معترف نظر آتے ہیں دنیائے خطابت ہو یا عالم شعر و سخن تصنیف و تالیف کی رنگین و دلکش کائنات ہو یا اخلاق و کردار کا وسیع و عریض میدان۔ موصوف محترم ہر جگہ اور ہر مقام پر ممتاز و مفتخر نظر آتے ہیں۔

زیر نظر کتاب "سیرت غوث اعظم" حضرت ساحر البیان کی کاوشوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے جسکی ایک ایک سطر سے عشق سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ آشکارا ہے جسکا ایک ایک ورق حضور غوث پاک کی مقدس زندگی و کرامات تاجدار بغداد کا امین ہے۔ چونکہ مولانائے محترم ایک صاحب طرز انشاء پرداز اور قابل فخر ادیب بھی ہیں اسلئے کتاب کا دامن اردو ادب کے بحر ذخار کے حسین و خوبصورت موتیوں سے بھی آراستہ و پیراستہ نظر آتا ہے۔ جسکے

marfat.com

مطالعہ کے بعد جہاں قاری سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تحیر العقول کرامات سے روحانی و قلبی تسکین محسوس کرتا ہے وہیں حضرت ساحر البیان کی جادو اثر تحریر سے بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

"اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ"

فی زمانہ مولانائے محترم کی یہ کاوش یقیناً باعثِ فخر و لائق صد ستائش ہے۔ کیونکہ موجودہ دور علمی انحطاط کا دور ہے۔ مسلم معاشرہ علمی و اخلاقی پستیوں کی طرف مائل ہے۔ بطور خاص مسلم نوجوان جو طمانیتِ طلب و روحانی سکون محزب اخلاق اور مخش افسانوں کی زلفوں کے سائے میں تلاش کرتا ہے اس کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے حضرت ساحر البیان کی کتاب "سیرتِ غوثِ اعظم" کی شگفتہ و شلوآ اور سنجیدہ تحریر، قلبی سکون، تازگیٔ ایمان، فرحت و انبساط روحانی اور اخلاق و اخلاقیات کو بلندی فراہم کرے گی۔

میں اپنے اس دعوے کی صداقت کے لئے صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ کتاب اٹھایئے اور ورق اُلٹئے پھر دیکھئے کتاب کا ہر ہر ورق بلکہ ہر ہر سطر میرے اس دعوے کا ثبوت پیش کرے گی۔

اس کے علاوہ ثبوت کے طور پہ اور کچھ چاہئے تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اب سے تقریباً اٹھارہ سال قبل یہ کتاب شائع ہوئی اور ابتک عوام و خواص برابر خراج تحسین حاصل کر رہی ہے۔

بہر حال مولانائے محترم نے اپنی علمی و ادبی صلاحیتوں کو

marfat.com

بڑے کارلاکر مسلمانوں کے دلوں کو عشق رسول کی تڑپ، شریعت مطہرہ کی پابندی کا جذبہ اور قلوب کو محبت و اطاعت الٰہی کا صحیح سلیقہ اصلاح عقائد کے ساتھ حصول علم کا ذوق عطا کرنے کا فریضہ پورا کر دیا ہے۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس کتاب کو خود پڑھیں اور جہاں تک ممکن ہو اسے اپنے دوسرے بھائیوں تک پہونچانے کی کوشش کریں تاکہ ہمارا ہر مسلمان بھائی دینی و شرعی تقاضوں سے آشنا ہو کر اللہ اور اسکے حبیب و محبوب دانائے غیوب صلے اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے مطابق زندگی گذار سکے اور اپنی عظمت رفتہ اور شوکت گذشتہ سے دوبارہ ہمکنار ہو سکے

دعا ہے کہ خدائے حی و قیوم محب گرامی ساحر البیان حضرت علامہ عبدالرحیم صاحب قبلہ قادری کو بیش از بیش خدمت دین متین کا جذبہ اور تمام مسلمانوں کو موصوف کی اس کتاب مستطاب و تصنیف لطیف سے استفادہ و فیض حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلے اللہ علیہ وسلم۔

(مولانا قاری) محمد قاسم حبیبی برکاتی الٰہ آبادی

مہتمم مدرسہ حنفیہ دار القرأت و خطیب

جامع مسجد شیخ آباد چمن گنج کانپور

۲۹/۲/۱۴۰۹ھ موافق ۱۲/۱۰/۱۹۸۸ء

marfat.com

از اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ

منقبت

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچوں اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

تمہیں دیدے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ تیرا چاہنے والا تیرا

ابنِ زہرا کو مبارک ہو عروسِ قدرت
قادری پائیں تصدق ترے دولھا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

نبوی میوہ علوی نخل، بتولی گلشن
حسنی چاند حسینی ہے مہکنا تیرا!

نبوی ظل علوی برج، بتولی منزل
حسنی چاند حسینی ہے اجالا تیرا

ہیں رضا یوں نہ بلک تو نہیں جیدؔ تو ہی
سیدِ جیدِ ہر دہر ہے مولیٰ تیرا

marfat.com

مُریدوں سے ہیں باخبر غوثِ اعظم

از مولانا عبدالرحیم قادری نظرؔ کانپوری

ولایت کے شمس و قمر غوثِ اعظم
ضیا بخش قلب و نظر غوثِ اعظم

تمہیں یاد کرتے ہیں اربابِ ایماں
عقیدت سے شام و سحر غوثِ اعظم

وہاں گوشہ گوشہ ہے بنت بداماں
جہاں ہو گئے جلوہ گر غوثِ اعظم

پلا کر مجھے علم و عرفاں کا ساغر
بنا دو حقائق نگر، غوثِ اعظم

میسر ہوئی جسکو نسبت تمہاری
نہیں اسکو خوف و خطر غوثِ اعظم

اُدھر چھائی ہیں رحمتوں کی گھٹائیں
تمہاری نظر ہے جدھر غوثِ اعظم

پکارا جہاں دستگیری کو آئے
مریدوں سے ہیں باخبر غوثِ اعظم

تمہارے لئے اہلِ عشق و محبت
لٹا دیتے ہیں گھر کا گھر غوثِ اعظم

چمکتے ہیں سب تیرے نور و ضیا سے
زمیں آسماں بحر و بر غوثِ اعظم

بیک وقت پرواز روحانیت سے
ہیں سترؔ مریدوں کے گھر غوثِ اعظم

مرے گھر ہوئی محفلِ گیارہویں جب
چمکنے لگے بام و در غوثِ اعظم

سراپا شریعت مجسم طریقت
حق آگاہ آئینہ گر غوثِ اعظم

شہنشاہِ عرفاں امیرِ طریقت
تصوف کے ہیں تاجور غوثِ اعظم

تمہارے وسیلے سے اے شاہ جیلاںؒ
مجھے چاہیے مال و زر غوثِ اعظم

پریشاں ہے موجِ حوادث سے آقا
نظرؔ پر بھی ہو اک نظر غوثِ اعظم

marfat.com

یا غوث المدد

شاعرِ خوش فکر اجملؔ سلطانپوری

پیروں کے آپ پیر ہیں یا غوث المدد
عالم کے دستگیر ہیں یا غوث المدد

وہ اولیائے دین ہیں شاہوں کے بادشاہ
جو آپکے وزیر ہیں، یا غوث المدد

حضرت حسنؓ حسینؓ کے چشم و چراغ آپ
بے مثل و بے نظیر ہیں یا غوث المدد

صدقہ حسن حسین کا ہم کو بھی دیجئے
ہم آپ کے فقیر ہیں یا غوث المدد

قیدِ غم و الم سے رہائی دلائیے
ہم بے بس و اسیر ہیں یا غوث المدد

مجروح کر دیا ہمیں ظالم کے ظلم نے
چلتے عدو کے تیر ہیں، یا غوث المدد

ہم کو مخالفین کے شر سے بچائیے
ظالم بڑے شریر ہیں یا غوث المدد

تنہا غریب آپ کا اجملؔ ہے اے حضور
دشمن بہت کثیر ہیں یا غوث المدد

marfat.com

منقبت

از شاعرِ اسلام جناب قمر سلیمانی صاحب

غوثِ اعظم میں گنہ گار ہوں شیئاً للہ
رحمتِ حق کا طلب گار ہوں شیئاً للہ

دستگیرِ غربا ایک نظر میری طرف
بندۂ بیکس و ناچار ہوں شیئاً للہ!

لاج رکھ لیجئے پھیلائے ہوئے دامن کی
شدتِ غم میں گرفتار ہوں شیئاً للہ

روح تاریک ہے اور نامۂ اعمال سیاہ
طالبِ کثرتِ انوار ہوں شیئاً للہ!

عشقِ سرکارِ دو عالم ہے مرے غم کا علاج
ایک مدت سے میں بیمار ہوں شیئاً للہ

واسطہ دے کے حسینی، حسنی نسبت کا
میں بھی نسبت کا طلبگار ہوں شیئاً للہ

جسکی نظروں کو حجابات سے فرصت نہ ملے
میں وہی شائقِ دیدار ہوں شیئاً للہ

کاش بغداد پہونچ کر یہ قمر عرض کرے
باادب حاضرِ دربار ہوں شیئاً للہ!

marfat.com

منقبت

از مولینا ضیاء القادری

تری ہر شان ہے یا غوث! شانِ لاثانی
ہے تو لاریب شرحِ عظمتِ ما اعظم شانی

جمالِ ذاتِ رب کی آپ ہیں تصویرِ لاثانی
نظر آتے ہیں آپ اے ماہِ جیلاں یوسفِ ثانی

تمہاری چاندسی صورت ہے وہ تصویرِ نورانی!
نہ کوئی آپ کا ہمسر نہ کوئی آپ کا ثانی

ملک اور جن و انساں پر تمہیں حاصل جہانبانی
تمہاری مسندِ عرفان اور رنگِ سلیمانی

حسن کا لال ہے تو، تو حسین پاک کا جانی
ترے تقویٰ میں ہے ہر رنگ اویسِ شانِ سلمانی

حضورِ غوثِ اعظم عبدِ قادر شاہِ جیلانی
یقیناً آپ ہیں قطبِ زماں محبوبِ سبحانی

ہے بغداد معلّٰے میں ہمیشہ آئینہ بر کف
مدینہ کی نجف کی کربلا کی جلوہ سامانی

ہزاروں اولیاء رہتے ہیں حاضر باش روضہ میں
مشائخ کرتے ہیں سب بھی تمہارے در کی دربانی

یقیناً صاحبِ قرآں کے ہو تم ایسے مہ پارے
تمہارا مصحفِ عارض ہے اک تفسیرِ قرآنی

قدم سب اولیاء کی گردنوں پر ہے ترا شاہا
شبِ معراج تو نے پائی یہ معراجِ روحانی

ملی ہے علم کی دولت رسول اللہ سے تجھکو
تھے ہر دم آپکے پیشِ نظر اسرارِ پنہانی

رُخِ گلگوں کا غازہ سُرخیِ خونِ شہیداں ہے
ہیں قرباں لعلِ لب پر آپکے لعلِ بدخشانی

مرا ذوقِ عقیدت ترے در کی خاک بوسی ہے
ہے تیرا مشرب و مسلک خدا بینی خدا دانی

معینی، قادری، چشتی، نظامی اے ضیاء ہوں میں
مرا ذوقِ عقیدت ہے ہمیشہ سے ثنا خوانی

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

عَرضِ مؤلّفْ

عربی و فارسی میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و حالات زندگی پر مشتمل متعدد کتابیں پائی جاتی ہیں۔ اردو زبان میں بھی آپکی حیاتِ مبارکہ پر کتابیں لکھی جا چکی ہیں، مگر بدقسمتی سے عام طور پر مسلمانوں کی علوم دینیہ سے بے التفاتی نے انھیں اس قابل ہی نہیں رکھا کہ وہ عربی فارسی کی کتابوں سے استفادہ کر سکیں اور اردو میں اس موضوع پر قلم اٹھانے والوں نے زیادہ تر آپ کے فضائل و مناقب اور کرامات پر زور دیا ہے۔ جس سے عقیدت کی پوری پوری چاشنی تو مل جاتی ہے مگر ایک رہنمائے کامل کی سوانح جو بہر نوع مکمل ہو۔ آپکی مقدس تعلیمات خطبات ملفوظات ارشادات، اور تاریخ زندگی کے اہم کارناموں سے واقفیت کا ذوق رکھنے والوں کے لئے ناکافی ثابت ہو رہی ہیں اس لئے عرصہ سے یہ بات ذہن کو جھنجھوڑ رہی تھی کہ اس عنوان پر قوم کے سامنے ایک ایسی جامع کتاب آنی چاہئے جسکے اوراق سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات طیبہ کے ہر ہر پہلو کے آئینہ دار ہوں جسے دیکھنے کے بعد اس سلسلہ میں مزید کسی کتاب کی

marfat.com

حاجت باقی نہ رہے مگر خود اپنی کم علمی و بے مائگی سنگ گراں بنکر اٹھتے ہوئے جذبات کو دباتی رہی تاہم نہ دینے والے شراروں کے اکسانے پر سرکار جیلاں کی بے پایاں اعانتوں کو سہارا بنا کر اپنی ناچیز کوششوں کو سیرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے ارباب محبت و اہل عقیدت کی خدمت میں پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ اسمیں سرکار بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و کمالات حیات طیبہ کے مکمل حالات و اہم ترین واقعات سے متعلق متعدد قدیم و ضخیم کتابوں کا خلاصہ مختلف رسالوں کی معتبر روایات و مضامین نیز آپکی تعلیمات و خطبات وغیرہ کو سمیٹ کر یکجا کر دیا گیا ہے جسے میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالی وقار میں بطور نذرانۂ خلوص و محبت پیش کر رہا ہوں۔ ع

مگر قبول افتد زہے عز و شرف

ارباب علم و دانش کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر میری یہ ناچیز تالیف آپ تک باریابی کا شرف حاصل کر سکے تو بنظر اصلاح ملاحظہ فرمائیں اور اگر کوئی قابل تسلیم خامی نظر آئے تو مجھ کو ضرور باخبر کریں ساتھ ہی اپنی گرانقدر رائے بھیج کر ہمت افزائی فرمائیں تاکہ اگلا ایڈیشن اصلاح اور آپکی قابل قدر رائے کی شمولیت کیساتھ شائع کیا جا سکے۔ (وما توفیقی الا باللہ)

والسلام

ناچیز عبدالرحیم قادری رضوی غفرلہٗ

فروری سنہ ۱۹۶۰ء

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمہید!

زمین شدتِ تپش سے مغلوب ہو کر پیاسی ہوتی ہے تو آسمان سے موسلا دھار بارش ہوتی ہے۔ تاریکیٔ شب کی چادر بسیط ہوتی ہے تو صبح کا اُجالا پھوٹ پڑتا ہے۔ بندگانِ خدا میں جب گمراہی پھیلتی ہے اور نافرمانی عام ہو جاتی ہے تو ربِّ کریم کی رحمتِ بے پایاں متوجہ ہوتی ہے اور خداوند قدوس اپنے خاص بندوں میں سے کسی نہ کسی کو پیکرِ رشد و ہدایت بنا کر بھیجتا ہے، اسی لئے خاکدانِ گیتی میں وقتاً فوقتاً انبیاء و رسل کا مقدس قافلہ آتا رہا جو انسانوں کو نافرمانیوں اور گمراہیوں سے بچاتا رہا۔

روحیٔ فداہ آمنہ کے لال حبیبِ کردگار صلے اللہ علیہ وسلم نبوت و رسالت کے آخری تاجدار ہیں۔ ابتک انبیاء کرام رشد و ہدایت کے چراغ بنکر دنیا والوں کو راہِ ہدایت دکھاتے رہے۔ خاتم النبیین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد یہ اہم ترین ذمہ داری سرکار رسالتمآب افضل الرسل سید الانبیاء کی اُمت کی مقدس و ممتاز ترین شخصیتوں کے سپرد رہی اور

marfat.com

اس کے ثبوت میں ہم حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت کے ایک برگزیدہ عالم سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر جمیل پیش کرتے ہیں۔

معلم کائنات رسالتمآب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ "سرکار کا یہ ارشاد مبارک اس بات کی صراحت کرتا ہے کہ ابتک مخلوق کی رشد و ہدایت کا جو کام انبیاء کرام کے ذریعہ ہوتا چلا آرہا تھا اب وہ خدمات نبی آخر الزماں کی اُمت کے برگزیدہ افراد کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ کے اعزاز سے سرفراز ہوکر انجام دینگے۔

عہدِ رسالت سے ہمیشہ بندگان خدا کی رہنمائی کیلئے برابر انبیاء و رسل کی آمد ہوتی رہی حتیٰ کہ تاجدار دو عالم آفتاب رسالت کا ظہور ہوا اور سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ یک لخت بند ہوگیا لیکن پھر ربت کریم کی شان کریمی سے بندوں کی مایوسی و بے بسی دیکھی نہ گئی اور جہاں انبیاء کرام کی آمد کا سلسلہ ختم کیا وہیں پر اپنے فضل بے نہایت سے ولایت، غوثیت، قطبیت کا دروازہ کھول دیا اور اس کام کے لئے عہدِ نبوی سے لیکر آج تک اولیائے اُمت میں غوث، قطب اور ابدال و اوتاد وغیرہم کا برابر ظہور ہوتا رہا۔

ان مقدس افراد نے مخلوق کے بگڑے ہوئے حالات کو سنوارا اور انکے اخلاق و کردار کی درستگی اور ایمان کی پختگی کے لئے بے انتہا سعی اور کوشش بلیغ فرماکر قدم قدم پر اللہ کے گمراہ بندوں کے لئے حق و

marfat.com

وصداقت اور ایمان وعرفان کی نشاندہی فرماتے رہے اور اپنے تئیں مکمل طور پر فریضۂ تبلیغ وہدایت کا حق ادا کیا۔

ان مصلحین اُمت میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بلند وبالا شخصیت صفحۂ دہر پر مہر وماہ کی طرح درخشندہ وتابندہ ہے جن کے فضل وکمال کی ضیاء پاشیوں سے آج زمین کا چپہ چپہ تابناک ہے۔ تاجدار دوعالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان گرامی ہے۔

"میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبی جیسے ہونگے"

علماءِ اُمت کی یہ شرافت وفضیلت رسولِ محترم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صدقہ ہے اور فضیلت وعظمت کی یہ شان تاجدار جیلانی سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ ستودہ صفات میں بدرجہ کامل واکمل موجود تھی۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیہ شریف سیدنا غوث اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ نحیف البدن، قدمیانہ، سینہ فراخ، ریش مبارک ازچہرے کو گھیرے ہوئے رنگ گندم گون، دونوں ابرو ملے ہوئے، آبرو بلند، چہرہ تابندہ، ذی وقار، نرم گفتار، کم گو، اہل علم میں ممتاز تھے

خصوصیات

کلام میں ایک طرح کی تیزی اور بلندی تھی جو سامع کے دل میں خوف کیساتھ عجیب لذت پیدا کر دیتی تھی۔ دوران گفتگو پورا مجمع ہمہ تن گوش ہو کر آپکے وجد آفریں کلام کو سنتا رہتا۔ دور اور نزدیک آپکی آواز برابر سنائی دیتی۔ لاکھوں کے مجمع میں ہر شخص آپکی آواز بخوبی سن لیتا آپ کے حکم کی تعمیل ہر شخص بے چون وچرا کرتا۔ اور دل پر کسی ستم کا جبر محسوس نہ کرتا۔ سخت سے سخت دل والا بھی آپ کے جمال باکمال کی زیارت کر لیتا تو اس کا دل موم کی مثل نرم ہو جاتا۔ جب آپ جامع مسجد میں تشریف لاتے تو لوگ اپنے ہاتھ دعا کیلئے اٹھا دیتے اور آپکے وسیلہ سے جو بھی دعا مانگتے رب کریم پوری فرما دیتا۔

سلسلہ نسب آباء کرام

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نسب والد ماجد سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست

marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سرکار امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک حسب ذیل ہے۔

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سید ابو عبداللہ بن سید یحییٰ زاہد بن سید محمد بن سید واحد بن سید موسیٰ ثانی بن سید موسیٰ بن عبداللہ ثانی بن سید عبداللہ محض بن سید حسن مثنیٰ بن سرکار امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

والدہ کی طرف سے آپ حسینی تھے۔ سلسلہ یوں ہے۔ آپکی والدہ ماجدہ حضرت ام الخیر فاطمہ بنت سید عبداللہ الصومعی ابن ابو جمال الدین، ابن سید محمد ابن سید ابو العطاء ابن سید کمال الدین عیسیٰ، ابن سید علاؤ الدین الجواد ابن امام علی رضا رضی اللہ عنہ ابن امام موسیٰ کاظم ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن سید الشہداء سرکار امام حسین ابن سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

حالاتِ مبارکہ حضراتِ آبائے کرام

حضرت سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد محترم

بن جنگی دوست "لقب ہونے کی وجہ قلائد الجواہر میں یہ بتائی گئی ہے کہ آپ جنگ کو دوست رکھتے تھے ریاض الجنات میں اس لقب کی تشریح یہ بتائی گئی ہے کہ آپ اپنے نفس سے ہمیشہ جہاد فرماتے تھے اور نفس کشی کو تزکیۂ نفس کا مدار سمجھتے تھے۔ چنانچہ

marfat.com

اس مجاہدۂ نفس میں مکمل ایک سال تک قطعی کھانا پینا ترک فرما دیا تھا ایک سال گذر جانیکے بعد جب ذرا خواہش محسوس ہوئی تو ایک شخص نے عمدہ غذا اور ٹھنڈا پانی لاکر پیش کیا آپنے اس ہدیہ کو قبول فرمالیا لیکن معاً فقراء کو بلاکر انھیں تقسیم کردیا اور اپنے کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تیرے اندر ابھی غذا کی خواہش پائی جاتی ہے؛ تیرے واسطے تو نان جَو اور گرم پانی بھی بہت ہے۔ اسی کیفیت میں حضرت خضر علیہ السلام تشریف فرما ہوئے اور فرمایا آپ پر سلام ہو۔ خدائے قدیر نے آپ کے قلب کو جنگی اور آپکو اپنا دوست بنالیا ہے اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کے ساتھ افطار کروں۔ حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ جسقدر کھانا تھا اسی کو دونوں حضرات نے تناول فرمایا۔ جبھی سے آپ کا لقب "جنگی دوست" ہوگیا۔ موسیٰ اسم شریف ہے ابو صالح کنیت۔ آپکا چہرۂ مبارک آئینۂ انوار ربانی کا مرقع تھا۔

جس محفل میں آپ رونق افروز ہوتے وہ محفل منور ہو جاتی تھی۔ زبان میں بلا کی فصاحت اور شیرینی تھی۔ جبتک آپ وعظ کا سلسلہ جاری رکھتے تھے۔ حاضرین سوائے انتہائی مجبوری کے مجلس وعظ سے جنبش نہیں کرتے تھے اکثر و بیشتر آپ فرمایا کرتے تھے۔

"میں خدا کا بندہ ہوں۔ اللہ کے بندوں کو محبوب رکھتا ہوں۔ رب تبارک و تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ خلاف شریعت امور سے احتراز کرو۔ جب کسی محفل میں حضور سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا نام نامی و اسم گرامی آجائے تو درود شریف کا نذرانہ پیش کرو۔

marfat.com

کسی وقت اللہ تعالیٰ کو نہ بھولو۔ ہر آن پروردگار عالم کو سمیع و بصیر جانو۔"

آپکے عہدِ حیات میں القادر باللہ ابو العباس اور القائم بامر اللہ ابو جعفر عباسی خلفائے بغداد میں سے تخت خلافت پر متمکن ہوئے۔

حضرت سید ابو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ انتہائی عابد و زاہد با اخلاق سخی اور منبع فیض و کرامت تھے ابھی عمر شریف کو نو ہی سال ہوئے تھے اور تفسیر قرآن کا درس لے رہے تھے کہ استاد نے "ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ" کی تفسیر بیان کرنی شروع کی تو آپنے سوال کیا کہ متقیوں کو خدائے برتر کی بارگاہ سے کیا کیا انعامات عطا کئے جائینگے۔ استاد نے جواب دیا متقی حضرات رضائے مولیٰ کی سند لیکر جنت میں داخل ہوں گے لہذا جنت سے دائمی راحت پائینگے۔ منزل قرب خداوندی میں مستغرق رہیں گے استاد محترم کے اس جواب سے آپکے اوپر ایک خاص کیفیت طاری ہوگئی۔ اور فرمایا

"افسوس ہے مخلوق کے حال پر کہ ان رحمتوں کا علم ہونیکے باوجود راہ تقویٰ نہیں اختیار کرتے اور اللہ کے طاعت گذار نہیں بنجاتے"

آپ کی محفل وعظ میں ہزاروں انسانوں کا اجتماع ہوا کرتا تھا جسمیں ہر دین و مذہب کے لوگ شریک ہوتے تھے۔ صلحاء و عرفاء اور اولیاء کرام بھی ان پاکیزہ محفلوں میں شریک ہوتے تھے۔ ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقُّ لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوَ۔ آپ کا خاص ورد تھا۔

imamat.com

ایک روز ایک شکستہ حال جذامی نے کچھ دور سے آپکو آواز دی "ابو عبداللہ مسکینوں، غریبوں محتاجوں کی جانب بھی نگاہِ لطف و کرم کیجئے۔ آپ اسکے قریب تشریف لے گئے۔ اور خدائے قادر و قدیر کی بارگاہ میں اس کے لئے دعائے صحت فرمائی۔ آپکی فیض بخش دعا کی برکت سے وہ جذامی صحت یاب ہوگیا۔

ماہ ربیع الثانی شریف ۵۶۳ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ حنفی المذہب تھے۔ دو شادیاں کیں ایک بی بی فاطمہ بنت سید عبداللہ بن سید علی اصغر بن جعفر ثانی بن امام علی نقی کے ساتھ جنکے شکم سے حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست اور ان کے علاوہ چار بیٹے اور پیدا ہوئے لیکن حجۃ البیضا کی روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ابو صالح اور عبدالوہاب صرف یہی دو بیٹے پیدا ہوئے۔ دوسری شادی بی بی رحمت کیساتھ ہوئی جنکے شکم سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی توام (جڑواں) پیدا ہو کر پندرھویں دن فوت ہو گئے۔

حضرت سید یحییٰ الزاہد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابو علی آپ کی کنیت اور لقب زاہد و تقی ہے۔ آپ مادر زاد ولی تھے۔ عہدِ طفلی ہی میں آپ سے خوارق عادات کا صدور ہونا شروع ہو گیا تھا۔ چھ سال کی عمر شریف میں تعلیم کی غرض سے جب استاذ کے پاس پہونچے تو جسقدر استاد بتاتے جاتے تھے۔ آپ اس سے آگے بڑھتے ہوئے گذر جاتے تھے استاد کو تحیر ہوتا تھا۔ آخر ایک دن استاد نے اپنے اس تحیر کا اظہار آپ سے کر ہی دیا تو آپ نے جواب دیا آپ معلم ہیں اور میں متعلم ہوں۔

marfat.com

حضرت ابن جریج نے شکم مادر ہی میں گفتگو کی تھی میری عمر تو چھ سال کی ہے۔ خدائے قدیر کی دین اور عطا پر آپ کو حیرت کیوں ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؎

شبِ تاریک و دستان خدائے — می بتاید چوں روز رخشندہ
ایں سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

استاذ محترم نے آپکی زبان مبارک سے یہ معرفت آمیز کلام سُنکر اسی دن سے آپکو "عارف باللہ" کے خطاب سے پکارنا شروع کر دیا۔

جب عمر شریف پندرہ سال کی ہوئی تو نماز کا التزام اس پابندی سے فرمایا کہ تمام عمر نماز باجماعت ترک نہیں ہوئی۔ ہر نماز کے لئے تازہ وضو فرمایا کرتے تھے۔ شدید سے شدید بیماری میں بھی نماز باجماعت اور نوافل ترک نہیں ہوتے تھے۔ سُنن و نوافل گھر میں پڑھتے تھے اور فرائض ہمیشہ مسجد میں ادا کیا کرتے تھے۔ حجۃ البیضاء میں بیان کیا گیا ہے کہ دو صاحبزادے حضرت موسیٰ اور سیدنا ابو عبداللہ اور ایک صاحبزادی کا صغر سنی ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔

حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ

اسم شریف محمد، کنیت ابو الفاسم شمس الدین اور عابد لقب ہے۔ ولادتِ مبارکہ آپکی ۹۹ھ میں ہوئی۔ آپ بڑے متقی اور متواضع عابد شب زندہ دار زاہد اور سجدہ گذار تھے۔ حسن اخلاق اور حسن گفتار میں یگانۂ روزگار تھے۔ آپکے بیٹے سید یحییٰ فرماتے ہیں کہ سوءِ اتفاق سے کسی رات اگر تہجد کے وقت نہ بیدار

marfat.com

ہوتے تو میں غیب سے ایک آواز سنتا اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ یَا اَبَا الْقَاسِمِ شَمْسُ الدِّیْنِ" اور مجھے کثرتِ تلاش کے باوجود کوئی آواز دینے والا نظر نہ آتا تھا

آخر میں نے والد صاحب سے دریافت کیا کہ یہ ندا کرنے والا کون ہے جو آپ کو بیدار کرتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ خداوند قدوس نے ایک جن کے سپرد یہ خدمت کر دی ہے جب آپ کا وصال ہوا میں نے اس جن کو انسانی پیکر میں آپکے جنازہ پر نوحہ کرتا ہوا دیکھا پھر وہ وقتاً فوقتاً میرے پاس آتا رہا۔

ایک دن میں نے اس جن سے پوچھا کہ جسطرح تم میرے والد محترم کی خدمت کی انجام دہی کیا کرتے تھے میرے ساتھ وہ رویہ کیوں نہیں جاری رکھتے۔ جن نے مجھ کو ہدایت کی کہ ابھی تم اس منزل پر فائز نہیں ہوئے ہو تم اپنے والدِ محترم کے مزار پُر انوار پر جاکر اکتساب فیض کرو۔ اولاد رسول ہو۔ کیا عجب ہے کہ وہی درجات حاصل ہو جائیں۔ چنانچہ میں نے اسی جمعہ کو مزار مبارک پر حاضری دی اور انعامات خصوصی سے مالا مال ہوا اور "لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" والدِ محترم نے مجھے اکیس دن تک پڑھنے کو ہدایت فرمائی اسکے بعد سے وہ جن میری خدمت میں رہنے لگا۔

ایک مرتبہ یہودیوں کی ایک جماعت آپکی محفل مبارک میں حاضر ہوئی اور سیدنا عزیر علیہ السلام کے متعلق آپ سے سوال شروع کیا۔ آپنے انتہائی مؤثر انداز سے سیدنا عزیر علیہ السلام کے حالاتِ زندگی پر تبصرہ فرماتے ہوئے یہودیوں کے اس دعویٰ کی تردید کی کہ سیدنا عزیر علیہ السلام ابن اللہ ہیں آپکی اثر انداز تقریر سنکر یہودیوں کی پوری جماعت نے اسلام قبول کر لیا۔

marfat.com

صاحب حجۃ البیضاء نے لکھا ہے کہ آپ کے چھ بیٹے تھے جنکے نام حسب ذیل ہیں عبدالواحد۔ عبدالوہاب۔ عبدالرزاق۔ یحییٰ۔ عبدالقادر احمد اور تین لڑکیاں بھی تھیں۔ امینہ۔ زینب۔ عائشہ۔ حضرت یحییٰ کے کے علاوہ سارے بیٹے عہد طفلی ہی میں وفات پاگئے تھے۔

حضرت سید داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا اسم شریف داؤد ہے۔ کنیت ابو محمد اور ابو بکر ہے اور سراج الدین آپ کا لقب ہے۔ ۵۷۵ھ میں آپکی ولادت ہوئی۔ قلب اطہر سوز و گداز کا گنجینہ تھا۔ ہر وقت خشیت الٰہی کا غلبہ رہتا تھا اکثر رقت طاری رہتی تھی۔ آیہ مبارکہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔ زبان پر جاری رہتی تھی اور اہل و عیال اور منتسبین و متوسلین کو خوف الٰہی اور عبادت کی تلقین فرماتے رہتے تھے۔ جس جگہ آپ تشریف رکھتے وہیں پر دوسروں کو بٹھلاتے تھے۔ جو کچھ بھی آپ کھاتے اسمیں دوسرے لوگوں کو بھی شامل فرمالیتے تھے جیسا لباس آپ پہنتے ٹھیک ویسا ہی دوسروں کو بھی پہناتے تھے سائلوں کو واپس نہیں کرتے تھے۔ فقیروں اور مسکینوں کی امداد و اعانت پر برابر لوگوں کو توجہ دلاتے رہتے تھے۔

ایک دن جب آپ مسجد میں تشریف لائے تو لوگ تعظیماً کھڑے ہوگئے آپنے ازراہ تواضع و انکساری فرمایا۔ مسلمانو! خدائے ذوالجلال کی بارگاہ میں فرق مراتب کو دخل نہ دینا چاہئے۔ یہاں سب برابر ہیں۔ یہاں کسی کی تعظیم

marfat.com

روا نہیں ہے۔ یہ کہہ کر اس قدر رقت سے روئے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے بھیگ گئی ۵۶۱ھ میں مکہ شریف میں آپ کا وصال ہوا۔

حجۃ البیضاء کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے چار صاحبزادے تھے محمد۔ عبداللہ۔ محمد عابد۔ شہاب الدین اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ نور الابصار کی روایت کے مطابق آپکی دو شادیاں ہوئیں۔

حضرت سید موسیٰ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید موسیٰ اسم مبارک اور ابو عمر کنیت ہے آپ سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسہ ہیں۔ آپکی والدہ محترمہ کا اسم مبارک سیدہ بالہ ہے۔ آپ انتہائی متقی صالح کریم اور فیاض تھے۔ معتقدین و متوسلین سے جو کچھ نذر ملتی اسے خرچ فرماتے رہتے لیکن اگر کچھ بچ رہتا تو اسے جمع کرتے رہتے تھے اور جب نماز جمعہ کیلئے نکلتے تو سارا مال خدام کے ساتھ ہوتا۔ راستہ میں فقیروں، یتیموں اور مسکینوں کی جماعتیں منتظر ہوتی تھیں۔ آپ مسجد تک پہونچتے پہونچتے سارا مال و زر مستحقین کو تقسیم فرما دیتے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد منبر پر جلوہ افروز ہوتے آپ کے مواعظ حسنہ و نصائح فاضلہ سے متاثر ہو کر بے شمار غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ بہت سے فاسق و فاجر اور بدکار لوگوں نے توبہ کی

بحر الجمان میں ہے کہ آپ کی شادی سیدہ زینب بنت سید ابراہیم مرتضیٰ ابن سیدنا امام موسیٰ کاظم کے ساتھ ہوئی جنکے شکم سے حضرت سید داؤد کے علاوہ چھ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔

marfat.com

دوسری شادی بی بی میمونہ سے ہوئی جنکے شکم سے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہوئیں صاحب حجۃ البیضاء کا غالب گمان ہے کہ سلسلۃ النسب صرف حضرت داؤد سے جاری رہا۔ صاحب کنز الانساب بھی اسی سے اتفاق کرتے ہیں۔ نیز وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ ثانی کا عقد بی بی فاطمہ بنت طیبہ بنت حضرت امام موسیٰ کاظم سے ہوا تھا۔

۶ محرم الحرام ۱۹۳ھ آپکی تاریخ ولادت اور ۲۵۳ھ سن وفات ہے۔

حضرت سید موسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

اسم مبارک موسیٰ اور لقب جون ہے۔ کنز الانساب کی روایت کے مطابق آپکی والدہ ماجدہ سیدہ رقیہ بنت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھیں۔ سید محمد اور سید ابراہیم آپ کے دو حقیقی بھائی تھے۔ آپکی شادی رقیہ ثانیہ بنت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہوئی۔ بے پناہ حسین اور عالم و فاضل تھے۔ صالح و متقی تھے۔ کثرتِ عبادت کے سبب لاغر ہو گئے تھے۔ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید کے دربار میں آپ تشریف لائے دربار میں ایک جگہ پیر پھسلا اور آپ گر پڑے لوگ ہنسنے لگے ہارون بھی ہنس پڑا۔ آپ نے فرمایا امیر المومنین میرا گرنا کمزوری کے سبب تھا الحمد للہ مدہوشی و مستی کے سبب نہیں تھا۔ ہارون رشید نے شرم سے نظریں جھکا لیں۔

آپکی ولادت ۱۵۲ھ میں ۔ اور وفات ۲۱۳ھ میں ہوئی۔

حضرت سید عبد اللہ ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپ زاہد شب زندہ دار

marfat.com

تھے۔ تہجد کی دو رکعت نفل میں پورا قرآن حکیم ختم فرمایا کرتے تھے۔ دن بھر ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ دوشنبہ اور جمعہ کو وعظ فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے پانچ لڑکے پیدا ہوئے بتایا جاتا ہے کہ سادات بخارا و ترکستان انھیں صاحبزادگان کی اولاد میں سے ہیں۔ ۱۰۳ھ میں ولادت اور ۱۶۳ھ میں وفات پائی۔

حضرت سید عبداللہ محض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کربلا کے مسافر سید الشہداء سرکار امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کے شکم مبارک سے ۷۰ھ میں آپ تولد ہوئے آپ کے والد ماجد سیدنا سرکار امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قرۃ العین حضرت امام حسن مثنیٰ تھے۔

نجیب الطرفین سید ہونیکے سبب ساری دنیا آپ کا احترام کرتی تھی اخلاقی حیثیت سے آپ تمام نقائص سے مبرا تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا لقب محض ہوا۔ نور الابصار کی روایت بتاتی ہے کہ آپ شکل و شباہت میں حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے تھے۔ سید ناز ید بن علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہمعصر تھے آپ کا لقب محض ہونیکی ایک وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح آپ بھی اپنے گھرانے میں پہلے بزرگ تھے جو حسنی اور حسینی شرف انتساب سے مالا مال تھے۔ سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسنی تھے اور آپکی والدہ حسینی تھیں۔

ایکمرتبہ آپنے ارشاد فرمایا کہ لوگ اسکی خواہش رکھتے ہیں کہ وہ دنیا میں سب سے برتر اور افضل و اعلیٰ سمجھے جائیں اور میں از خود تمام مخلوق کو برتر و بالا

marfat.com

سمجھتا ہوں۔ آپ بہادر قوی النفس اور شاعر بھی تھے۔ آپکے چھ بیٹے ہوئے۔ محمد۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ یحییٰ۔ سلیمان۔ اور ادریس رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۵ھ میں خلیفہ ابو جعفر عبداللہ المنصور عباس کے قید خانہ میں آپ کا وصال ہوا۔ اسی قید خانہ میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بحالت سجدہ اس دنیائے فانی سے سفر آخرت فرمایا ؎

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے

حضرت سید حسن مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سیدنا سرکار امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جگر گوشہ سیدنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قرۃ العین ہیں سیرت و شباہت میں اپنے والد محترم کے مشابہ تھے۔ آپ کا حسن و جمال دیکھ کر سرکار امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل مبارک کا گمان ہوتا تھا۔ اسی سبب سے آپکو حسن مثنیٰ کہا جاتا ہے آپکے پانچ بیٹے تھے۔ سید عبداللہ محض سید ابراہیم حسن ثالث۔ سید داؤد۔ سید جعفر۔ اول الذکر تین بیٹے سیدہ فاطمۃ الصغریٰ بنت سرکار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مبارک اور آخر الذکر دو بیٹے بی بی جیبہ سے تولد ہوئے پانچوں اولاد سے سلسلۂ نسب جاری ہوا۔

۹۷ھ میں آپنے وصال فرمایا جیسا کہ فتح الباری شرح صحیح بخاری باب مایکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور میں ہے کانت وفاتہ سنۃ سبع و تسعین وھو من ثقات التابعین آپکی عمر شریف ۶۰ھ میں سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی شہادت کے وقت دس سال تھی۔

marfat.com

سعادت الکونین کے اندر آپ کا معرکۂ کربلا میں شریک ہونا اور زخموں سے چور چور ہونا منقول ہے۔ اسماء بنت خارجہ خزاعی اس سے قبل کہ آپ شہید کر دیئے جائیں لشکرِ ابن زیاد سے بدقت تمام آپکو چھڑا کر لائیں اور کوفہ میں علاج کرایا۔ یہاں تک آپ صحت یاب ہو کر مدینہ منورہ پہونچ گئے۔ مدینہ کا عامل حجاج بن یوسف نے آپکے دست مبارک سے تولیت صدقات لے لینی چاہی لیکن عبدالملک نے اس بات کی اجازت نہیں دی۔

ولید بن عبدالملک فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد جب مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مسجدِ نبوی میں خطبہ دے رہا تھا تو اسکی نگاہ اچانک فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرۂ مبارکہ کیجانب اٹھ گئی۔ اسوقت آپ آئینہ میں اپنا چہرۂ مبارک ملاحظہ فرما رہے تھے خطبہ ختم کرتے ہی اس نے عامل مدینہ کو حکم دیا کہ فوراً ان صاحبزادوں کو شہر بدر کر دو۔ اور حجرہ کو مسجد میں شامل کر دیا جائے۔ چنانچہ ۸۸ھ میں یہ حجرۂ عالیہ آپ سے جبراً خالی کروالیا گیا اور مسجد نبوی میں داخل کر دیا گیا جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب کے اندر محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس واقعہ کو بہت تفصیل کے ساتھ پیش کیا ہے۔

حضرت سیدنا سرکار امام حسنؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپکے محاسن و مدارج آفتاب و ماہتاب کی طرح روشن ہیں تاریخ و سیر کی کتابیں آپ کی تعریف و توصیف سے بھری پڑی ہیں۔ آپکے فضل و کمال کو پیش کرنے کے لئے دفتر کے دفتر ناکافی ہیں۔ اس جگہ حصول خیر و برکت کے پیش نظر مختصر طور پر ذکر کیا

marfat.com

کیا جائے گا۔ اس لئے کہ جگر گوشۂ رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تذکرہ اور آپ کے فضل و کمال کا ذکر جمیل ہمارے اور تمام مسلمانوں کیلئے نجات کا ذریعہ اور رضاءِ الٰہی کا سبب ہے۔

رمضان شریف کے بابرکت و فیض رساں مہینے میں ۱۵ تاریخ ۲ھ میں مدینہ منورہ کی مقدس سرزمین پر ایمان بخش فضا میں آپکی ولادت مبارکہ ہوئی۔ آپ سیدہ فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ سرکار دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسن رکھا۔ اس سے پہلے دنیا میں کسی کا نام یہ نہیں رکھا گیا تھا آپ کے چھوٹے بھائی سرکار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسم مبارک کی بھی یہی خاصیت ہے کہ پہلی بار دنیا میں یہ نام رکھا گیا۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسن و جمال میں یگانۂ روزگار تھے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آپ سے زیادہ کسی کا چہرہ حضور انور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ سے مشابہ نہ تھا۔ بکثرت آپ سے حدیثیں مروی ہیں اور کثیر تعداد میں حدیثیں ہیں جن میں آپ کے فضائل و محاسن مروی ہیں۔ تابعین کے علاوہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی شہادت کے بعد آپ تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوئے اور چھ مہینے کے بعد ۴۱ھ میں ان شرائط کے ساتھ خلافت سے سبکدوش ہو گئے جو حسب ذیل ہیں۔

marfat.com

(۱) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد حق خلافت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوگا۔

(۲) حجاز و عراق کے باشندوں سے کوئی ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔

(۳) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تمام قرضہ ادا کیا جائے گا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطور نذر ایک لاکھ دینار سالانہ مقرر کیا۔ اتفاق سے ایک سال سالانہ وظیفہ آنے میں قدرے تاخیر ہوئی جسکے سبب آپکو تکلیف ہوئی۔ آپ نے قلم و دوات منگا کر یاد دہانی کے لئے رقعہ لکھنے کا قصد فرمایا لیکن نہ جانے کیا سوچ کر ہاتھ روک لیا۔ اسی رات کو حضور انور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا بیٹا کیا حال ہے؟ عرض کیا نانا جان اچھا ہوں لیکن تہی دست ہوں۔ سرکار دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم مخلوق کو متوجہ کرنے کے لئے رقعہ لکھنا چاہتے تھے؟ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادب و احترام کیساتھ عرض کیا حضور والا ایسا ہی خطرہ دل میں پیدا ہو چلا تھا سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ دعا پڑھ لیا کرو اللہ تعالیٰ تمہاری تمام حاجتوں کو پوری فرما دے گا۔ دعا یہ ہے

اَللّٰھُمَّ اَقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَائَکَ	یارب میرے دل میں اپنی امید ڈال
وَاقْطَعْ رَجَائِیْ عَمَّنْ سِوَاکَ حَتّٰی	اور اپنے ماسوا سے میری امید قطع کر۔
لَا اَرْجُوَ اَحَدًا غَیْرَکَ اَللّٰھُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ	یہاں تک کہ میں تیرے سوا کسی سے امید نہ رکھوں
عَنْہُ قُوَّتِیْ وَقَصُرَ عَنْہُ عَمَلِیْ وَلَمْ	یارب جس سے میری قوت عاجز اور عمل قاصر ہو اور
تَنْتَہِ اِلَیْہِ رَغْبَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ	جہاں تک میری رغبت اور میرا سوال نہ پہونچے اور

marfat.com

مَسْئَلَتِیْ وَلَمْ اَجِدْ عَلٰی لِسَانِیْ مِمَّا اَعْطَیْتَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخُصَّنِیْ بِهٖ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۔	میری زبان پر جاری نہ ہو جو تو نے اولین و آخرین میں سے کسی کو عطا فرمایا ہو یقین سے یارب العلمین مجھ کو اسکے ساتھ

مخصوص ماہ سرکار دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کے بموجب حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دعا پڑھنی شروع کر دی۔ ابھی پورا ایک ہفتہ بھی نہیں گذرا تھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ۵ لاکھ دینار سرکار امام حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت بابرکت میں بھیج دیئے۔ آپ نے ان الفاظ میں شکر الٰہی ادا کیا۔

"شکر ہے اس خدائے قدیر کا کہ جو اپنے یاد کرنے والے کو کسی وقت نہیں بھولتا اور اپنے در کے سوالیوں کو کبھی بھی مایوس نہیں فرماتا"

رات میں پھر حضور انور کی زیارت ہوئی سرکار امام حسن سے پوچھا بیٹے اب کیا حال ہے سرکار امام حسن نے عرض کیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ۵ لاکھ دینار بھیجے ہیں رسول محترم نے ارشاد فرمایا خدائے قادر و قدیر سے التجا اور مخلوق سے احتراز کا یہ نتیجہ ہے۔

خلافت سے دست برداری کے بعد امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ تشریف لے آئے دو مرتبہ اپنا سارا مال و متاع راہ مولا میں تقسیم فرما دیا اور تین مرتبہ تمام اثاث البیت سے نصف اپنے لئے رکھا اور نصف اللہ کی راہ میں تقسیم فرما دیا۔ آپکی دردناک شہادت یزید کی شرارتوں کا پیش خیمہ ہے۔ اس ظالم یزید نے اپنی مکاری کے ذریعہ آپکو زہر دلوا دیا جس کے اثرات سے آپ ۵ ربیع الاول ۴۹ھ میں شہید ہو گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اسم گرامی علی کنیت ابو الحسن

marfat.com

اور لقب مرتضےٰ واسد اللہ ہے آپکے والد ابو طالب اور دادا عبد المطلب ہیں۔
جناب ابو طالب سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا تھے۔

طبقات ابن سعد اور اسد الغابہ کی روایت ہے کہ سیدنا علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ سے پیشتر خاص بیت اللہ شریف کی چہار دیواری کے اندر کسی کی ولادت نہیں ہوئی۔ سیدنا علی مرتضےٰ جب شکم مادر میں تھے تو آپکی والدہ ماجدہ عجیب وغریب خواب دیکھتی رہیں کبھی وہ دیکھتی تھیں کہ نورانی شکل کے کچھ بزرگ آئے ہیں اور ان کو خوشخبری سُنا رہے ہیں والدہ محترمہ جناب فاطمہ کا خود بیان ہے کہ جب علی میرے شکم میں تھے تو میں عجیب فرحت ومسرت محسوس کرتی تھی اور جب کبھی میں کسی بت کو سجدہ کرنے کا قصد کرتی تھی تو میرے شکم میں اس زور کا درد شروع ہو جاتا تھا کہ میں سخت تکلیف محسوس کرنے لگتی تھی۔ یہانتک کہ میں سجدہ کرنے کا قصد ہی ترک کر دیتی تھی۔ پھر جب علی نے دنیا میں تشریف لاکر تین دن تک دودھ نہیں پیا جسکی وجہ سے گھر کے اندر مایوسی چھا گئی تو اس کی اطلاع حضور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہونچی آپ تشریف لائے اور علی کو اپنی آغوش رحمت میں اٹھا کر پیار کیا اور ساتھ ہی اپنی زبان مبارک علی کے منہ میں ڈالی۔ علی زبان چوسنے لگے اور اسکے بعد دودھ بھی پینے لگے۔

حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو صرف پانچ سال اپنے والدین کے زیر سایہ پرورش پانے کے بعد حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دیدی اور اپنے پاس رکھ کر کے خود تربیت فرمانے لگے۔

marfat.com

یہاں تک کہ ان کی عمر دس سال کی ہوگئی ادھر اعلان نبوت کا وقت آگیا حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم پر وحیٔ الٰہی کا نزول شروع ہوا۔

احکم الحاکمین نے حکم دیا سب سے پہلے اپنے خاندان والوں پر اسلام کی دعوت پیش کیجئے اور ان کے افعال و اخلاق کی اصلاح کیجئے۔ مشیت ربانی کے مطابق حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اپنے جاں نثار ساتھی سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے برادر عزیز سیدنا علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے سامنے اسلام پیش کیا تو تینوں خوش نصیب اسی وقت مسلمان ہوگئے۔

مورخین و محدثین کرام کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بڑی عمر والوں میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھوٹی عمر والوں میں سیدنا علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور عورتوں میں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اول اسلام قبول کرنے والے ہیں اور قبولِ اسلام کیساتھ ساتھ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت و حفاظت اور فرمانبرداری و جاں نثاری کا حق ادا کر دیا۔ اور دین کی تبلیغ و اشاعت میں بڑی فراخدلی کے ساتھ اپنی جانی و مالی خدمات پیش کیں۔ خدا کی رحمتیں نازل ہوں ان اولین سابقین کی مقدس روحوں پر۔

سیدنا علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی مقدس زندگی اخلاقیات کا حسین مرقع ہے۔ قدرت نے آپکو اخلاقِ حسنہ کا پیکر بنایا تھا۔ اسد الغابہ کی روایت ہے کہ آپنے ایک امتیازی حیثیت کے مالک ہونے کے باوجود کبھی

marfat.com

دوسروں سے اپنے کو ممتاز تصور نہیں کیا ہمیشہ خندہ پیشانی اور انکساری کی زندگی بسر کرتے رہے عام لوگوں کی طرح گھر کے کام بھی کر لیا کرتے تھے۔ اپنے دست مبارک سے پھٹے ہوئے کپڑوں میں پیوند بھی لگا لیتے تھے جوتیوں کی مرمت بھی کر لیتے تھے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خندق کھودنے کا حکم دیا تو سیدنا علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ایک معمولی مزدور کی طرح کام کیا غزوۂ خندق کے موقع پر جسوقت حضور انور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خندق کھودنے کا حکم دیا تو سیدنا علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے سب سے پہلے کھودنا شروع کیا خود کھودتے تھے اور خود ہی مٹی اٹھا کر پھینکتے تھے اور اگر کوئی بڑا پتھر سامنے آجاتا تھا تو اپنی خداداد قوت کے ذریعہ اس کو ریزہ ریزہ کر ڈالتے تھے۔

کھانے میں اسقدر سادگی تھی کہ اکثر جو کی روٹی ہوا کرتی تھی وہ بھی کبھی سالن سے اور کبھی روکھی ہی کھا لیا کرتے تھے۔ بستر بھی آپکا بہت معمولی ہوتا تھا یعنی ایک دوہرا کمبل جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ راستبازی تقویٰ و پرہیزگاری رحمدلی و انکساری حق پرستی و توکل میں اونچے درجے کے انسان تھے آپکی زبان پر کبھی کوئی بری بات یا کلمۂ بد نہیں جاری ہوتا تھا۔ آپ نہایت سلیم الطبع اور پاکیزہ طینت تھے۔ طبیعت میں کسی قسم کی بیہودگی اور لغویت نہیں تھی۔

آپ بڑے رحیم و کریم اور حلیم تھے۔ آپ کبھی کسی کے اوپر ناراض نہیں ہوتے تھے اگر کسی سے کوئی غلطی بھی ہو جاتی تو رحم و کرم سے درگذر

marfat.com

فرمادیتے تھے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم بڑے اولوالعزم بلند ہمت اور صادق البیان نرم طبیعت اور خوش طبع تھے۔ غربا نوازی کا جذبہ آپ کے دل میں سمندر کی طرح لہریں لیا کرتا تھا۔ آپ اپنے گھر سے دور دور جا کر غریبوں مسکینوں محتاجوں ضعیفوں اپاہجوں کی خدمت و اعانت فرمایا کرتے تھے۔ مریضوں کی عیادت بھی معمولات زندگی میں شامل تھی۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم لوگوں میں سب سے زیادہ شجاع اور بہادر تھے۔ اسی وجہ سے لوگ اشجع الناس (یعنی سب سے زیادہ بہادر) کہتے تھے۔ آپ کے حیرت انگیز اور شجاعت مندانہ کارناموں کو اگر جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب ہو جائے۔ اس لئے اس جگہ بنظر اختصار چند واقعات پیش کئے جا رہے ہیں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ ہجرت سے پیشتر جب قریش مکہ نے معاذ اللہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی اسکیم بنائی تو پروردگار عالم نے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ ہجرت کر جائیے۔ چنانچہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت کا ارادہ فرمالیا اور حضور نے حضرت علی سے ارشاد فرمایا کہ آج کی شب میں مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جانا چاہتا ہوں۔ اہل مکہ میری جان کے درپے ہیں تو کیا تم اسے قبول کرو گے کہ آج شب تم میرے بستر پر سو رہو؟

marfat.com

سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے بصد ادب عرض کیا۔ یا رسول اللہ میری جان آپ پر نثار میں خوشی سے خدمت کیلئے تیار ہوں اگر قریش مجھ کو قتل بھی کر ڈالیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے اس جواب سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور مدینہ طیبہ کی جانب روانہ ہو گئے اور حضرت علی مرتضیٰ اس خطرناک ماحول میں اپنے آقا کے بستر پر سو رہے۔ اسی ایک واقعہ سے سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی عظیم ترین وفاداری و جاں نثاری کا ثبوت مل جاتا ہے

غزوۂ بدر و احد میں سیدنا علی مرتضیٰ نے بیمثال سرفروشی کا مظاہرہ کیا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غزوۂ بدر میں لشکر کفار میں سے ستر قتل کئے گئے تھے جنمیں سے ۱۲ کو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جہنم رسید کیا تھا۔ عمر شریف اس وقت حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی کل ۲۰ سال تھی۔

غزوۂ احد میں جب مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے اسوقت بھی حضرت علی مرتضیٰ نے ہمت نہیں ہاری اور عزم و استقلال کیساتھ مشرکین کا مقابلہ کرتے رہے اور برابر تلوار چلاتے رہے۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ خود بیان فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں میرے جسم کے اوپر ۱۶ زخم آئے تھے لیکن بفضل الٰہی میرے عزم و ارادہ میں کوئی معمولی سی کمزوری نہیں پیدا ہوئی۔

غزوۂ خندق میں جب معرکۂ جنگ کا آغاز ہوا تو لشکر کفار میں سے عبدود نامی ایک بہادر پہلوان نے چیلنج کیا کہ ہے کوئی مسلمانوں میں جو

marfat.com

میرا مقابلہ کرے۔ اس چیلنج کو سنتے ہی حضرت علیؓ نے حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا سرکار میرا دل چاہتا ہے کہ اس بدترین دشمن کا میں مقابلہ کروں رحمتِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوش ہوکر اپنا عمامہ مبارکہ اتار کر سیدنا علی مرتضیٰ شیر خدا کے سر پر رکھدیا اور فرمایا جاؤ خدائے قدیر کے بھروسہ پر اس کا مقابلہ کرو۔ سیدنا علی مرتضیٰ چند لمحوں میں اسپر غالب آگئے اور اس دشمن دین کو قتل کر کے واصل جہنم فرمادیا۔

ایک دفعہ قبیلہ بنو قریظہ کثیر تعداد میں جمع ہوکر یک بیک غافل مسلمانوں پر حملہ آور ہوگئے۔ مسلمانوں میں ابتری پھیل گئی۔ لیکن خدا کے شیر علی مرتضیٰ بالکل مطمئن رہے اور اسی آن تلوار نکال کر میدان میں ڈٹ گئے اور سیکڑوں مفسدین کو قتل کردیا۔ یہانتک کہ مفسدین اسلحہ کو چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم صاحب ایثار اور بڑے فیاض تھے بقدر استطاعت ہمیشہ غرباء و مساکین اور محتاجوں کی امداد فرماتے رہتے تھے اگر کوئی ضرورت مند آجاتا اور آپ کے پاس کچھ نہ ہوتا تو دوسروں سے قرض لیکر اسکی ضرورت رفع کردیا کرتے تھے۔ اکثر آپ کے ذمہ اسی طرح کے قرضہ ہوا کرتے تھے۔ ورنہ اپنی ضروریات کو قرض لیکر پوری کرنیکے آپ عادی نہ تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت علیؓ کے پاس چار درہم تھے اور چند اہم ضروریات بھی آپکے سامنے تھیں۔ ناگاہ ایک یمنی نے آن کر حضرت علیؓ کے سامنے اپنی ضرورت پیش کردی۔ خدا کے شیرؓ نے بلا تاخیر وہ چاروں درہم اس ضرورتمند کو عنایت

marfat.com

فرما دیئے اور اپنی ضروریات کی کوئی پرواہ نہ کی مالک بے نیاز کو ان کی یہ ادا بہت پسند آئی اور فوراً ان کی تعریف میں قرآن کی یہ آیت نازل فرما دی۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ	وہ لوگ جو کہ خدا کی راہ میں اپنا مال
بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً	رات میں اور دن میں چھپا کر اور دکھا
فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَ	کر خرچ کرتے ہیں ان کے لئے ان کے
لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ	رب کے پاس اجر و ثواب ہے اور ان

(پارہ ۳ ع ۴)

کے لئے نہ خوف و دہشت ہے اور نہ حزن و ملال ہے"

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہجرت کے بعد حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انصار و مہاجرین کے درمیان بھائی چارگی کا رشتہ قائم کرایا اور ہر ایک انصاری کو ایک مہاجر کا بھائی بنا دیا حتیٰ کہ تمام انصار و مہاجرین کے عہد مکمل ہو گئے بجز حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے۔

تکمیل معاہدہ کے بعد حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے تمام مہاجرین کے بھائی منتخب فرما دیئے لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا اور کسی کو میرا رفیق نہیں متعین فرمایا۔ سرکار دو عالم نے ازراہ انس و محبت حضرت علی کو اپنے گلے سے لگایا اور پیشانی چوم کر ارشاد فرمایا "یَا عَلِی اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ" علی تم تو دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو اور اللہ کا رسول تمہارا رفیق ہے۔

سیدنا سعد ابن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ ایکدن

marfat.com

اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو مخاطب کر کے ازراہ لطف و کرم اور نہایت انس و محبت سے ارشاد فرمایا یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی وَلٰکِنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَاَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ (صحیح مسلم شریف) "علی تمہارا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہی ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا رتبہ حضرت موسیٰ کے نزدیک تھا۔ لیکن یاد رکھو کہ میرے بعد اب کوئی نبی نہیں ہوگا۔ میں نبی آخر ہوں اور تم میرے ہو میں تمہارا ہوں"

سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم یوں چوتھے خلیفہ ہیں لیکن فی الحقیقت آپ سے پیشتر تمام خلفاء کے عہد میں آپ بااثر اور باقتدار تھے سرکار دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد جب حضور کے رفیق خصوصی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے حضرت علی برابر آپکو تقویت پہونچاتے رہے۔ پھر ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے تو ان کے بھی سب سے زیادہ معاون و مددگار رہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب منصب خلافت پر فائز ہوئے تو سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ان کو بھی نیک مشورے اور امداد پہونچاتے رہے۔ اور بڑا ساتھ دیا۔

حضرت عثمان غنی کی شہادت کے بعد حضرت علی متفقہ طور پر خلیفہ چنے گئے آپ منصب خلافت کے تقاضوں اور ذمہ داریوں کو بڑے خلوص و صداقت کے ساتھ پوری کرتے رہے۔ آپ کے دور ان خلافت میں بہت سی بغاوتیں اٹھیں لیکن آپ اپنا کام کرتے رہے۔ آپنے مصلحت وقت کے پیش نظر ایران کی

marfat.com

سرحدی چھاؤنی کوفہ میں طلب کرکے اس کو اپنا مرکز بنالیا تھا لیکن باغیوں اور مفسدوں نے یہاں رہکر بھی آپ کو چین وسکون سے کام نہ کرنے دیا۔ حتیٰ کہ آپکی عمر شریف ترسٹھ ۶۳ سال اور خلافت کی مدت چار ۴ سال نو ۹ مہینے پورے ہونیکے بعد ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ کو ابن ملجم نامی ایک خارجی کے ہاتھوں شہادت پائی (انا للہ وانا الیہ راجعون)

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری

کے مبارک حالات

تاریخ کی معتبر کتابوں مین بتایا جاتا ہے کہ ایک دن آفتاب غروب ہوچکا تھا۔ چاند کی روشنی پورے طور پر زمین کے اوپر پھیل گئی تھی ایک نوجوان نہ جانے کس عالم میں دریائے دجلہ کے کنارے بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اچانک چاند کی چاندنی میں دریا کی لہروں میں بہتا ہوا ایک شاداب سیب نظر آیا۔ جھٹ نوجوان نے سیب کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور بھوک کی شدت کے باعث کچھ سوچنے سے پہلے کھاتا ہوا اپنے گھر کی جانب چل دیا۔ ابھی کچھ ہی دور گیا ہوگا کہ اسکے ضمیر نے جھنجھوڑا اور نشاندہی کی کہ تو یہ سیب قیمت دیئے بغیر کیوں کھا رہا ہے؟ خیال آتے ہی نوجوان ندامت سے پانی پانی ہوگیا جیسے تیسے بیقراری سے رات گذاری اور صبح کو نماز فجر سے فراغت کے بعد ہی سیب کے مالک کی تلاش میں گھر سے روانہ ہوگیا۔

marfat.com

مسلسل کئی دن تک دریا کے کنارے کنارے چلتا رہا۔ آخر سامنے ایک گھنا باغ نظر آیا جسمیں پہونچنے کے بعد ایک بزرگ کی نورانی صورت دکھائی دی۔ اسلامی رسم ورواج کیمطابق نوجوان نے سب سے پہلے سلام کیا اور انھوں نے بزرگانہ انداز میں جواب دیا۔ گفتگو کے ذریعہ معلوم ہوا کہ یہی بزرگ اِس باغ کے مالک ہیں۔ چنانچہ بلا تاخیر نوجوان نے اپنے طویل سفر کا مدعا اور سارا واقعہ بیان کیا اور ساتھ ہی اس سیب کی قیمت دریافت کی۔ مالک باغ نے کہا بیٹا سیب کی قیمت اتنی کثیر ہے کہ تم ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن نوجوان نے قیمت کے ادا کرنے کا زوردار انداز میں اقرار کیا اور مالک کے حکم کے مطابق باغ کی رکھوالی شروع کر دی جسکی معینہ مدت ایک سال تھی مگر پورے دو سال گذر جانے کے باوجود مالک نے رخصت کی اجازت نہ دی۔ جب چند سال گذر گئے تو ایک دن مالک نے کہا بیٹا اب میں تم کو تمھاری محنت کا صلہ دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ تم میری بیٹی سے شادی کر لو جو دونوں آنکھوں سے اندھی ہے دونوں کانوں سے بہری ہے دونوں ہاتھوں سے لولی، دونوں پیروں سے لنگڑی اور زبان سے گونگی ہے۔ نوجوان نے بلا تامل قبول کر لیا اور شادی ہوگئی۔ بعدہٗ مالک نے کہا بیٹا میرے گھر کے اندر سوا میری اس لڑکی کے دوسرا کوئی بھی نہیں ہے گھر کے اندر جاؤ یہ گھر اب تمھارا گھر ہے نہیں بلکہ یہ باغ اور کل جائداد بھی تمھاری ہے۔ نوجوان جب گھر کے اندر گیا تو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا۔ گویا وہ دنیا کی سجی سجائی دلہن نہیں بلکہ جنت کی کسی حور کو دیکھ رہا تھا۔

marfat.com

چاند جیسا چہرہ۔ چشمِ غزلاں۔ شیریں زبان۔ ہر عضو موزوں اور متناسب۔

مالک کے بیان اور حقیقت حال میں زبردست فرق پایا۔ دوسرے دن مالک سے سوال کیا کہ آپنے اپنی لڑکی کا جو حلیہ بتایا تھا اور گھر کے اندر میں نے جس مجسمۂ حسن وجمال کو دیکھا اس میں تو بڑا فرق ہے۔ مالک نے نرم و شیریں لہجہ میں جواب دیا۔

"بیٹے میں نے جو کچھ کہا تھا اور تم نے جو دیکھا دونوں ہی صحیح ہے اور حقیقت میں بات یہ ہے کہ اس لڑکی نے کبھی اپنی زبان سے خلافِ شریعت کوئی بات نہیں کی اس لئے وہ گونگی ہے۔ اپنے کانوں سے کوئی فحش بات نہ سنی تھی اسلئے وہ بہری ہے۔ کبھی اپنی آنکھوں سے کسی غیر محرم کو نہ دیکھا تھا اسلئے وہ اندھی ہے۔ اپنے ہاتھوں سے کبھی کوئی غلط کام نہ کیا تھا اسلئے وہ لولی ہے۔ کبھی جانبِ معصیت اپنے پیروں سے چل کر نہ گئی تھی اس لئے وہ لنگڑی ہے؟

اُس مقدس خاتون کا نام جناب فاطمہ اُمّ الخیر بنت عبداللہ صومعی تھا اور اس پاکیزہ نوجوان کا نام سیّد ابوصالح موسیٰ بن عبداللہ تھا۔

اِنھیں مقدس خاتون اور پاک باطن نوجوان کی ازدواجی زندگی کے چمن لالہ زار سے ایک خوشرنگ اور عطر بیز پھول کھلا جس نے اپنی خوشبوئے روحانیت ومعرفت سے سارے عالم کو مہکا دیا جو غوثیت، قطبیت کا تاجدار بنکر آسمانِ ولایت پر آفتاب وماہتاب کی طرح جگمگایا جسے دنیا نے غوث اعظم کے نام سے جانا اور پہچانا۔

marfat.com

والدین کے تقدس پر خصوصی تبصرہ

والد بزرگوار کا لقب جنگی ہونیکی یہ وجہ

بتلائی جاتی ہے کہ آپ جہاد فی سبیل اللہ کے بڑے شائق اور راہ مولیٰ میں جنگ اور شہادت آپکی مقدس زندگی کی بڑی محبوب تمنا تھی ان پاکیزہ جذبات ہی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سرکار غوث اعظم شیخ جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بزرگوار کتنے بڑے جلیل القدر رہنما اور مرشد کامل تھے جان سبھی کو عزیز ہوتی ہے لیکن وقت کا وہ مرد حق پرست جان جیسی عزیز چیز کو بھی حق کی راہ میں قربان کر دینے کا عزم محکم کر چکا تھا، اسکی خدا اور رسول دوستی، اور مذہب سے سچی محبت کا بھلا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

جہاں ایک طرف سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بزرگوار خاصان خدا میں سے تھے وہیں آپکی والدہ ماجدہ وقت کی انتہائی پاک سیرت خاتون اور تقویٰ و طہارت کی بینظیر مجسمہ تھیں جن کا نام فاطمہ اور کنیت ام الخیر تھی یہ نام ہی اس بات کی شہادت دے رہا ہے کہ آپ تمامی اقسام خیر کی مکمل تفسیر تھیں اور بھلا کیوں کر نہ ہوتیں جبکہ انھوں نے اپنے والد گرامی حضرت عبداللہ صومعی جیسے زاہد وقت سے فضائل و محاسن اور فیوض و برکات کی گرانمایہ دولت کے حصول میں پورے حوصلہ سے کام لیا تھا جو ایک طرف اگر رئیسان جیلان میں شمار کئے جاتے تھے تو دوسری جانب ان کے علم و فضل زہد و تقویٰ فیض ظاہری و باطنی کی جیلان کے ہر نگر اور ہر شہر میں دھوم مچی تھی۔

marfat.com

ایسے بافیض و باکمال باپ جامع فضائل و محاسن اور خدا رسیدہ ماں سے پیدا ہوکر اور انکی آغوش کرامت و رحمت میں پرورش پانیکے بعد وہ نونہال روحانیت کا کتنا ہونہار اور طریقت کا کتنا بڑا تاجدار ہوا ہوگا جسکی جملہ سعادتیں کسبی نہیں بلکہ وہبی تھیں جسکی پیشانی سے اسوقت بھی آثارِ ولایت ظاہر ہو رہے تھے جبکہ وہ گہوارۂ طفولیت میں ہلکورے لے رہا تھا ؎

بالائے سرش زہوشمندی ❊ می تافت ستارۂ بلندی

ولادتِ پاک سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

معتبر روایتوں کے ذریعہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکم رمضان المبارک جمعہ کیدن ۴۷۰ھ مطابق ۱۰۷۷ء میں پیدا ہوئے۔

امام حافظ ابن کثیر دمشقی المتوفی ۷۷۴ھ اپنی تصنیف البدایۃ النہایہ میں حضرت غوث اعظم کا سنہ ولادت ۴۷۰ھ لکھتے ہیں اور امام یافعی المتوفی ۷۶۸ھ اپنی تصنیف مرآۃ الجنان و عبرۃ الیقظان میں لکھتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کسی نے آپکے سالِ ولادت کیمتعلق سوال کیا تو آپ نے جواب دیا مجھ کو صحیح طور پر تو یاد نہیں البتہ اتنا ضرور جانتا ہوں کہ جس سال میں بغداد آیا تھا، اسی سال شیخ ابو محمد رزق اللہ ابن عبدالوہاب تمیمی کا وصال ہوا اور یہ شکرہ تھا، اسوقت میری عمر اٹھارہ سال تھی اس حساب سے آپکا سنہ ولادت ۴۷۰ھ ہوا اس کے بعد امام یافعی نے شیخ ابوالفضل احمد بن صالح جیلی کا قول

marfat.com

نقل کیا ہے کہ حضرت کی ولادت ۴۷۱ھ میں ہوئی اور آپ ۴۸۸ھ میں بغداد تشریف لے گئے ہیں جبکہ آپکی عمر شریف اٹھارہ سال تھی۔ امام یافعی نے حضرت غوث اعظم کے اس قول سے کہ اسوقت میری عمر اٹھارہ سال تھی یہ سمجھا کہ آپ اٹھارہ سال پورے فرما چکے تھے اور شیخ ابو الفضل نے یہ سمجھا ہے کہ ابھی آپ اٹھارہ سال ہی میں تھے ۴۸۸ھ اور ۴۸۹ھ میں وجہ اختلاف یہی ہے جو اوپر بیان کی گئی اور اسی اختلاف کی بنیاد پر بعد کے مؤرخین میں سے کسی نے امام یافعی کے قول کے مطابق اور کسی نے شیخ ابو الفضل احمد کے خیال کے مطابق سرکار غوث اعظم کی سنہ ولادت متعین کی ہے۔

اس طرح جس کسی نے آپ کی تاریخ ولادت لفظ عشق سے نکالی ہے وہ بھی درست ہے اور جس نے لفظ عاشق کو مادۂ تاریخ قرار دیا ہے اسے بھی نہیں جھٹلایا جا سکتا۔

حضرت علامہ عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نفحات الانس کے اندر حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے امام یافعی کی کتاب سے لیا ہے اور بعد کے جملہ سوانح نگاروں کے بیانات زیادہ تر نفحات ہی سے ماخوذ ہیں اس وجہ سے عام لوگوں کی رائے یہی ہو گئی کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سنہ ولادت ۴۷۱ھ ہے۔

وطن مالوف

وطن مبارک آپ کا گیلان ہے جسے گیلآن بھی کہتے ہیں۔ عرب کے لوگ اسی کو جیلان اور جیلآن بھی کہتے ہیں۔ یہ طبرستان کے پاس ایک علاقہ ہے۔ جو ملک عجم میں واقع ہے۔ اسی علاقہ میں نیف نام کے ایک قصبہ میں

marfat.com

آپکی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہ علاقہ بغداد مقدس سے ساٹھ میل کی دوری پر ہے۔ بغداد مقدس اور مدائن کے قریب بھی جیل یا گیل نام کے دو قصبے پائے جاتے ہیں لیکن ان دونوں قصبوں کو حضرت غوث اعظم کا مولد باور کرنا درست نہیں کیونکہ یہ ملک عراق سے متعلق ہیں اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عجمی ہونا متحقق ہے۔

تولد ہوتے ہی احکام شریعت کا احترام

حضرت فاطمہ ام الخیر والدہ ماجدہ بیان فرماتی ہیں کہ ولادت کیساتھ احکام شریعت کا اس قدر احترام تھا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان بھر دن میں قطعی دودھ نہیں پیتے تھے۔ ایکمرتبہ ابر کے باعث ۲۹ شعبان کو چاند کی رویت نہ ہو سکی۔ لوگ تردد میں تھے لیکن اس مادرزاد ولی نے صبح کو دودھ نہیں پیا بالآخر تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ آج یکم رمضان المبارک ہے۔ آپکی والدہ محترمہ کا بیان ہے کہ پورے عہد رضاعت میں آپکا یہ حال رہا کہ سال کے تمام مہینوں میں آپ دودھ پیتے رہتے تھے لیکن جوں ہی رمضان شریف کا مہینہ شروع ہوتا تو آپ دن کو دودھ کی بالکل رغبت نہ فرماتے تھے اور رمضان شریف کے پورے مہینہ آپکا یہ معمول رہتا تھا کہ طلوع آفتاب سے لیکر غروب آفتاب تک قطعاً دودھ نہیں پیتے تھے خواہ کتنی ہی دودھ پلانے کی کوشش کی جاتی۔ یعنی رمضان شریف کے پورے مہینہ آپ دن میں روزہ سے رہتے تھے اور جب مغرب کیوقت اذاں ہوتی اور لوگ افطار کرتے تو آپ

marfat.com

بھی دودھ پینے لگتے تھے۔

عہدِ طفلی کے زرّیں واقعات

بالائے سرش ز ہوشمندی
می تافت ستارۂ بلندی

ابتدا ہی سے خداوند قدوس کی نوازشات سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیجانب متوجہ تھیں پھر آپکے مرتبۂ فلک وقار کو کون چھو سکے؟ یا اس کا اندازہ کرے۔ چنانچہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے لڑکپن سے متعلق خود ارشاد فرماتے ہیں کہ عمر کے ابتدائی دور میں جب کبھی میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا تو غیب سے آواز آتی تھی کہ لہو ولعب سے باز رہو۔ جسے سنکر میں رک جایا کرتا تھا اور اپنے گرد وپیش جو نظر ڈالتا تو مجھے کوئی آواز دینے والا نہ دکھائی دیتا تھا جس سے مجھے دہشت سی معلوم ہوتی اور میں جلدی سے بھاگتا ہوا گھر آتا اور والدہ محترمہ کی آغوش محبت میں چھپ جاتا تھا اب وہی آواز میں اپنی تنہائیوں میں سنا کرتا ہوں اگر مجھ کو کبھی نیند آتی ہے تو وہ آواز فوراً میرے کانوں میں آکر کے مجھے متنبہ کر دیتی ہے کہ تم کو اس لئے نہیں پیدا کیا ہے کہ تم سویا کرو۔

فرماتے ہیں بچپن کے زمانہ میں غیر آبادی میں کھیل رہا تھا بتقاضائے طفلی ایک گائے کی دم پکڑ کر کھینچ لی۔ فوراً اس نے کلام کیا عبدالقادر تم اس غرض سے دنیا میں نہیں بھیجے گئے ہو۔ مغا میں نے اسے چھوڑ دیا اور دل کے اوپر ایک ہیبت سی طاری ہوگئی۔

بسم اللہ خوانی :۔ مشہور روایت ہے کہ جب سیدنا سرکار غوث اعظم

marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف چار سال کی ہوئی تو رسم ورواج اسلامی کے مطابق والد محترم سیدنا شیخ ابو صالح رضی اللہ عنہ آپکو رسم بسم اللہ خوانی کی ادائیگی اور مکتب میں داخل کرنیکی غرض سے لیگئے اور استاد کے سامنے آپ دوزانو ہوکر بیٹھ گئے۔ استاد نے کہا پڑھو بیٹے بسم اللہ الرحمن الرحیم آپنے بسم اللہ شریف پڑھنے کے ساتھ ساتھ الم سے لیکر مکمل اٹھارہ پارے زبانی پڑھ ڈالے۔ اُستاد نے حیرت کے ساتھ دریافت کیا کہ یہ تم نے کب پڑھا اور کیسے یاد کیا؟ فرمایا والدہ ماجدہ اٹھارہ سیپاروں کی حافظہ ہیں جنکا وہ اکثر ورد کیا کرتی تھیں جب میں شکم مادر میں تھا تو یہ اٹھارہ سیپارے سنتے سنتے مجھے یاد ہوگئے تھے۔

عُلوم دینیہ کے حصُول کی خاطر جیلاؔن سے کوُچ

آپ نے اپنے وطن جیلاؔن ہی میں باضابطہ طور پر قرآن عظیم ختم کیا اور چند دوسری دینی کتابیں بھی پڑھ ڈالیں تھیں۔ والد گرامی حضرت شیخ ابو صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سایہ کرم اٹھ جانے کے بعد آپ کو اپنی زمین اور گھر کے دوسرے امور کو سنبھالنا پڑا اور بڑی دلجمعی کے ساتھ آپنے ین کی کاشتکاری و دیگر گھریلو کاروبار کو انجام دیتے رہے اور ان امور سے فارغ ہوکر جو وقت ملتا تھا اسے والدہ محترمہ کی خدمت میں صرف کیا کرتے تھے۔

زندگی کے اسی لیل و نہار میں ایک مرتبہ آپ ۱۰ ذی الحجہ یوم عرفہ کو ہل بیل ساتھ لئے ہوئے اپنی زمین پر کام کرنے کیلئے تشریف لے گئے، تو

marfat.com

وہاں آپ نے ایک صدائے غیبی سُنی اور وہ یہ تھی یَاعَبْدَ الْقَادِرِ مَالِھٰذَا خُلِقْتَ "اے عبدالقادر تو اس کام کیلئے نہیں پیدا کیا گیا ہے۔

عالم قدس کا یہ پیغام سن کر آپ اسی وقت مکان لوٹ آئے اور بغرض حصولِ یکسوئی و یکتائی سیدھے مکان کی چھت پر چلے گئے۔ خدائے قادر و قدیر نے اسوقت آپکی نظروں کے سامنے سے حجابات اٹھا دیئے اور آپ نے اسی جگہ سے میدانِ عرفات اور حاجیوں کے روح پرور اجتماع کا اپنی کھلی آنکھوں سے مشاہدہ فرمایا۔

اب آپ نے والدہ محترمہ کی خدمت عالیہ میں واقعات کی نوعیت بیان کی اور درخواست پیش کی کہ میں دین الٰہی کی خدمت کرنا چاہتا ہوں جسکے لئے علمِ دین کا حصول لازمی اور ضروری ہے اور ان دنوں علوم دینیہ کا مرکز بغداد کے علاوہ اور کوئی مقام نہیں۔ لہٰذا سفر کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ ایک ماں کیلئے ایسے ہونہار و طاعت گذار فرزند کو اپنے سے جُدائی کی اجازت دینا کوئی آسان کام نہ تھا۔ لیکن دین کی پرستار اسلام کی مقدس خاتون نے دین کی فلاح و بہبودی کیخاطر اپنی نیک دعاؤں کے ساتھ بیٹے کو سفر کی اجازت دیدی اور ۴۸۸ھ میں آپ ایک قافلہ کے ہمراہ بغداد مقدس روانہ ہوگئے۔ اس زمانہ میں بغداد مقدس عالم اسلام کا مرکز خلیفۃ المسلمین کا مستقر صاحبانِ فضل و کمال اور اصحاب علم و حال کی آماجگاہ تھا۔

بغداد مقدس میں ورود و مسعود

اس طرح آپ اپنے وطن حقیقی جیلان سے چلکر جسوقت

marfat.com

بغداد مقدس کی سرحد پر جلوہ افروز ہوئے تو بارش ہو رہی تھی اور رات کا کچھ حصہ گذر چکا تھا۔ آپ سیدھے حضرت حمادؒ بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خانقاہ میں تشریف لے گئے خانقاہ کا دروازہ بند پایا اور باہری حصہ میں ہی فروکش ہو گئے صبح ہوتے ہی آپ خانقاہ میں داخل ہوئے۔

حضرت شیخ حمادؒ جیسے آپ ہی کے منتظر تھے۔ بڑھ کے فوراً ہی آپکا خیر مقدم کیا اور محبت و رحمت کے ملے جلے انداز میں معانقہ کیا۔ نیز خوشی کے آنسو بہاتے ہوئے فرمایا۔ فرزند عبدالقادر فقر و تصوف کا خزانہ آج میرے پاس ہے کل یہ دولت گرانمایہ تمہارے ہاتھوں میں سونپی جائے گی۔ ذرا احتیاط سے اسے خرچ کرنا اور اے سرزمین عراق تیرے اوپر ایک مقدس ہستی کا آنا مبارک ہو اب تجھ پر رحمت کی بدلیاں سایہ فگن ہونگی اور علم و عرفان کی گھٹا بنکر برسیں گی جس سے ساری دنیا کے قلوب ارواح ہمیشہ کے لئے سرسبز و شاداب ہو جائیں گی۔ اب تیری سرزمین سے نفس و شیطان کی تہہ مانی طاقتوں کا تخت الٹ جائیگا اور ہزاروں جاہ و جلال عظمت و وقار کے ساتھ دین کی رحمت و کرم کا تخت بچھے گا مرحبا مرحبا اے سعید و صالح فرزند مرحبا۔

حضرت شیخ حمادؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ ساری کیفیتیں بذریعہ کشف پہلے ہی معلوم ہو چکی تھیں۔ اسی لئے شیخ جیلانی سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوپر آپ نے خصوصی توجہ و عنایت مبذول کی۔

چنانچہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت شیخ حمادؒ بن مسلم ہی سے قرآن عظیم حفظ کیا اور برسوں خدمت حمادیہ میں رہ کر آپ

marfat.com

فیوض و برکات حاصل فرماتے رہے۔

حصول علم اور آپکے اساتذہ کرام

بغداد مقدس میں آپکو اجلۂ علماء و فضلاء کی بافیض صحبت سے جی بھر کے سیراب ہونے کا موقع ملا۔ اور آپ حقیقت آشنا ہوئے کہ علوم دینیہ کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے۔ علم ہی سے امراض نفسانی کی صحت ہوتی ہے اور علم ہی کی روشنی سے تقویٰ و پرہیزگاری کی راہ ملتی ہے۔ لہٰذا آپ نے علوم دینیہ کی تحصیل کا پختہ ارادہ اور اس کے حصول کا آغاز فرما دیا اور سب سے پہلے قرآن مجید حفظ فرمایا۔ پھر وقت کے جلیل القدر علماء کرام سے پوری تحقیق و تدقیق کے ساتھ علم و فن سے اپنا دامن بھر لیا۔ آپکے چند مشہور اساتذہ کرام کے نام درج ذیل ہیں۔

• حضرت شیخ حمادؒ • ابوالوفا علی بن عقیل • ابوالخطاب محفوظ بن احمد الکلوذانی • ابوالحسین محمد بن القاضی ابی یعلیٰ • ابوغالب • محمد بن الحسن الباقلانی • ابوسعد محمد بن عبدالکریم • ابوالغنائم بن میمون ابوالقاسم الکرخی • ابوعثمان الاصفہانی • ابوالبرکات ہبۃ اللہ • ابوالعز الہاشمی • ابوالمنصور بن ابی غالب • ابوالبرکات العاقولی • ابوذکریا التبریزی • اور حضرت قاضی ابوسعید مبارک بن علی المخرمی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ط)

نوٹ:۔ بعض روایات میں علی المخرمی کی جگہ المخزومی اور ابوسعید کی جگہ ابوستد ہے۔

marfat.com

مدرسہ مبارکیہ کی تولیت اور درس و تدریس

حضرت قاضی ابو سعید مبارک مخزمی کا بغداد مقدس میں ایک بہت بڑا مدرسہ بھی تھا جسمیں وہ وعظ و ارشاد کے علاوہ تشنگانِ علوم دینیہ کو درس بھی دیا کرتے تھے۔ قاضی صاحب کو جب آپ کے روحانی فضل و کمال علمی استعداد و صلاحیت اور فہم و فراست کا اندازہ وافر ہوگیا۔ تو ۵۲۱ھ میں اپنا مدرسہ آپ ہی کے حوالہ کر دیا۔

تھوڑے ہی عرصہ میں آپکے فضل و کمال اور تبحر علمی کی شہرت دور دور تک عام ہوگئی اور تشنگانِ علوم دینیہ ہر چہار طرف سے کثیر تعداد میں آنے لگے۔ حتیٰ کہ مدرسہ مبارکیہ اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگ ہوگیا۔ حالات کے پیش نظر آپ نے آس پاس کے مکانات خرید کر مدرسہ میں شامل کر لئے اور از سر نو مدرسہ کی تعمیر کرائی۔ اس تعمیر جدید سے مدرسہ دوچند سے زائد وسیع ہوگیا اور اب یہ عظیم الشان مدرسہ آپ کے اسم گرامی کی نسبت سے مدرسہ قادریہ کے نام سے مشہور ہوگیا جو ہنوز اسی نام سے موجود ہے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۵۲۸ھ میں درس گاہ کی تعمیر جدید سے فراغت پائی اور مختلف اطراف و جوانب کے لوگ آپ سے شرف تلمذ حاصل کر کے علوم دینیہ سے مالا مال ہونے لگے۔ اب آپ اس عظیم درس گاہ میں ایک طرف نئے بدل مدرس و معلم، واعظ و خطیب مرشد و رہنمائے کامل کی حیثیت سے مخلوق الٰہی کو مستفید فرما رہے تھے اور دوسری جانب وقت کے مایۂ ناز مصنف کی جگہ سنبھال چکے تھے۔

marfat.com

تصنیفات

امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپکی تصنیفات کی بابت یہ لکھا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مفید اور کار آمد کتابیں بھی لکھی ہیں اور آپکے املاءات بھی محفوظ ہیں یعنی آپکے ارشادات وخطبات اور تقریرات کو آپکے شاگردوں یا مریدوں نے جمع کئے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجالس وعظ میں چار سو (۴۰۰) اشخاص قلم و دوات لیکر بیٹھتے تھے اور جو کچھ آپ سے سنتے تھے املا کرتے تھے یعنی آپکے ارشادات کو نوٹ کیا کرتے تھے۔

امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کسی کتاب کا نام نہیں لکھا ہے۔ ہاں امام ابن کثیر نے فتوح الغیب" اور غنیۃ الطالبین کا ذکر کیا ہے۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے "الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" میں ان دو کتابوں کے ساتھ "مجالس ستین" کا بھی ذکر کیا ہے۔ صاحب "کشف الظنون" نے لکھا ہے کہ "جلاء الخاطر من کلام الشیخ عبدالقادر" میں ان مجالس کے ارشادات ہیں جو یوم جمعہ ۹ رجب ۵۴۶ھ سے شروع ہو کر ۱۴ رمضان المبارک ۵۴۶ھ پر ختم ہوتے ہیں۔ غالباً جلاء الخاطر اسی مجالس ستین کا نام ہے جس کا ذکر شاہ ولی اللہ صاحب نے کیا ہے۔ کیونکہ ۹ رجب سے ۱۴ رمضان تک ۶۴ یا ۶۵ دن ہوتے ہیں ہو سکتا ہے چار پانچ دن کسی وجہ سے مجالس نہ منعقد ہوئی ہونگی۔

marfat.com

دارالشکوہ نے اپنی کتاب "سفینۃ الاولیاء" میں لکھا ہے کہ شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق فرزند غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک کا لکھا ہوا ۔ جلاء الخاطر کا ایک نسخہ میرے پاس موجود ہے جو آپکے پدر بزرگوار کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔

"کشف الظنون" میں ایک اور کتاب حزب الرجاء والانتہا کو بھی حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ظاہر کی گئی ہے اور لکھا ہے کہ اسکی ابتداء ان الفاظ سے ہوئی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ تَبْیِیْحًا یَلِیْقُ بِجَلَالِ مَنْ مذکورہ تفصیلات کی روشنی میں فتوح الغیب، غنیۃ الطالبین اور حزب الرجاء آپکی کامیاب تصانیف قرار پاتی ہیں۔

جلاء الخاطر آپکے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ جسے آپکے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالرزاق نے جمع کیے ہیں۔

مجالس تسعۃ جلاء الخاطر کے علاوہ اگر کوئی دوسری تصنیف ہے تو اس سلسلہ میں جتنی کتابیں ابتک میری نظروں سے گذری ہیں وہ اس باب میں کسی قسم کی نشاندہی نہیں کرتی ہیں۔

تقریباً آج سے ۱۱، ۱۲ سال پہلے سید علاء الدین طاہر جیلی بغدادی نے جو خاندان قادریہ کے ایک فرد ہیں انھوں نے ایک رسالہ تذکرۂ قادریہ کے نام سے ترتیب دیا ہے جس میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مزید سات تصنیفات کا ذکر کیا ہے۔ جنکے نام اور تفصیل ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔

(۱) الفتح الربانی ۱۳۱۱ھ میں مصر میں چھپی ہے۔

marfat.com

(۲) حزب نشار الخیرات۔ اسکندریہ میں چھپی ہے۔

(۳) الوہاب الرحمانیہ والفتوحات الربانیہ کشف الظنون میں حاجی خلیفہ نے ذکر کیا ہے۔

(۴) "سر الاسرار" علم تصوف سے متعلق ہے۔ مدرسہ قادریہ میں قلمی نسخہ موجود ہے۔

(۵) ردّ الرّافضہ۔ مدرسہ قادریہ میں قلمی نسخہ موجود ہے۔

(۶) تفسیر قرآن عظیم دو جلد کتب خانہ رشید گلزار البس میں موجود ہے۔

(۷) علم ریاضی سے متعلق ۶۲۲ھ کی لکھی ہوئی مگر نامکمل موجود ہے۔

مندرجہ بالا کتابوں کے علاوہ علاؤ الدین طاہر نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ معتبر روایات سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۶۹ کتابوں کی تصنیف فرمائی ہیں لیکن میرے اپنے نزدیک ان ساتھ کتابوں اور ۶۹ تصانیف کی تعداد تشنۂ تحقیق

تحقیقی طور پر یہ بات معلوم ہے کہ سرکار

ذوق شاعری

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شعر و شاعری کا خاصا ذوق رکھتے تھے۔ چنانچہ آپکے عربی قصیدہ دلامیہ کو قصیدہ غوثیہ کے نام سے دنیائے اسلام میں بڑی شہرت اور عام مقبولیت حاصل ہے۔ اسکے علاوہ امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اور عربی قصیدہ قصیدہ بائیہ کے نام سے نقل کیا ہے گو کہ قصیدہ بائیہ۔ قصیدہ لامیہ کی طرح عام طور پر زبان زد

marfat.com

اور مشہور تو نہیں ہے لیکن بلا شبہ یہ حضرت غوث اعظم ہی کا کلام بلاغت نظام ہے اور اسمیں بھی وہی امتیازی شان اور خصوصیت پائی جاتی ہے۔ جو قصیدۂ لامیہ کی جان ہے۔

قصیدۂ بائیہ اور قصیدۂ لامیہ میں جنھیں اس جگہ حصولِ سعادت اور برکت کے پیش نظر نقل کیا جا رہا ہے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اسمیں الباز الاشہب کا ذکر ہے جو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے اسم عالیہ کے ساتھ متصف ہے اور جسے آپنے از خود اپنے لئے پسند بھی فرمایا ہے۔

دیوانِ غوث اعظم

زبان فارسی میں ایک مرتب اور مدون دیوان بھی سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے جو کچھ دنوں پیشتر غالباً چھپ کر شائع بھی ہو چکا ہے لیکن میرے پاس اسکی کوئی تحقیق فراہم نہیں ہو سکی ہے کہ یہ حضرت ہی کے کلاموں کا مجموعہ ہے کیونکہ جن پرانی اور معتبر کتابوں میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کی مقدس زندگی کے حالات علمی فضل و کمالات اور تصنیفات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ان میں فارسی دیوان کا کوئی نشان نہیں ملتا ہے نہ ہی کسی نے آپ کا فارسی کلام نقل کیا ہے۔

بہرکیف سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے ادبی شعر و شاعری کی شان لطافت اور آپکے پُر مغز کلام کی فصاحت و عرفان حاصل کرنے کیلئے قصائد بائیہ اور قصائد لامیہ ہی بہت کافی ہیں۔

طریقت و معرفت کی کتابوں میں قصیدۂ غوثیہ کو بہت اونچا

marfat.com

مقام حاصل ہے۔ حضرت مولانا شاہ عبدالباقی صاحب فرنگی محلی اتذکرۃ الکرام میں لکھتے ہیں کہ قصیدہ غوثیہ عالم کیف وجد و سرور کی ایک آواز ہے جس سے قلوب راحت محسوس کرتے ہیں۔

اس قصیدہ میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اعلیٰ وارفع مقاماتِ روحانی کا تذکرہ کیا ہے اور یہ ذکر تحدیث نعمت کے طور پر ہے۔ فتوح الغیب کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ جسوقت قصیدہ غوثیہ کے بعض اشعار پڑھتے تھے تو آخر میں فرماتے تھے۔

وَلَا فَخْرَ وَھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ

حضرت مولانا سید بہاء الدین صاحب جیلانی ثم المدنی نے غنیۃ الطالبین کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جو سالکان طریقت معمولاً اس قصیدہ کو سوچ سمجھ کر پڑھتے ہیں ان کے روحانی مراتب میں حیرت انگیز ترقی ہوتی ہے۔ خوف وہراس کے مواقع پر یہ قصیدہ پڑھا جائے تو سکون دل کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور خوف وہراس کے بادل بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔

اب عام فہم اردو ترجمہ کے ساتھ پہلے قصیدہ بائیہ غوثیہ اور پھر قصیدہ لامیہ غوثیہ ملاحظہ فرمائیے اور روحانی کیف حاصل کیجئے۔

marfat.com

قصیدہ غوثیہ کا ئیہ

مَا فِی الصَّبَابَۃِ مَنْھَلٌ مُسْتَعْذَبٌ

اِلَّا وَلِی فِیْہِ الْلَذُّ الْاَطْیَبُ!

عشق و محبت کی کوئی بھی ایسی شراب نہیں جس کا سب سے خوشگوار اور عمدہ جام میرا نہ ہو۔

اَوْ فِی الْوِصَالِ مَکَانَۃٌ مَخْصُوْصَۃٌ

اِلَّا وَمَنْزِلَتِیْ اَعَزُّ وَاَقْرَبُ

اور وصال محبوب کا کوئی بھی ایسا مقام نہیں جہاں میری منزلت سب پر فائق اور سب سے قریب تر نہ ہو

وَھَبَتْ لِیَ الْاَیَّامُ رَوْنَقَ صَوْنِھَا

فَتَحَلَّتْ مَنَاھِلُھَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ

زمانہ نے اپنی ہر پاکیزگی اور خوبی مجھے بطور نذر پیش کر دی ہے اور اس کا ہر گھاٹ میرے لئے مبارک اور پانی میرے لئے خوشگوار ہے۔

وَغَدَوْتُ مَخْطُوْبًا بِاَکْلِ کَرِیْمَۃٍ

لَا یَھْتَدِیْ فِیْنَا اللَّبِیْبُ وَیُخْطَبُ

ہر وہ عالی قدر کمال مجھ سے وابستہ کر دیا گیا ہے جسکو صاحب استعداد لوگ بھی حاصل نہیں کر سکتے بلکہ وہ اسکے حاصل کرنے میں بھٹک کر رہجاتے ہیں۔

marfat.com

اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا یَخَافُ جَلِیْسُھُمْ

رَیْبَ الزَّمَانِ وَلَا یَرٰی مَا یَرْھَبُ

میں ان افراد میں سے ہوں جنکے پاس بیٹھنے والا زمانہ کے حوادثات سے گھبراتا ہے اور نہ کسی ڈراؤنی شئے سے خوفزدہ ہوتا ہے۔

قَوْمٌ لَھُمْ فِیْ کُلِّ مَجْدٍ رُتْبَۃٌ

عُلْوِیَّۃٌ وَبِکُلِّ جَیْشٍ مَرْکَبُ!

وہ ایسے افراد ہیں کہ ہر عزّت و شرف میں ان کا بلند مرتبہ ہے اور ہر جماعت میں انھیں امتیاز خاص حاصل ہے۔

اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلِیْ رَوْحَھَا

طَرَبًا وَفِی الْعُلْیَاءِ بَازٌ اَشْھَبُ

میں عندلیب مسرّت ہوں کہ باغ طرب میں مستانہ وار چہچہاتا رہا ہوں اور عالم ملکوت میں باز اشہب ہوں (جو طاقت پرواز اور تیز رفتاری میں مشہور ہے)

اَضْحَتْ جُیُوْشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِیْئَتِیْ

طَوْعًا وَمَھْمَا رُمْتُہٗ لَا یَعْزُبُ

عشق و محبت کی تمام قوتیں اپنی خوشی سے میری مطیع ہو گئی ہیں اور جس وقت بھی میں اسکی طرف متوجہ ہوتا ہوں اسکو اپنے سے دور نہیں پاتا۔

اَصْبَحْتُ لَا اَمَلًا وَلَا اُمْنِیَّۃً

اَرْجُوْا وَلَا مَوْعُوْدَۃً اَتَرَقَّبُ

اب میں کسی بات کی خواہش نہیں رکھتا اور نہ کسی مقرر وعدہ کا منتظر

maktabah.org

رہتا ہوں (یعنی میری خواہشیں پوری ہوگئیں)

مَازِلْتُ اَرْتَعُ فِیْ مَیَادِیْنِ الرِّضٰی

حَتّٰی وَهِبْتُ مَکَانَةً لَاتُوْهَبُ

میں رضامندی اور قرب الٰہی کے سبزہ زاروں سے اول دن سے ہی مستفید ہوں اور اب مجھ کو وہ مقام عطا کر دیا گیا ہے جو کسی کو نہیں دیا جاتا۔

اَضْحَی الزَّمَانُ کَحُلَّةٍ مَرْقُوْمَةٍ

تَزْهُوْ وَنَحْنُ لَهُ الطِّرَازُ الْمُذْهَبُ

زمانہ اپنے عمدہ مزین اور منقش لباس پر ناز کر رہا ہے اور ہم ہی اس کے نقش و نگار کے جوہر حسن ہیں۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا

اَبَدًا عَلٰی فَلَکِ الْعُلٰی لَاتَغْرُبُ

اگلے لوگوں کا آفتاب ڈوب چکا ہے۔ ہمارا آفتاب آسمان رفعت پر درخشاں ہے جو کبھی غروب نہ ہوگا۔

قصیدہ غوثیہ لامیہ

سَقَانِیْ الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ

فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ مَحْوِیْ تَعَالِیْ

عشق نے مجھے پیالے وصال کے پلائے۔ پس میں نے کہا میری شراب میرے پاس آ۔

marfat.com

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ

فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمُوَالِ

پس وہ میری طرف چلی اور کاسوں میں آگئی پس میں حیران ہوگیا۔

اپنے نشہ سے میں سمجھا دوستوں میں ہوں۔

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا

بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِ

پس میں نے تمام دوستوں کو مژدہ دیا کہ تم بھی میرے ہی رنگ میں آؤ کیونکہ تم لوگ بھی مردِ راہِ حق ہو۔

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

فَسَابِقُ الْقَوْمِ بِالْوَاقِیْ مُسَلَّالِ

اور ہمتیں باندھ کر پیو۔ کیونکہ تم میرے لشکر ہو کیونکہ سابق قوم نے میرے جام شراب سے لبالب بھر دیئے۔

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ

وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِ

تم نے میری بچی شراب پی ہے جب مجھے نشہ ہو چکا اور نہ پہونچے تم میری بلندیٔ مرتبہ اور اتصال کو۔

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَلٰکِنْ

مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِ

گو تم سب لوگوں کا مقام بلند ہے۔ لیکن میرا مقام تم سب سے بلند ہے اور یہ بلندی جا نہیں سکتی۔

marfat.com

اَنَا فِیْ حَضْرَۃِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُعَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

میں درگاہِ خداوندی میں تقرب اور نزدیکی رکھتا ہوں کہ پھیر دیا ہے میرے حال کو اس نے اور میرے لئے ذوالجلال کافی ہے۔

اَنَا الْبَازِیْ اَشْھَبُ کُلَّ شَیْخٍ
وَمَنْ زَانِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِ

میں باز اشہب ہوں ہر شیخ کے لئے اور کون ہے میرے مانند مردوں میں جس کا مرتبہ ایسا ہو۔

کَسَانِیْ خِلْعَۃً بَطَرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

پہنایا مجھ کو خلعت اور جامہ علم وارادے کا اور سر پر تاج رکھا تاجہائے کمال کا۔

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرِّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِ

اور واقف کیا مجھ کو قدیم بھید پر اور گردن بند ڈالا میری گردن میں اور دیا مجھے جو مانگا۔

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ

اور حاکم کیا مجھ کو تمام اقطاب یعنی جملہ اولیاء پر، پس حکم جاری ہے میرا ہر حال میں۔

marfat.com

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِی بِحَارٍ

لَصَارَ الْکُلُّ غَوْثًا فِی الزَّوَالِ!

اور اگر ڈال دوں میں اپنا راز دریاؤں میں تو کل دریا بیٹھ جائیں اسطرح کہ پھر نہ عود کریں۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِی جِبَالٍ

لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اور اگر ڈالدوں میں اپنا راز پہاڑوں میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور چھپیں پہاڑیاں پہاڑوں میں۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ

لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِ

اور اگر ڈالدوں میں اپنا راز آگ پر بجھ جائے اور خاک ہو جائیں اسکے شرارے

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیِّتٍ

لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

اور اگر ڈالدوں میں اپنا راز مردے پر اٹھ کھڑا ہو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے۔

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ

تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

اور جو کچھ بھی اس نے خلق کیا مہینے اور زمانے گذرتا ہے اور گذرا مگر آیا میرے پاس اجازت لینے۔

وَتَخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ

وَتَعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرُ عَنْ جِدَالٍ

اور خبر دی مجھ کو ہر اس چیز کی کہ آئی اور جاری ہونے والی تھی۔

marfat.com

اور آگاہ کیا مجھ کو پس کہہ کر جلال اپنا۔

مُرِیْدِیْ هِمُّوْا وَطِیْبُوْا وَاشْطِحُوْا وَغَنِّیْ

وَافْعَلْ مَا تَشَآءُ بِالْاِسْمِ عَالِ

اے مریدو! میرے لئے دل سے قصد کرو اور خوش ہو بیباک و غنی ہو اور جو میں کہوں وہ کرو میرا نام بزرگ ہے۔

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ

عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ

اے مُرید میرے نہ ڈر اللہ مالک ہے میرا مجھے خدا نے رفعت دی ہے میں مراتب عالیہ پر فائز ہوا۔

طَبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ

وَشَاؤُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِ

میرے نام کے آسمانوں اور زمینوں میں ڈنکے بج رہے ہیں اور خبر پہونچانے والی میری نیکیوں کی ظاہر ہو رہی ہے۔

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ

وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَبْلِیْ قَدْ صَفَالِ

شہرہائے خدا میرا ملک ہے اور میرے زیر حکم ہیں اور میرا وقت مجھ سے بہت پہلے صاف تھا۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا

کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

marfat.com

میں نے دیکھا تمام شہر ہائے خدا کو مثل رائی کے دانے کے حکم اتصال سے نظر آئے

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَاِنِّيْ
عَلٰى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

اور کل اولیاء اللہ میرے قدم بقدم ہیں اور میں قدم بقدم پیغمبر خدا (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ہوں جو بدر کمال ہیں۔

مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ وَاعِشْ فَاِنِّيْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مرید نہ ڈر باتیں بنانے والے سے۔ سخت ارادہ کئے ہوئے ہوں ہلاک کرنے والا ہوں نزدیک جنگ کے۔

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰى صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِيْ

پڑھا میں نے علم یہاں تک کہ ہوا میں قطب اور پہونچا میں بہتری کو پروردگار عالم کی طرف سے۔

فَمَنْ فِيْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ مِثْلِيْ
وَمَنْ فِي الْعِلْمِ وَالتَّصْرِيْفِ حَالِيْ

پس کون ہے اولیاء خدا میں مثل میرے! اور کون ہے علم اور گردش حال میں

كَذَا ابْنُ السِّرَّ فَاعِيْ كَانَ مِنِّيْ
فَيَسْلُكُ فِيْ طَرِيْقِيْ وَاشْتِغَالِيْ!

marfat.com

اسی طرح ابن رفاعی بھی مجھ سے ہے کہ میرے ہی شغل اور طریقہ پر چلتا ہے۔

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُجَدَّعُ مَقَامِیْ

وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

میں حسنی ہوں اور مجدع میرا مقام ہے اور قدم میرا کل آدمیوں کی گردن پر ہے۔

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ

وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

اور عبدالقادر مشہور میرا نام ہے اور دادا میرے عین الکمال ہیں۔

نَبِیُّ هَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیْ

هُوَ جَدِّیْ بِهٖ نِلْتُ الْمَنَالِ

وہ نبی ہاشمی مکی حجازی میرے جدامجد ہیں جن سے دو جہاں کی دولتیں میں نے حاصل کیں

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیُ الدِّیْنِ اِسْمِیْ

وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالِ

میں گیلان کا رہنے والا ہوں۔ محی الدین میرا نام ہے اور میری نشانیاں پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہیں۔

افتاء

ایک مدت دراز تک افتاء کے مشاغل جاری رہے۔ دور دور سے استفتے آتے رہتے تھے۔ اہم سے اہم ترین اور سخت سے سخت استفتوں کے جوابات دینے کے لئے کبھی بھی کتاب دیکھنے کی حاجت پیش نہ آتی تھی بلکہ فی الفور آپ جوابات لکھ دیا کرتے تھے۔

marfat.com

فقہی مذہب

حضرت قاضی ابو سعید مخزمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فقہی مذہب حنبلی تھا اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم کلام علم فقہ اور عقائد خصوصیت کیساتھ حضرت قاضی ابو سعید مخزمی ہی سے پڑھا۔ لہٰذا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ غالباً اسی وجہ سے آپ نے بھی حنبلی مذہب اختیار فرمایا

غنیۃ الطالبین میں متعدد مقامات پر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال اس طرح نقل کئے ہیں کہ ہمارے امام احمد بن حنبل اس طرح فرماتے تھے۔ آپ کے اس انداز تحریر سے تائید ہو جاتی ہے کہ آپ کا رجحان مسلک حنبلی کی طرف زیادہ تھا۔

بعض مسائل میں جمہور سے اختلاف

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فقہی مذہب حنبلی تھا۔ تذکرہ نگاروں کا اس امر پر مکمل اتفاق ہے کہ آپ حنبلی مذہب کیمطابق مسائل میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ تاہم عقائد و کلام کے بعض مسائل میں آپکا مسلک بعض حنابلہ کے مسلک کے عین مطابق ہوا کرتا مثلاً مسئلہ جہت و استویٰ وغیرہ میں۔ لیکن امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ آخر میں تو آپ بالکل جمہور اہلسنت و جماعت کے ہم خیال ہو گئے تھے۔ امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے خود سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض اقوال

marfat.com

سے بھی اس روایت کی تائید کی ہے۔

کثرتِ عبادت

سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کثرتِ عبادت کا اندازہ ان روایتوں کے ذریعہ آسانی کیساتھ کیا جا سکتا ہے کہ چالیس سال تک پابندی کیساتھ عشاء کے وضو سے آپ فجر کی نماز ادا فرماتے رہے۔ پندرہ سال تک آپکے معمولات میں عشاء کی نماز کے بعد پورا قرآن عظیم ختم فرمانا شامل رہا۔ پچیس سال تک جنگلوں میں اس تنہائی کے ساتھ زندگی گذارتے رہے کہ کسی بشر کی صورت تک دیکھنے میں نہ آئی ظاہر ہے کہ جو شخص دنیا والوں سے اسقدر بے نیاز ہوگیا ہو اور اس یکتائی کے ساتھ زندگی بسر کی ہو۔ اس کا شغل عبادت الٰہی و ریاضت کے سوا اور کیا رہا ہوگا؟

مجاہدہ و ریاضت

سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکمل طور پر علوم ظاہری حاصل کرنے کے بعد علوم باطنی کے حصول کی ابتداء کی اور مجاہدہ و ریاضت کی انتہائی مشکل و پُرخار راہوں میں قدم رکھا۔ چنانچہ آپ شہر چھوڑ کر عراق کے ویران وادیوں میں یکتا و یگانہ زندگی بسر کرنے لگے تاکہ کامل یکسوئی ملے جیسے ہی آپنے اپنی مجاہدانہ زندگی کا آغاز کیا۔ بفضلِ الٰہی جو ابتداہی سے آپکے ساتھ رہی ہے۔

حضرت خضر علیہ التحیۃ والثناء بھی آپکے ہمسفر ہوگئے۔ مگر بمشیت ربانی ہنوز آپنے انھیں نہیں پہچانا۔ بالآخر سیدنا خضر علیہ التحیۃ والثناء نے خود اپنے آپکو ظاہر فرما کر وعدہ لیا کہ آپ ان کی مخالفت نہ فرمائینگے۔ وعدہ کے

marfat.com

ساتھ ساتھ حضرت خضر علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ اسی جگہ آپ بیٹھ جائیے اور تاوقتیکہ میں واپس نہ آجاؤں اسی مقام پر بیٹھے رہئے گا اتنا فرما کر سیدنا خضر علیہ التحیۃ والثناء چلدیئے اور ایک سال کے بعد واپس لوٹے دوبارہ پھر یہی تاکید کی اور چلے گئے۔ اس عالم میں آپ نے تین سال گذارے۔ سیدنا خضر علیہ التحیۃ والثناء ہر سال تشریف لاتے تھے اور یہی ہدایت فرما کر لوٹ جایا کرتے تھے۔ اس طویل مدت میں دنیا کی بیشمار خواہشات حسین و دلکش انداز میں آپکو اپنی جانب متوجہ کرتی رہیں مگر اللہ کے فضل نے نہایت سے دنیا اور دنیا کی حسین و پرکشش چیزیں آپکو اپنی طرف مائل نہ کر سکیں۔

تین سال کا عرصہ گذر جانے کے بعد آپ نے اپنے نفس کو انتہائی مشقت و جانفشانی کی بھٹی میں ڈالدیا اور ایک سال تک آپ نے قطعی پانی ہی نہ پیا۔ صرف جنگلی ساگ و پات پر قناعت فرماتے رہے پھر ایک سال تک فقط پانی پر گذارا کیا۔ کھانا قطعی ترک فرمادیا۔ تیسرے سال کھانا پینا سونا ہر شئے سے نفس کو محروم کردیا۔

جس زمانہ میں تاجدارِ جیلانی عبادت و ریاضت اور مجاہدۂ نفس کے دشوار گذار مراحل طے فرمارہے تھے۔ شیطان کی فتنہ پرداز یاں چراغ سحری کی مانند پھر بھڑکیں۔ ابتک ہر موڑ پر شیطان آپ سے شکستیں کھا چکا تھا اور اپنے کسی فریب میں آپکو نہ لاسکا تھا حتیٰ کہ آپ روحانیت کے مقام ارفع و اعلیٰ پر گامزن ہوتے جارہے تھے۔ رفعت و بلندی کی انتہائی منازل تک آپکی رسائی شیطان سے دیکھی نہ جاسکی اور ایک دن پراگندہ صورت بنائے بدبودار لباس اوڑھے ہوئے آپکی خدمت میں آکر کہنے لگا۔ میں ابلیس ہوں میری جماعت کے تمام افراد کو آپنے

marfat.com

عاجز و ناکام کر دیا ہے اتنے سارے ہتھکنڈے استعمال کر چکا۔ مگر آپ کے پائے ثبات میں لغزش تک نہ آئی۔ لہٰذا میں نے ہار مان لی۔ اور اب آپ کی خدمت میں رہنا چاہتا ہوں۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔ ظالم میں تو کسی طرح تجھ سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ تیری باتیں سراپا فتنہ ہیں جس میں تو مجھے ملوث کرنا چاہتا ہے۔ ابھی آپ کا جواب ختم بھی نہ ہوا تھا کہ پردۂ غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا اور اس شدت کے ساتھ ابلیس کے سر پر پڑا کہ زمین کے اندر دھنستا ہوا غائب ہو گیا۔

دوبارہ ابلیس آگ کے شعلے لے کر آپ کے قریب آیا آپ نے اس تیاری کے ساتھ حملہ آور دیکھا تو تعوذ کیا اور وہ چلا گیا لیکن چند ہی لمحہ بعد پھر پلٹ کر آیا اور فی الفور آپ کے اوپر حملہ آور ہو گیا مگر ایک سوار نمودار ہوا اور شیخ جیلانی کے ہاتھ میں ایک تلوار دیدی جسے دیکھ کر ابلیس غائب ہو گیا۔

سہ بارہ ابلیس مکر و فریب کے نئے جال کے ساتھ آیا۔ آپ نے دیکھا کہ آپ سے دور پریشان حال آفت زدہ خائب و خاسر کی سی صورت بنائے بیٹھا ہوا رو رہا تھا۔ آپ کی نظر پڑی تو کہنے لگا اب آپ مجھ کو کیا دیکھ رہے ہیں اب تو میں تطلی آپ سے نا امید ہو گیا ہوں۔ سرکار جیلانی نے پھر تعوذ کیا اور فرمایا کہ میں تجھ سے کسی حال میں مطمئن نہیں ہوں۔ سرکار جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ ثبات قدمی دیکھ کر ابلیس نے شرک خفی کے بیشمار جال آپ کے سامنے بچھا دیئے لیکن قدرت کو آپ کی حفاظت منظور تھی پورے ایک سال گذر گئے

marfat.com

اور آپ ان میں سے کسی ایک کی جانب ملتفت نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ اسکے تمام بچھائے ہوئے جال رائگاں ہو گئے یہ دیکھا تو ابلیس نے مخلوق کی محبت اور دنیوی رشتوں کے تعلقاتی جال بچھا دیئے۔ مگر فضلِ ربانی سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قطعی التفات نہ کیا۔ آخر ایک سال بعد تمام دنیوی رشتوں اور محبتوں کے جال بھی تار تار ہو گئے۔ اور سرکار جیلانی اس کٹھن منزل سے بھی بتمام و کمال گذر گئے۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دورِ طالب علمی ہی سے عادتاً ویرانوں میں مصروف عبادت رہا کرتے تھے۔ کبھی کبھی حال وارد ہوتا تو جگر سوز نالے بلند کرتے تھے کتابوں کے اندر سرکار جیلانی کو ابلیس کیجانب سے بہکانے کا ایک عجیب واقعہ ملتا ہے۔

ایکمرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ ایک ایسے جنگل میں تشریف لیگئے جہاں کھانے پینے کی چیزوں کا دور دور تک نشان نہ ملتا تھا مسلسل کئی دنوں تک مصروف عبادت و ریاضت رہنے کے بعد بھوک و پیاس کا غلبہ ہوا ایک بیک دیکھتے ہی دیکھتے ابر چھا گیا اور خوب بارش ہوئی آپنے جی بھر کے پانی پیا۔ تھوڑی دیر بعد بڑی تیز روشنی ہوئی اور آسمان کے کنارے کنارے پھیل گئی اسمیں سے آواز آنی شروع ہوئی۔

"عبدالقادر میں تمہارا خدا ہوں آج سے میں نے تمہارے لئے حرام چیزیں بھی حلال اور نماز معاف کر دی۔"

آپنے یہ سنتے ہی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور لَاحَوْلَ

marfat.com

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کا ورد فرمایا فوراً وہ روشنی زائل ہوگئی۔ اور اسکی جگہ پر دھواں پھیل گیا۔ پھر آواز آئی

"عبدالقادر تم کو تمہارے علم نے بچالیا ورنہ میں تم جیسے نہ جانے کتنے عابد و زاہد کو اس تاریک وادی میں گمراہ کر چکا ہوں۔"

آپنے جواب دیا کمبخت شیطان مجھ کو میرے علم نے نہیں فضل رب نے بچا لیا ہے۔ یہ سنکر شیطان نے ٹھنڈی سانس لی اور یہ کہتا ہوا چل دیا کہ تم پھر بھی بچ گئے۔ ان خطرناک منازل سے سلامتی کے ساتھ گذرنے کے بعد خداوند قدوس نے آپکے اوپر آپ کا باطن ظاہر فرمایا۔

سو جیسے آپنے سخت ترین مجاہدات کرنے کے باوجود آپنے اب بھی اپنے باطن کو بہت سی آلودگیوں سے ملوث پایا۔ یہ صرف انسانی ارادے و اختیار کی آلودگیاں تھیں چنانچہ بہت دنوں تک اپنے ارادے و اختیارات کیخلاف آپ برسرپیکار رہے یہانتک کہ ماسوا اللہ کی یہ آہنی زنجیریں بھی کٹ گئیں اور آپکی ذات میں ارادے و اختیارات کا تصور تک ناپید ہوگیا۔ بعدہٗ خدائے قدیر نے آپکے اوپر نفس کی کیفیت ظاہر فرمائی تو آپنے محسوس کیا کہ ہنوز اسکے اندر حیات کی جھلک باقی ہے۔ اس میں روحانی بیماریوں کا وجود ہے۔ اس کی استبتاد میں زندگی ہے اس کا شیطان سرکش ہے پھر آپنے ایک سالہ بامشقت و روح فرسا ریاضت فرمائی اور نفس سے زبردست جہاد کیا۔ رب تبارک و تعالیٰ نے آپکو اس پر بھی ظفرمندی عطا فرمائی اسکی ساری بیماریاں جاتی رہیں۔ اسکی خواہشات مٹ گئیں۔

marfat.com

اور عظیم کامیابی حاصل ہوئی کہ اس کا شیطان بھی مسلمان ہوگیا۔ اس قسم کے بڑے بڑے مجاہدات و ریاضات کرنے کے بعد آپکو احساس ہوا کہ اب اسکے اندر امر ربی کے علاوہ کسی شئے کا وجود نہیں رہا۔ اسوقت آپ اپنی ہستی سے علیحدہ ہو چکے تھے اور آپکی ہستی آپ سے علیحدہ ہو چکی تھی۔ اب آپ مرد منفرد بنکر اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے۔ ان منازل سے بتمام و کمال گذر کر آپنے منزل فقر میں قدم رکھا جسے رب کریم نے آپکے لئے آسان فرمادیا۔ یہانتک کہ دنیائے فقر کی آپکو سلطنت عطا کی گئی۔ دربار الٰہی سے آپ کو روحانیات کے خزانوں کی بیشمار فتوحات حاصل ہوئیں۔ علوم روحانیت مقامات عبدیت کے شرف و اعزاز سے آپ نوازے گئے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ ساری منزلیں طے فرماتے۔ اور ویرانوں کی خلوت نشینیوں و صحرا نوردیوں کے بعد جب بغداد مقدس میں قیام پذیر ہوئے تو ماحول کی ناسازگاری فتنہ و فساد کی گرم بازاری طبیعت کیلئے اسقدر گرانباری کا سبب بنی کہ بغداد مقدس سے چلے جانے کا ارادہ فرمایا چنانچہ ایک دن گلے میں قرآن کریم حمائل کر کے محلہ حلبت کے دروازے سے نکل پڑے۔ فوراً صدائے غیبی جو ہر آن آپکی رہنمائی کرتی رہی اس خیال سے باز رکھنے کے لئے حرکت میں آئی۔ آپنے اپنے کانوں سے سنا واپس جاؤ تمہاری ذات سے مخلوق کو بغداد ہی میں فائدہ پہونچے گا۔ آپنے جواباً کہا مخلوق کا مجھ پر کیا حق ہے کہ میں اسکی خاطر اس دیار فتنہ و فساد میں رہوں میں تو یہاں سے اسلئے جانا چاہتا ہوں تاکہ اپنے دین و ایمان کی حفاظت کر سکوں۔

marfat.com

پھر صدائے غیبی نے پکار کر کہا۔ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ" مخلوق کا تمہارے اوپر (پارہ ۴ رکوع ۱۳)
بہت بڑا حق ہے اسکو ہدایت دینا تمہاری ذمہ داری ہے تم اسی جگہ پر رہو۔ خدائے قادر و توانا تمہارے دین و ایمان کی حفاظت فرمائیگا۔ سرکار جیلانی نے عالم قدس کے فرمان کی اطاعت کرتے ہوئے مستقل قیام کا عزم فرمالیا اور باطمینان قلب اسوقت کا انتظار کرنے لگے جبیں آپکی ذات عالیہ سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عام فائدہ پہونچنا تھا۔ آخر وہ مبارک ساعت آہی گئی۔

ایک دن کا واقعہ ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوپہر کے وقت کھانا کھانے کے بعد مسجد ہی کے ایک کمرہ میں قیلولہ فرما رہے تھے۔ عالم خواب میں جد امجد سرکار رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مالا مال ہوئے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا "شاہزادے عبد القادر لوگوں کو تم وعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتے؟

بصد ادب و احترام آقا سے عرض کیا کہ میں عجمی ہوں، فصحائے عرب کیسامنے کیونکر لب کشائی کروں۔ مدینۃ العلم مختار کل صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ذرا اپنا منہ تو کھولو۔ شیخ جیلانی نے تعمیل نبوی میں اپنا منہ کھول دیا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات مرتبہ آپکے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور فرمایا اٹھو قوم کو وعظ و نصیحت کرو اور لوگوں کو دین الٰہی کیطرف بلاؤ۔ انتہائی خوشی کے عالم میں بیدار ہوئے اور کیف و سرور میں ڈوبے

marfat.com

ہوئے آتے نے اسی مسجد میں نماز ظہر ادا فرمائی فراغت نماز کے بعد خود بخود لوگوں کی ایک بڑی جماعت خدمت مبارکہ میں حاضر ہوئی ۔ آپ نے بیخوف وخطر مجاہدانہ انداز میں انھیں وعظ ونصیحت فرمائی۔

اِسی طرح ایک رات کو باب العلم حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم کی بھی حالتِ خواب میں زیارت کی۔ باب العلم نے بھی وہی سوال فرمایا جو سرکار رسالتمآب نے دریافت فرمایا تھا۔ آپنے پوری کیفیت بیان فرمائی۔ سیدنا علی مرتضیٰ نے فرمایا اچھا منہ کھولو آتے نے تعمیل کی اور اپنا منہ کھول دیا۔ حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم نے بھی شیخ جیلانی کے منہ میں چھ مرتبہ اپنا لعاب دہن ڈالا۔ آتے نے ادب کے ساتھ فرمایا یہ چھ مرتبہ کس مصلحت سے؟ سیدنا علی مرتضےٰ نے فرمایا احترام نبوت کے پیش نظر تعداد میں ایکمرتبہ کم۔ یہ واقعہ ۵۲۱ھ کا ہے اسکے بعد تو قلب غوثیت مآب میں وہ انشراح ہوا کہ رشد وہدایت کی تاریخ میں ایک عظیم الشان باب کا اضافہ ہوگیا۔ پہلی مرتبہ جسوقت سرکار جیلانی منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ تو گو کہ چند ہی کلمات طیبات ارشاد فرمائے تھے لیکن سُننے والوں کا عجیب حال تھا وجد وحال سے لوگ بیتاب ہوئے جارہے تھے اور اسکے بعد تو آپکی تاثیرِ تقریر ووعظ کی یہ کیفیت تھی کہ ساٹھ ساٹھ ستر ستر ہزار آدمی محفل وعظ وتقریر میں شامل ہوا کرتے تھے۔ ان نورانی محفلوں میں اکثر لوگوں کے دل انابت الی اللہ کی دولت سے مالا مال ہوجایا کرتے تھے۔

سرکار جیلانی کے وعظ وتقریر میں بھلا یہ تاثیر کیونکر نہ پیدا ہوتی

marfat.com

جبکہ آپ علوم دینیہ میں مہارت تامہ وکمال تبحر حاصل کر لیا تھا۔ علوم وفنون کی وافر تحصیل کی تھی۔ عبادت وریاضت کے ذریعہ تزکیہ واصلاح نفس فرمالی تھی زہد وتقویٰ۔ روحانی تقدس وبے ریا اعمال صالحہ جیسے صفات عالیہ سے مزین ہو چکے تھے۔

علاوہ ازیں مدینۃ[1] العلم وبابُ[2] العلم کی نظر میں شفقت ورحمت اور سرپرستی شامل حال تھی ان معنوی علمی وعملی اور روحانی فیضان کے ساتھ آپ نے وعظ ونصیحت اور ہدایت خلق کا عظیم الشان تبلیغی کام شروع کیا تھا۔

اسلامی رہبر ورہنما بننے کیلئے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہ شرائط بیان فرمائے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ جو علوم دینیہ کا حصول رکھتا ہو۔ رموز تصوف ومعرفت سے واقف ہو بلکہ ان کا مشاہدہ وتجربہ کار بھی ہو۔ ان خصوصیات کے ساتھ اسلام کا سراپا علم وعمل ہو اسی کیلئے خلق اللہ کی رشد وہدایت کا کام کرنا موزوں ودرست ہے۔

جیلانی تاجدار نے ان شرائط کے بیان فرمانے کے بعد مقتدا اولیاء حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ مبارک قول بھی نقل فرمایا ہے۔ ہماری زندگی قرآن وحدیث کے دائرہ قانون میں محصور ہے۔ جو شخص کلام الٰہی واحادیث نبوی کا عالم ہو دینی فہم وفراست رکھتا ہو۔

---

[1] مدینۃ العلم سے معلم کائنات روحی فداہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد ہے۔ ۱۲

[2] باب العلم سے سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مراد ہیں۔ ۱۲

شاہکار خلوص عمل و رموز تصوف و معرفت سے باخبر ہو۔ نیز ان تمام مراحل سے گذر چکا ہو۔ صرف اسی کو دینی رہبر و پیشوا کی مسند زیب دے سکتی تھی۔ ان اوصاف و کمالات روحانی فیوض و برکات ربانی سے دامن قادریت کو لبریز کئے ہوئے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند ارشاد و ہدایت پر رونق افروز ہوئے تھے۔

خرقۂ ارادت و جانشینی

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آداب طریقت و صوفیت و تعلیم و سلوک محمد بن مسلم الدباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل کیا۔ ان کے علاوہ وقت کے دوسرے مرشدین کرام سے بھی آپنے فیوض و برکات حاصل کئے۔ دوران تعلیم میں جسقدر آپکو ریاضتیں و مشقتیں کرنی پڑی ہیں اوپر ذکر ہو چکا ہے غرضکہ ایک قابل لحاظ مدت گزرنے کے بعد آپکو خرقۂ ارادت و جانشینی حاصل ہوئی۔ یہ خرقہ جن بزرگ سے آپکو ملا ان کا نام نامی حضرت قاضی ابو سعید مبارک مخزمی بتایا جاتا ہے جو فقۂ حنبلی کے ممتاز پیشوا مانے گئے ہیں۔ شجرۂ سلسلۂ طریقت۔ منبع روحانیت روحی فداہ محمد رسول اللہ صلے اللہ

لہ سرکار غوث اعظم اور حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشادات گرامی ان مفتیان کے لئے لمحۂ فکریہ ہے جو نہ مولوی ہیں نہ عالم اور بے دریغ علوم دینیہ کا حصول کئے بغیر منبر و مسند تقریر پر رونق افروز ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ شریعت سے کورے ہو کر حقیقت و معرفت کی جھوٹی نمائش کر کے عوام کو شریعت سے دور کرتے ہیں۔ حالانکہ شریعت ہی اصل ہے۔

marfat.com

علیہ وسلم تک حسب ذیل ہے۔

شیخ جیلانی نے خرقۂ ارادت و جانشینی اپنے پیر و مرشد عارف باللہ شیخ ابو سعید مخزمی مبارک مخزمی سے حاصل کیا اور انھوں نے اپنے شیخ ابوالحسن علی بن یوسف القرشی الہنکاری سے اور انھوں نے عارف باللہ شیخ ابوالفرح طوسی سے اور انھوں نے شیخ ابوبکر شبلی سے اور انھوں نے شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی سے اور انھوں نے شیخ سری سقطی اور انھوں نے شیخ معروف کرخی سے اور انھوں نے شیخ داؤد طائی سے اور انھوں نے شیخ حبیب عجمی سے اور انھوں نے سیدنا شیخ حضرت حسن بصری سے اور ان کو امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے پہنایا تھا اور علی مرتضیٰ کو سرکار دو جہاں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ خرقۂ مبارکہ عطا فرمایا تھا۔

اسطرح بارہ واسطوں کے ذریعہ شیخ جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کو وہ خرقۂ ارادت حاصل ہوا جو ایک مرشد کامل اپنے چنندہ تلمیذ مرید خاص کو صرف اسلئے عطا کرتا ہے کہ اسکے بعد مرشد کے وعظ و ارشادات کی تمام تر ذمہ داریاں اب اس کے سپرد ہیں اور وہی اس کا روحانی جانشین ہے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس طرح معنوی و روحانی طور پر بارہ واسطوں سے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دامان کرم و فیض سے وابستہ ہیں اسی طرح نسبی طور پر بھی حضرت شیخ جیلانی بارہ ہی واسطوں کے ذریعہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رشتۂ انبیت میں منسلک ہو جاتے ہیں۔

marfat.com

سلسلۂ قادریہ کا اجراء

آپ کے اسم گرامی کی نسبت سے سلسلۂ عالیہ قادریہ کا اجراء ہوا۔ اور آپ کے دریائے فیض کی روانی سے آسمان کے ستاروں کی طرح ساری دنیا میں پھیل گیا۔ تاجدار ولایت ہونے کے سبب سلسلۂ عالیہ قادریہ کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ دوسرے سلسلوں میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔ ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ عرب وعجم کے تمام ممالک میں سلسلۂ قادریہ کے لاتعداد حلقہ بگوش پائے جاتے ہیں۔ اس سلسلۂ عالیہ کی امتیازی شان یہ ہے کہ دوسرے مختلف سلسلوں میں اس کا دخول ہے مگر خود اس میں کسی "سے سلسلہ کا شمول نہیں ہے۔

مسلک تصوف

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"جب بندہ کا دل حقیقت میں مالک بے نیاز سے وابستہ ہو جاتا ہے تو کوئی شئے اس سے جدا نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے باہر نکلتی ہے۔"

آپ اپنی بے نظیر تصنیف (مخزن تصوف) فتوح الغیب میں ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں کہ

"تم فضل ربانی اور نعمت یزدانی سے اسلئے محروم ہو کہ تم اپنے طاقت بازو کا بھروسہ کرتے ہو۔ مخلوق سے اُمید کی وابستگی تمھیں مسنون اکتساب معاش سے روک دیتی ہے۔ اگر تم نے

marfat.com

مخلوق کے دروازوں پر سائل بنکر ہاتھ پسارا تو گویا تم نے
خدائے وحدہٗ لاشریک کے ساتھ شرک کیا اور حلال روزی
نہ ہونے کے سبب تم عذاب الہٰی میں مبتلا رہو گے۔ اور اگر
تم خلق اللہ کی داد و دہش سے بے نیاز ہو کر کسب معاش
کرتے ہوئے خالق کائنات کی رزاقیت پر متوکل رہو گے۔
اور اس کو رزاق حقیقی جانو گے تو تمہارے اور رب العالمین
کے درمیان جو حجاب ہے وہ ہٹ جائے گا اور اللہ تعالیٰ
پردۂ غیب سے تمہیں رزق عطا فرمائیگا"

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"شرک کی دو قسمیں ہیں۔ ظاہر اور باطن۔ شرک ظاہر تو
غیر خدا کی پرستش ہے۔ اور شرک باطن غیر خدا پر بھروسہ ہے"

ان تمام تعلیمات پر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذاتی عمل
تھا اور حضرت کی مقدس زندگی اس آیت ربانی کی مکمل آئینہ دار ہے۔

اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (پارہ ۸ رکوع ۱۰)
اور قربانی میری زندگی اور موت سب اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے عالم کا پالنے
والا ہے۔

آگے یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ جس مسجد میں مدینہ

وعظ و تبلیغ

العلم سرکار رسالتمآب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
و باب العلم علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے آپکو وعظ و تبلیغ کا حکم

marfat.com

دیا تھا۔ شروع شروع آپ نے اسی مسجد سے تبلیغ کا آغاز کیا تھا۔ لیکن چند ہی دنوں بعد آپ کے پُر خلوص وعظ و تبلیغ کو اس قدر شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی کہ خود بخود لوگوں کے قلوب بیتابی کے ساتھ آپکی جانب کھنچنے لگے۔ دور دراز کے لوگ بکثرت آپکی مجلس وعظ میں آکر شامل ہوتے تھے حقائق و معرفت کے اس دریائے ناپیدا کنار سے فیضیاب ہونے کیلئے اتنا عظیم اژدہام ہونے لگا کہ مسجد کی تمام جگہ ناکافی ہوگئی تو وعظ کے لئے شہر سے باہر وسیع ترین عیدگاہ کا انتخاب ہوا۔ چنانچہ ساٹھ ساٹھ ستر ستر ہزار افراد پر مشتمل اجتماع بیک وقت آپ سے وعظ و تبلیغ سماعت کرتا تھا۔ پھر بھی عیدگاہ کی وسیع ترین جگہ تنگ نظر آتی تھی۔

روایات کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ محفل وعظ میں کم و بیش چار سو افراد آپکے ارشادات مبارکہ کے لعل و گہر کو صفحۂ قرطاس پر منقش کرنے کیلئے مامور تھے۔ اس طرح اکثر تقریریں دامن حفاظت میں لے لی گئیں۔ ہماری انتہائی فیروز بختی ہے کہ ہم اگر چاہیں تو آج بھی ان میں سے اکثر روح پرور مواعظ سے فیضیاب ہو سکتے ہیں جو فتوح الغیب۔ غنیۃ الطالبین۔ محاسن ستین وغیرہ وغیرہ کے نام سے چھپ کر عام ہو چکی ہیں۔

ہر ماہ آپکے وعظ و تقریر کی چار نشستیں ہوا کرتی تھیں۔ بے پناہ تاثیر ہونے کے سبب حاضرین پر ایسا سکوت طاری ہو جاتا تھا کہ کسی کو جسم و جان تک خبر باقی نہ رہتی تھی۔ ان کثیر الاژدہام مجالس میں دنیائے اسلام کے خواص و عوام اور بغداد مقدس کے علماء، صلحاء و مشائخین کرام بڑی تعداد میں شریک

marfat.com

ہوتے تھے جو دربارِ غوثیت مآب سے واپس ہوکر خود مخلوق کی ہدایت میں مصروف ہوجایا کرتے تھے۔ اس طرح ایک شمع ہدایت سے ہزاروں چراغ فروزاں ہوئے جنکی روشنی سے ساری دنیا تابناک ہوگئی اور انشاءاللہ تعالیٰ صبح قیامت تک یہ فیض جاری رہے گا۔

آپکے وعظ کی کوئی نشست ایسی نہ ہوتی تھی کہ جسمیں صدہا اللہ تعالیٰ کے بندے دامن ہوش وخرد نہ کھو بیٹھتے رہے ہوں کسی پر وجد کی کیفیت طاری ہوجاتی تھی کہ جسم وجان تک کی خبر باقی نہ رہتی تھی۔ کوئی گریہ آہ وبکا کرنے لگتا کوئی دریائے تحیر میں مستغرق ہوجاتا۔ کوئی مضطرب اور بیقرار ہوکر دامن تار تار کرکے چیخنے لگتا۔ کسی کا یہ حال ہوتا کہ آپکے کلمات طیبات اس کے حجاب قلب کو ہٹا کر فی الحقیقت عاشق ربانی بنادیتے۔ اور اسکے قلب وجگر کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے۔ بالآخر وہ لذت کیف وسرور سے مست ہوکر ابدی وسرمدی نیند سوجاتا۔

آپکے بڑے شاہزادے حضرت عبدالرزاق کا بیان ہے کہ آپ کی ہر مجلس وعظ وتقریر میں دو چار آدمی تو ضرور ہی خدائے ذوالجلال کے خوف سے واصل بحق ہوجاتے تھے۔ روایت کی شہادت موجود ہے۔

کہ ایکمرتبہ آپکی مجلس وعظ میں مذہب مسیحی کا ایک عالم آیا اور غوثیت مآب کی مجلس میں حاضر ہوکر بھرے مجمع میں آپکے دست مبارک پر توبہ کی اور مشرف بہ اسلام ہوا۔ اسکے بعد اپنا ذاتی واقعہ بیان کیا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں۔ از خود میرے دل میں لگن پیدا ہوئی کہ میں مسلمان ہوجاؤں جذبۂ ایمانی کے تحت میں نے ارادہ کیا کہ سرزمین یمن پر جو افضل ترین مسلمان

marfat.com

ہوا سکے ہاتھ پر اسلام قبول کروں گا۔ اسی جستجو میں تھا کہ فیروز بختی سے ایک رات کو میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ نے فرمایا سنان تم بغداد جاکر شیخ عبدالقادر جیلانی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرو۔ اسلیئے کہ دور حاضر میں وہ نہ صرف بغداد بلکہ روئے عالم کے جملہ افراد سے افضل و بہتر ہیں۔ حضرت شیخ عمر کیمیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ نقل فرمانے کے بعد آنکھوں دیکھا ایک دوسرا واقعہ بیان فرمایا ہے۔ کہ

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ اقدس میں تیرہ افراد پر مشتمل ایک جماعت حاضر ہوئی اور آپکے دست مبارک پر اسلام قبول کیا۔ ان سبھوں نے خود اپنا واقعہ بیان کیا کہ ہم لوگ نصاریٰ عرب ہیں ہم سب نے قبول اسلام کا قصد کیا تو ہمیں حالت خواب میں کسی رہنمائے کامل نے نشان دہی کی کہ تم سب کے سب سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جاکر اسلام قبول کرو۔ کیونکہ تمھیں جسقدر فیض شیخ جیلانی کے دربار گہربار سے حاصل ہوگا کسی دوسری جگہ سے ممکن ہی نہیں ہے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں کہ میں بہت خواہش کرتا ہوں کہ پہلے جیسا دیرینہ انوں جنگلوں میں رہا کروں تاکہ نہ میں مخلوق کو دیکھوں اور نہ مخلوق مجھ کو دیکھ سکے۔ لیکن احکم الحاکمین کا حکم ہے کہ میں مخلوق کو نفع رسانی کرتا رہوں اور زیادہ سے زیادہ اسلام کی تبلیغ کروں۔ اسی لئے میں اسقدر دعوت و تبلیغ میں مصروف رہتا ہوں کہ خواب و بیداری ہر حال میں میرے اوپر جذبۂ تبلیغ طاری رہتا ہے حتیٰ کہ مجھ کو گمان ہوتا ہے کہ اگر میں اپنی زبان تبلیغ سے بند

marfat.com

کرلوں تو میرا گلا گھونٹ دیا جائے گا میں اپنی زبان بند کرنے پر قطعی قادر نہیں ہوں۔

بہ حنا پنجہ خدائے قادر و توانا نے میری زبان میں تاثیر بھی عطا کی ہے میرے ہاتھ پر کم و بیش پانچ ہزار یہودیوں و نصرانیوں نے اسلام قبول کیا۔ لاکھوں سے زیادہ تعداد میں رہزن و مفسد، بدکردار و بداعتقاد گمراہوں اور مجرموں نے توبہ کی اور دین حق پر انھیں ثبات قدمی میسر ہو گئی ہے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تبلیغی سلسلہ ۵۲۱ھ سے شروع ہوا اور ۵۶۱ھ تک مسلسل جاری رہا۔ اس طرح سے مکمل چالیس سال تک برابر آپکی ذات سراپا فیوض برکات سے دنیا کو فائدہ پہونچاتا رہا۔

وعظ و تبلیغ کا یہ بے مثال تاریخی کارنامہ ریاضت و مجاہدانہ زندگی کا ثمرہ ہے۔ پچیس سال تک تو آپنے عراق کی سنسان وادیوں میں یکتا و تنہا زبردست نفس کشی کی تھی عقل و فہم سے ماوریٰ مجاہدات و ریاضات کے سنگلاخ صحراؤں سے گذرنے کے بعد کہیں آپکو یہ رفعت و بلندی بخشی گئی تھی۔ یہی وہ مجاہدات و ریاضات ہیں جن کے حصول کرنے میں ہر ولی کامل اپنا سب کچھ لٹا دیتا ہے۔

بشری احساسات و جذبات، فطری خواہشات حتیٰ کہ خود اپنی ہستی کو بھی فنا کر دیتا ہے ان کے اندر اگر کوئی شئے باقی رہ جاتی ہے تو وہ صرف اور صرف امر ربی و عشق رسالت پناہی ہے۔ بس اسی عالم میں جیلانی تاجدار کی ذات گرامی سے ان عظیم الشان کارناموں کا صدور ہوا ہے دنیا اپنی آنکھوں

marfat.com

سے دیکھ کر متحیر و متعجب ہو کر رہ جاتی ہے اور بمشکل تمام باور کرنے پر تیار ہوتی ہے۔ یہ انھیں علوم ظاہری و باطنی، ریاضات و مجاہدات اور نسبت توحید و رسالت کا خصوصی اثر ہے کہ سیکڑوں برس گذر کر بمشکل حجابات حائل ہونے کے باوجود سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر لطیف اپنی بھرپور عظمتوں کے ساتھ آج بھی ہمارے سامنے موجود ہے اور لاتعداد انسانوں کے دل برسہا برس کے بُعد ہوتے ہوئے بھی جیلانی تاجدار کے احترام و عقیدت سے لبریز ہیں۔ یہ آپکی دلی محبت الٰہی و عشق محمد عربی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیضان ہے۔

آپ نے مکمل زندگی ماسوا اللہ سے اپنا علاقہ جدا کرنے میں گذاری آپکے پیش نظر مقصد زندگی صرف ذات خداوندی رہی توحید کامل و توقیر نبی کے خاص مقام پر فائز تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہر خوش عقیدہ مسلمان ان کی بارگاہ میں عقیدت کے پھول نذر کرتا ہے۔

انھیں صفات عالیہ کی بنیاد پر اس قسم کی مقدس زندگیاں دنیا کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے لئے خصوصاً لائق تقلید و مینارۂ نور ہوا کرتی ہیں خدایا ہم خوش عقیدہ مسلمانوں کی طرف سے سرکار غوث اعظم کے مزار انور پر ہزار ہزار رحمتوں کے پھول برسا۔ (آمین)

حیات مقدسہ پر محققانہ تبصرہ

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عظیم المرتبت روحانی پیشوا، علوم نبوی کے سچے وارث، جلیل القدر عالم دین

marfat.com

ہونے کیساتھ ساتھ ایک عظیم الشان دینی مبلغ، عدیم المثال مصلح اور بیباک قائد بھی تھے۔ آپ انتہائی حق گو و حق پسند تھے۔ جو بات کہنی ہوتی بڑی صفائی و دلیری اور بیخوفی کے ساتھ فرما دیتے تھے۔ منہیات سے لوگوں کو روکنا اور امور خیر کیجانب مؤثر طریقہ پر لوگوں کے ذہنوں کو مبذول کرنا آپکی مقدس زندگی کا اہم ترین جزو تھا۔ ہزارہا بدکردار انسانوں کو آپ کی تبلیغ و ہدایت اور اعلاء کلمۃ الحق کی بدولت جذبۂ دینداری، تقویٰ و پرہیزگاری کی سعادت حاصل ہوگئی۔ آپ ہر کسی کو اس کی اپنی غلط کاری و بے راہ روی پر سختی کے ساتھ روکنے اور تنبیہ کرنے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں فرماتے تھے خواہ وہ دنیوی اعتبار سے کتنے ہی جاہ و جلال اور عزت و جاہ کا مالک کیوں نہ ہو۔ آپکی حیات طیبہ میں ایسی بے شمار مثالیں پائی جاتی ہیں کہ آپنے اپنی اعلیٰ ترین روحانی طاقت و حکمت عملی سے کام لیکر اُس دور کے بہتیرے مغرور و متکبر ظالم و جابر سرمایہ داروں کی اکڑی ہوئی گردنیں سیدھی فرمادیں اور انھیں اسلام و بانیٔ اسلام کی جناب میں سر عاجزانہ خم کرنا ہی پڑا۔

تاریخ شاہد ہے کہ پانچویں صدی ہجری کا وہ آخری زمانہ تھا۔ جس میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ بغداد مقدس کی سرزمین پر تشریف فرما تھے خاندان عباسیہ کے آخری حکمرانوں کا دور تھا جس میں عوام تو عوام خواص کا بھی اخلاقی و دینی معیار روز بروز انحطاط پذیر ہوتا جارہا تھا۔

marfat.com

ایک طرف دولت وسرمایہ کی فراوانی اور اخلاقیات کی کمزوری نے عیش پرستی وتن آسانی کا خوگر بنا دیا تھا دوسری جانب دینی وروحانی بے سروسامانی نے جادۂ اعتدال وصراطِ مستقیم سے انھیں دور کر دیا تھا۔ بالخصوص اُمراء، دولت وسرمایہ کے نشے میں چور شرابِ انانیت سے مخمور تھے۔ مذہب کے نام پر بھی باہمی جنگ وجدال کا ہنگامہ گرم تھا۔ کہیں بات بات پر مناظرے ہوتے تھے تو کہیں خلقِ قرآن کے فتنے اٹھائے جاتے تھے۔

احکامِ شرعیہ کی جانب سے بالعموم لاپرواہی برتی جارہی تھی۔ طریقت میراث کی شکل میں نااہلوں کی جاگیر ہو چلی تھی۔ مبتدعین ومعتزلہ شدت سے سر ابھار چکے تھے۔ اصول ومغز کو دیدۂ ودانستہ نظر انداز کر کے سطحی وفروعی بحثوں میں نبرد آزمائی کی جارہی تھی ایسے پراگندہ ماحول وانقلابی دور میں کسی مصلح کامل، غوث اعظم، مجدد ومبلغ رشد وہدایت کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی جو اپنی بے پایاں روحانی طاقتوں کے ذریعہ مخلوق کو قعرِ مذلت وگمراہی سے بچا کر شاہراہ اسلام پر لاکھڑا کردے جسکے لئے خدائے حکیم وداناقادر وتوانا نے ہم سب کے مرکز عقیدت جیلانی تاجدار سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب فرمایا اور یہ اہم ترین خدمت آپ ہی کے سپرد کی گئی۔ آپ نے اس خدمت جلیل کو جس خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ تاریخ میں اصلاح وتبلیغ واحیاء دین کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

marfat.com

بدمذہبوں کی سرکوبی

اوپر یہ بات بیان کی جا چکی ہے۔ کہ اس دور میں فتنۂ مبتدعین یعنی خوارج وروافض اور معتزلہ وغیرہ زوروں کے ساتھ سر ابھار چکا تھا۔ نیز وقت کے دوسرے بدمذہب وگمراہ کن طبقے بھی خاموش نہ تھے بلکہ سادہ لوح وسیدھے سادے مسلمانوں کو دین سے دور اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیگانہ کرنے کیلئے خطرناک اسکیمیں چلا رہے تھے۔ نتیجہ کے طور پر گمراہی بڑی تیز رفتاری سے پھیل رہی تھی۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بلند پایہ ہمت اور خداداد صلاحیتوں سے انتہائی بیخوفی وبیباکی کے ساتھ جرأت مندانہ اقدام کرکے ہر فرقۂ باطلہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور جملہ بدمذہبوں کی سرکوبی وتردید فرما کر ہمیشہ کے لئے سر کچل دیا۔ نیز اللہ تعالیٰ کے بندوں کو حق آشنا، توحید ورسالت کا سچا پرستار، اولیاء کرام وبزرگان دین کا گرویدہ وعقیدت گذار بنا دیا۔

اے مالکے زہے نیازہم عقیدت
کیشوں کی جانب سے ہمارے مرکز
عقیدت سے غوثیت مآب کی خوابگاہ پر
ہزار ہا رحمتوں کے پھول برسا (آمین)

---

marfat.com

خطبات

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات و تقریرات بلاشبہ مسلمانوں کے واسطے اپنی زندگی اسلام کی روحانی تعلیمات سے سنوارنے کیلئے بیش بہا سامان ہیں اور انکے ذریعہ طریقت و معرفت کے راہروں کو حقیقت میں نشانِ منزل مل سکتا ہے جنھیں اہل علم اردو ترجمہ کر کے کتابوں کی شکل میں مختلف ناموں سے پیش کر چکے ہیں۔ بلا مبالغہ اگر آپکے چند ہی مہینوں کے خطبات و مواعظ پیش کئے جائیں تو وہ بجائے خود ایک ضخیم کتاب ہو جائے اس لئے بخوف طوالت میں اس طرف سے نظر انصراف کرنا چاہ رہا تھا مگر چونکہ یہ بھی آپکی زندگی کا ایک تاریخی کارنامہ ہے اسلئے بہت بڑی کمی رہ جاتی۔ لہٰذا اس کتاب کی افادیت کے لئے چند خطبے بھی پیش کئے جا رہے ہیں خداوندا تیری شانِ کریمی پر کامل بھروسہ رکھتا ہوا التجا کر رہا ہوں کہ دین کے مسیحا غوث زماں تاجدار جیلاں کے مقدس پیغامات سے ہم تمام مسلمانوں کی دنیائے ایمانی و روحانی میں زندگی کی سرمدی لہر پیدا فرمادے۔ آمین

marfat.com

خطبہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بہ مقام مدرسہ معمورہ

۱۵ر شوال المکرم ۵۵۵ھ بروز جمعہ

- اولیاء اللہ کے دل پاک وصاف ہوتے ہیں وہ مخلوق کو بھولتے ہیں خالق کو یاد رکھتے ہیں۔ دنیا کو بھولتے ہیں آخرت کو یاد رکھتے ہیں۔ تم اپنی دنیوی مصروفیتوں کی بناء پر ان کے شان تمکنت کا مشاہدہ نہیں کر سکتے تمہارے اور ان کے بیچ ایک زبردست خلیج حائل ہے۔
- اگر کوئی مومن تجھے نصیحت کرے تو سن کے مخالفت نہ کرو۔ کیونکہ وہ تیرے اندر وہ باتیں دیکھتا ہے جو تو خود نہیں دیکھ سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے۔ مومن اپنے بھائی مومن کو سچے دل سے نصیحت کرتا ہے اس میں کیا عیوب ہیں کیا خوبیاں ہیں صاف صاف بیان کر دیتا ہے۔
- پاک ہے وہ ذات ذوالجلال جس نے میرے دل میں بھی اپنے مومن بھائیوں کے نصیحت وخیر خواہی کی آماد گی پیدا کر دی۔ اب یہی میرا دلچسپ مشغلہ ہے کہ میں تم کو وہ سچی سچی باتیں کہتا جاؤں اور بتلاتا چلا جاؤں جو میں سمجھتا ہوں اس کا کوئی دنیوی بدلہ میں نہیں چاہتا۔ نہ

marfat.com

اخروی بدلہ۔ بدلہ تو میرا محبوب خود ہونا چاہیئے اور یہی میرا مدعائے حقیقی ہے۔ ہاں مجھے اپنی قوم کی فلاح و کامرانی سے خوشی ہوتی ہے ان کی تباہی میرے دل پر تیریں چلاتی ہیں اگر میں کسی مرید صادق کو کامیاب بامراد دیکھتا ہوں تو میرا دل اپنے خالق کائنات کے آگے مسرت بے پایاں کے ساتھ سربسجود ہو جاتا ہے۔

اے غلام! میں تیری اصلاح کو اپنا مقصد سمجھتا ہوں۔ اپنی ذاتی نفع اندوزی کو نہیں میں نے اس مرحلہ کو طے کر لیا ہے۔ ہاں میں تجھے اس راستہ میں افتاں وخیزاں دیکھ کر تیری دستگیری کرنا چاہتا ہوں تو مجھ سے مدد لے اور کامیابی کی راہ پر تیزی کے ساتھ روانہ ہو۔ تم کو غرور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں زیب دے سکتا ہے نہ مخلوق کے مقابلے میں بلکہ تم کو اپنی حیثیت پہچاننا چاہیئے تم کیا تھے؟ ایک حقیر نطفہ ایک سیال پانی کے قطروں کی طرح بیجان تمہارا انجام کیا ہوگا۔ ایک مردار لاش جس کو کیڑے اور کتے کھانے کیلئے بیتاب رہیں گے اس لئے جو تمہیں دنیا کی لالچ و حرص کے لئے دنیا کے مغرور بادشاہوں کی چوکھٹ پر جبہ سائی سکھاتا ہے تاکہ تمہیں سونے چاندی کے کچھ ٹکڑے مل جائیں جسکو تم اپنی قسمت کے حقیقی اور جائز ٹکڑوں سے زائد سمجھ رہے ہو وہ تمہیں سخت گمراہی میں ڈالنے والا شیطان ہے۔ یاد رکھو! تمہارے لئے اس حرص و طمع کا نتیجہ ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں۔

آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے خدا کے پاس وہ

marfat.com

بندہ زیادہ سزا کے لائق ہے جو اتنے مقسوم سے بڑھ کر رزق چاہتا ہے۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ دنیا کے یہ بندے تم کو اتنی وافر عطا دے سکیں گے، کہ حقیقی طلب کا احاطہ ہو جائیگا تو تم تقدیر کے فیصلوں سے غافل ہو۔ یہ وسوسہ تمہارے دل میں شیطان کا ڈالا ہوا ہے۔ تم خدا کے بندے نہیں اپنے نفس و ہوس کے بندے ہو۔ شیطان کے اسیر ہو۔ درہم و دینار سے مسحور ہو کوشش کرو کہ اس قید سے تم کو رہائی ملے۔ رہائی حاصل کرنے کیلئے تمہیں کسی رہنما کی ضرورت ہے۔

اسلئے رہنما کی تلاش کرو۔ لیکن ایسا رہنما ظاہری آنکھوں کے ذریعہ ٹٹولنے سے نہیں ملتا۔ دل اور باطن کی آنکھوں کے ذریعہ ڈھونڈھنے سے مل سکتا ہے۔ اس تلاش کے لئے ایمان ضروری ہے جب ایمان نہ ہو بصیرت بھی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

" فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ" پارہ

ایمان کا فقدان ظاہری آنکھوں کو اندھا نہیں بناتا ہے بلکہ ان دلوں کو بے بصیر بنا دیتا ہے جو سینوں میں ہیں۔ لالچ اور خوشامد کے ذریعہ دنیا حاصل کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے سونا ہموزن دے کر گھاس لی جائے۔ گھاس تھوڑی دیر میں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جائے گی اور سونا بھی ہاتھ سے گیا۔

اگر تمہارا ایمان ناقص ہے تو لوگوں سے میل جول رکھ کر کچھ دنیا ضرور

marfat.com

ضرور حاصل کرو۔ اس کا نام معیشت ہے مگر جسقدر جلد ہو سکے اپنی معیشت کی ایسی اصلاح کر لو کہ تم اعلیٰ درجہ کے اصول مقاصد پر آجاؤ۔ جب تمھارا ایمان قوی ہو جائے گا تو اب تم توکل پیدا کر لو اور اسباب سے بے نیاز ہو جاؤ۔ دنیا والوں سے اختلاط و صحبت کم ہوتے ہوتے آخرکار تم میں وہ روحانی ایقان پیدا ہو جانا چاہیئے کہ گویا اب تم ملک الموت کو روح حوالے کرنے کے لئے تیار کھڑے ہو۔

اس بحرِ حیات میں قضا و قدر کی موجیں جہاں تمھیں لیجائیں اسی طرف تمھاری توجہ بھی ہونی چاہیئے۔ اب اسباب کے تخیلات تمھیں کاٹنے نہیں آئینگے۔ معیشت دنیوی کے تفکرات تمھاری روح میں ذرہ برابر بھی اضطراب پیدا نہ کر سکیں گے۔

اے شخص یہ میری تجھ کو نصیحت ہے اسپر عمل تیری روح کو اعلیٰ درجہ کی بلندی پر پہونچانے کا ذمہ دار ہے اگر تو اسپر کامل طور پر عمل نہیں کر سکتا تو جزوی طور پر ہی سہی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "لوگو! جتنا بھی تم سے ہو سکے دنیا کی فکروں سے نجات حاصل کرو۔"

(اے غلام) جسقدر جلد عنم روزگار سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ کرلے۔ اپنے دل کو اس رحمت نامتناہی کے ایک کنارے سے باندھ لے جو تیرے دل کی ناؤ کو اطمینان حقیقی کے ساحل مراد پر پہونچا دے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہر چیز کا عالم ہے اسکے ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ اس سے مانگو۔

marfat.com

پہلے اپنے دل کی طہارت مانگو۔ ایمان و معرفت مانگو۔ علم مانگو اور دل میں شان استغنا و مانگو۔ یقین کی روشنی مانگو۔ اسی ذات سے محبت و انسیت مانگو۔ پھر سب کچھ اس سے مانگو جب یہ چیزیں مل جائیں تو سب کچھ مل سکتا ہے غیر کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت ہی نہیں تمہارا حقیقی معاملہ اس سے ہے مغرور و مخلوق کے در پر پیشانی رگڑنے کی ضرورت نہیں۔

اے غلام! اگر تو نے صرف زبان سے کلمۂ شہادت ادا کر لیا ہے اور دل نے عمل کے ذریعہ اس کا اثر اپنے اندر نہیں لیا ہے تو سمجھ لے کہ تو ایک قدم بھی خدا کی طرف نہیں بڑھا ہے۔ روانگی اصلی تو دل کی رفتار پر موقوف ہے۔ قربت اصلی تو روح کی قربت کا نام ہے۔ عمل وہ ہے جسکے اندر روح ہو یعنی اخلاص ہو۔ یہ اخلاص اعضاءِ ظاہری کے حدود شریعت کا تحفظ کئے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہی اس کا پیمانہ ہے اللہ کے نیک بندوں کی خدمت کئے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا جو اپنی ذات کی زندگی کو اس کا معیار بنائے تو یہ جھوٹا معیار ہے۔

لوگوں کو دکھانے کی خاطر عمل عمل نہیں ہے۔ اعمال تو خلوت میں ہوتے ہیں۔ جلوت کے اعمال وہ صرف فرائض ہوتے ہیں جن کا اظہار لازمی ہے اعمال کی اساس توحید و اخلاص ہے اگر توحید و اخلاص نہیں تو اعمال کی عمارت کھوکھلی بنیاد پر ہے وہ جلد زمین پر ڈھیر بن جائے گی۔ پہلے اس بنیاد کو مضبوط کر لو تو پھر عمل کی بلند و بالا عمارات بھی بنانا سزاوار ہے۔ خدا نے چاہا تو یہ کبھی نہیں گریں گی۔ اسی کی قوت اس کی بنیاد کا راز ہے۔

marfat.com

توحید ہی کی وجہ سے تمہارا عمل آسمانِ صداقت پر چاند بن کر چمکنے لگے گا اور سورج کی طرح روشنی دے گا

خطبۂ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بہ مقام مدرسۂ معمورہ

۱۹ شوال ۵۴۵ھ روز سہ شنبہ بوقت شام

ریاکار کا ظاہر تو صاف مگر دل گندہ ہوتا ہے وہ شرعی مباح چیزوں سے بھی زہد کرتا ہے کسب حلال سے اجتناب کرتا ہے ہاں مذہب کو اپنی روٹی کا ذریعہ بناتا ہے اس کی حقیقت گو عوام کی نظروں سے پوشیدہ ہوتی ہے مگر خاص لوگ اس کو برابر دیکھتے رہتے ہیں اس کی ساری زہد و طاعت بناوٹی ہوتی ہے اس کا باطن خراب ہوتا ہے

افسوسناک ہوگا اگر تم نہ سمجھو کہ اللہ کی اطاعت دل سے ہوتی ہے نہ کہ جسم سے یہ ساری چیزیں عبادت کی دل سے باطن سے اور معانی سے تعلق رکھتی ہیں تو اس نعمتِ ظاہری کی کسوتوں سے عریاں ہو جاتا کہ نعمتِ باطنی کی بے بہا خلعت سے سرفراز ہو جائے اس لباسِ مکر کو اتار دے تاکہ وہ تجھے حقیقت کا ملبوس زیب تن کرا دے اس لباس کاہلی کو اتار دے۔ اس لباس خوشامد و نفاق کو اتار کر پھینک دے۔

ان شہوتوں رعونتوں اور عجب و نفاق کے بھڑکدار پوشاک کو اتار کر

marfat.com

خاکستر بنادے تاکہ تیرے لئے حقیقی محبت کا لباس فاخرہ حقیقی عظمت کا حلۂ بہشتی اس قادر مطلق کی طرف سے انعام میں مل جائے۔

غرضکہ تو دنیا کا لباس اتار دے اور آخرت کا لباس پہن لے۔ اپنی طاقت اتنے وجود اتنے کس بل یا مخلوق کی قوتوں پر گھمنڈ چھوڑ دے۔ اس گھمنڈ سے عاری ہو کر اس کے دربار میں آجا تو تجھے اس کے الطاف بے پایاں اپنی آغوش میں لے لیں گے۔

اس کی رحمت بے کراں تجھے اپنے دامن میں پناہ دے گی۔ بلکہ تو اپنے وجود سے بھی عُریاں ہو کر اپنے آقا کے سامنے آجا۔ تو اس کا ہو جائے گا۔ تو وہ تیرا ہو جائے گا اسکی وسیع اور بے پایاں رحمت و عنایت کے سایہ میں تیری آرام گاہ ہوگی۔ تیرے سم کے لئے وہی تریاق ہے۔ تیری شکستگی کے لئے وہی مومیائی ہے۔ تیرے ہر درد کا علاج اسی کے پاس ہے۔ تیرے ہر دکھ کا مداوا وہی کر سکتا ہے۔ تو اپنے کو اس کے لئے توڑے گا تو وہی اسے جوڑے گا تو اس کے لئے کٹ جائے گا تو آخر کار وہی تجھ سے جڑ جائے گا۔

اب اس سے بڑھ کر تیرے لئے کون سی نعمت چاہئے جب وہ تیرے ٹوٹے کو جوڑے گا تیرے درد کا خود مداوا ہو گا تو ساری دنیا مل کر بھی تجھے ضرر نہ پہونچا سکے گی اگر وہ تیرا دوست ہو جائے گا تو دنیا کی ساری بلاؤں کے مقابلے میں بھی تیرے لئے پہرہ رہیگا

جو توحید کو زندہ کر کے کمزور مخلوق کی ناروا محبت کو فنا کر دیتا ہے جو زہد کو زندہ کر کے دنیا کی طمع کو مُردہ کرتا ہے۔ اپنے خالق کی رغبت کو اپنے

marfat.com

دل میں زندہ کر کے ماسوا کی لعنتی محبت کو ٹھکرا دیتا ہے تو وہی ہے جو صلاحیت کی چوٹی پر پہونچ گیا۔ اپنی فلاح و کامرانی کی ضمانت حاصل کر لی۔ دین و دنیا کی سعادتوں سے بہرہ ور ہونے کا راز اس نے معلوم کر لیا۔ اس لئے ضروری ہے کہ تمہیں موت آنے سے پہلے یہ موت اپنے اوپر طاری کر لو۔ جو کہ نفس کی موت ہے اور ہوس کی موت ہے تمہارے شیطان لعین کی موت ہے۔ یہ خاص موت ہے وہ موت جسے عرف عام میں موت کہتے ہیں عام موت ہے۔

اے قوم میری استدعا کو قبول کر لو۔ کیونکہ میں تم کو خدا کے راستہ کی طرف بلا رہا ہوں۔ اس کی اطاعت کی دعوت دے رہا ہوں۔ میں تم کو اپنے نفس کی طرف تو نہیں بلا رہا ہوں۔ منافق لوگوں کو اللہ کی طرف نہیں بلکہ اپنے نفس کی طرف بلاتا ہے۔ وہ طالب حظوظ ہے۔ وہ طالب دنیا ہے۔

اے جاہل! تو بزرگوں کی نصیحتوں سے پند پذیر گوش ہو جاتا ہے کیونکہ حرم توحید میں معتکف رہنے سے عار آتا ہے۔ ہاں، تو صنم خانہ کا دیر نشین بننا چاہتا ہے تاکہ تو اسپر اپنی آزادی ضمیر کو بھینٹ چڑھا دے مگر یہ تیرے لئے سامان ہلاکت ہے۔ اس لئے میری ہمدردانہ نصیحت یہ ہے کہ تو بزرگوں کی صحبت اختیار کر۔ پیر دانا کے نقش قدم پر چل۔ نفس خبیث کے پھندے سے گلو خلاصی کر لے۔ مرشدوں کا دامن مضبوطی سے تھام لے۔

marfat.com

ہاں ، اگر بچہ میں کمال پیدا ہو جائے تو ان سے الگ اپنی ایک مستقل شان حاصل کر سکتا ہے تاکہ دوسرے دلوں کے اندھیرے میں اپنی تابناکی سے اُجالا پیدا کرے۔ روحانی معالج بنکر دوسرے کے دلوں کا درمان کرلے۔

اگر زہد و تقویٰ کی تعریفیں ہی زبان پر رہیں۔ مگر دل فسق و فجور میں مبتلا ہو تو ایسی صورت میں انسان ظاہری مسلمان ہے۔ مگر باطن میں کافر ہے ظاہر میں موحد ہے مگر باطن میں مشرک ہے۔ مومن باطن کی تعمیر ہے ابتدا کرتا ہے تو پھر ظاہر کی تعمیر کرتا ہے۔ جیسے کوئی ہوشیار مہندس گھر کی تعمیر عمدگی سے کرتا ہے تو پھر دروازہ بھی اچھا بنا آتا ہے۔

marfat.com

خطبۂ غوث اعظم

بہ مقام مدرسہ بغداد بوقت عشاء

۱۳ رجب المرجب ۵۵۴ھ سہ شنبہ

جناب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من حسن الاسلام ترکہ مالا یعنیہ اسلام کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ ان چیزوں کو چھوڑنا سکھلاتا ہے جو بے مقصد و بے معنیٰ ہیں جس شخص نے اتنے اچھے اسلام کا ثبوت دیا وہ مقصدی کام کرتا ہے اور غیر مقصدی کاموں سے دور ہوتا ہے کیونکہ جن کاموں کا کوئی اصولی مقصد نہ ہو وہ بے کاروں اور بوالہوسوں کے کاروبار ہیں وہ شخص رضائے مولا سے محروم ہے جو ایسے کام نہیں کرتا جن کا حکم دیا گیا ہے اور وہ کام کرتا ہے جن کا حکم نہیں۔ یہ یقیناً محرومی ہے بلکہ یہ تو موت ہے اور ایک قسم کی ورب سے دوری ہے۔ دنیا کے کاموں میں مصروفیت کے لئے نیت صالح شرط ہے ورنہ تباہی ہے پہلے تو تم دل کی صفائی کا کام کرو۔ کیونکہ یہ تو فرض ہے پھر کہیں معرفت کی طرف جانا۔ اگر تم جڑ ہی کھودو تو بھلا ڈالیوں سے کیا ملے گا؟ دل تو نجس ہو اعضاء طاہر ہوں تو فائدہ؟ اعضاء بھی اسی وقت پاک ہونگے جبکہ تم کتاب و سنت پر عامل ہوگے۔ دل محفوظ تو اعضاء بھی محفوظ رہیں گے برتن میں جو ہوتا ہے وہی نکلتا ہے دل میں تمہارے جو ہوگا وہی تمہارے

marfat.com

اعضاء سے صادر ہوگا۔ ہوشیار ہو! یہ عمل اس کا نہیں جو موت کا یقین رکھتا ہے۔ یہ عمل اس کا نہیں جو بقائے الٰہی پر ایمان رکھتا ہے اور روزِ حساب سے ڈرتا ہے۔ قلب صحیح تو وہ ہے جس کے اندر توحید و توکل و یقین و توفیق و علم و ایمان و قربِ الٰہی کی شراب ہو اور ساری مخلوق کو وہ اسکے آگے عاجز و ذلیل و فقیر سمجھے۔ اسکے باوجود ایک چھوٹے بچے کے مقابل بھی غرور نہ کرے۔ جب کفار و منافقین اور خدا کے نافرمانوں سے مقابلہ ہو تو شیر کی طرح ڈٹ جائے مگر رضائے الٰہی کے سامنے کٹے ہوئے گوشت کی طرح گر جائے۔ صالح و متقی اور ارباب ورع کے مقابل منکسر اور ذلیل بن جائے۔ ایسے ہی لوگوں کی تعریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (پارہ ۲۶ رکوع ۱۲)

"کافروں کے مقابلہ میں سخت آپس میں رحمدل"

مگر افسوس ہے تجھ پر اے بدعتی۔ خدا کے سوا کس کی مجال ہے کہ اتنے آپکو الٰہ رب العالمین بولے ہمارا رب کلام کرتا ہے وہ گونگا نہیں ہے اس نے موسیٰ سے باتیں کی تھیں۔ "وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا۔ اس کا کلام سنا جاتا ہے سمجھا جاتا ہے۔ اس نے موسیٰ سے کہا تھا یَا مُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اے موسیٰ میں خدا ہوں پروردگار سارے جہانوں کا یعنی اس نے یہ بتلادیا یہ نہ سمجھو میں کوئی فرشتہ ہوں یا جن ہوں یا آدمی ہوں۔ نہیں نہیں میں رب العالمین ہوں۔ گویا اس نے فرعون کو جھٹلایا۔ جس نے کہا تھا اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی: میں تمہارا بلند پروردگار ہوں۔ خدا کوئی نہیں

marfat.com

میرے سوائے اس لئے موسیٰ کو خدا نے بتلا دیا کہ میں ہوں خدا، فرعون نہیں نہ کوئی اور۔ حضرت موسیٰ یہ سن رہے تھے اور بڑی پریشانی تھی ان کو۔ اس وقت اندھیری رات تھی۔ فکروں کا ہجوم ہے۔ ایک طرف حاملہ بی بی درد زہ میں مبتلا ہے۔ مگر اس تاریکی میں نور کا جلوہ ہوا۔ جو باری تعالیٰ نے ظاہر فرمایا تھا۔

انھوں نے بیوی کو اسباب سمیت وہیں ٹھہرا دیا یہ کہتے ہوئے کہ اُمْكُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا (پارہ ۱۶ ع ۱۰) ذرا ٹھہرو مجھے آگ نظر آرہی ہے۔ مجھے ایک روشنی دکھائی دے رہی ہے وہ روشنی جو میرے دل میں، میری روح میں، میری روح کی گہرائی میں اثر کر رہی ہے میرے اندر ہدایت کی چمک پیدا کر رہی ہے _____ جس کی وجہ سے میں ساری دنیا میں مستغنی ہو رہا ہوں۔

یہ میرے لئے ولایت و خلافت کا پیغام ہے اس میں میرے لئے اصلی زندگی ہے جس نے میری فرعی زندگی کو رخصت کر دیا۔ اس نے مجھے وہ عالم دیا جس نے مجھے محکومی سے بے نیاز کر دیا۔ اب خوف و ہراس میرے دل سے رخصت ہو رہا ہے۔ اب یہی خوف میرے دشمن (فرعون) کے دل میں گھر کرے گا۔ موسیٰ نے یہ کہا اور اپنی بیوی کو جو اسوقت متاع زندگی تھی رب کی حفاظت میں دے کر آگے بڑھ گئے۔ لامحالہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رب ہی نے انکی حفاظت کا ذمہ لیا۔ اسی طرح مومن جب اللہ کے قریب ہونا چاہتا ہے اور خدا اس کو باب قربت کی دعوت دے رہا ہے

marfat.com

تو وہ چوکنا ہوکر چاروں طرف دیکھنے لگتا ہے اس کی ظاہری نظروں میں ایسا دکھائی دیتا ہے کہ ہر جہت مسدود ہے بس ایک جہت کھلی ہے جو اس کے مولا کی ہے اتنے ظاہری تعلقات کی بیوی سے مخاطب ہوکر کہتا ہے اِنِّیْ اٰنَسْتُ نَارًا دیکھو مجھے روشنی نظر آرہی ہے اب میں ادھر جارہا ہوں تمہارا خدا حافظ اگر ہے قسمت میں لوٹنا تو لوٹ ہی جاؤں گا ورنہ تم اِدھر اور ہم اُدھر۔ اس طرح وہ دنیا ومافیہا کو وداع کہہ دیتا ہے مصنوعات کو چھوڑ کر وہ صانع کے درِ فیض کی طرف لپک جاتا ہے۔ اب جب وہ مل جاتا ہے تو اسکو سب کچھ مل جاتا ہے۔ بیوی بھی، بچے بھی، مال واسباب بھی سب محفوظ ہو جاتا ہے۔ احوال کی باتیں دور والوں سے چھپائی جاتی ہیں نزدیک والوں سے نہیں چھپائی جاتی ہیں۔ دوستوں سے نہیں دشمنوں سے چھپائی جاتی ہیں۔ خاص لوگوں سے نہیں عوام سے چھپائی جاتی ہیں۔ یہ دل تو وہ ہے جب اسکے اندر صحت اور صفائی پیدا کی جاتی ہے تو شش جہت سے مولا ہی کی آوازیں اس کے کانوں میں آنے لگتی ہیں۔ ہر نبی ہر ولی، ہر صدیق کی آوازیں اسے سنائی دینے لگتی ہیں اسوقت وہ مولا سے قریب ہو جاتا ہے اب اس کے حق میں اس کا قرب زندگی ہے اس سے دوری موت ہے۔ مناجات میں اسکو تسکین ملتی ہے۔ اس کے درد میں اسکو راحت، دنیا ہاتھ سے نکل جائے اس کی بلا سے۔ بھوک پیاس اور دنیا کی سختیاں اپنی ڈراؤنی شکل اس کے آگے پیش کریں وہ خوفزدہ نہ ہو وہ مرید ہے۔ اس کی مسرت کا سرمایہ طاعت ہے وہ عارف ہے اس کی مراد اسکے قریب ہے بس اس سے بڑھ کر کیا کرنا۔

marfat.com

مگر تو اے بناؤٹی شیخ کیا یہ نعمت تجھے حاصل ہے کیا دن بھر روزہ رکھ لینے رات بھر نمازیں پڑھ لینے، صوفیوں کا لباس پہن لینے سے تجھے یہ درجہ حاصل ہوگا؟ کہاں سے حاصل ہوگا جبکہ تو نے اتنے نفس و ہوس ہی کو نہیں ٹھکرایا اپنی طبیعت اور عادت کو تو نے رام نہیں کیا۔

جہالت و صحبت خلق ہی میں رہا۔ نہیں یہ نعمت تیرے لئے نہیں ہے لیکن اگر لینا ہے تو توبہ کرلے، خلوص و صدق کو دعوت دے تجھے بھی رتبہ مل جائیگا۔ قرب و وصال کی دولت سے تو بھی مالا مال ہوجائے گا۔ ہمت بلند کرلے اوج بلند تیری منتظر ہے۔ اسلام پیدا کرلے سلامتی تیری آغوش میں ہے۔ اس سے راضی ہوجا وہ بھی تجھ سے راضی ہوجائے گا۔ کام شروع کرنا بس تیرا کام ہے اسکو تمام کردینا اس کا کام ہے۔

اے اللہ تو دنیا و آخرت میں ہمارا کارساز ہوجا۔ ہم کو اپنی مخلوق کے ہاتھ میں نہ دے۔ اپنے ہاتھ میں رکھ لے۔ خود ہم کو ہمارے ہاتھ سے بچا۔

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام سے کہتا ہے۔ جبرئیل فلاں آدمی کو آرام سے سلادو۔ فلاں شخص کو اٹھادو۔ کس کو اس کو جس نے محبت کا دعویٰ کیا ہے۔ اب میرا اس سے مقابلہ ہے میں اس کو آزماؤں گا اس کو چین نہیں لینے دوں گا۔ سلادو اس کو جس نے میری محبت کا ثبوت دیدیا اس نے پوری محنت اٹھائی اب اس کے دل میں میرے سوا کسی کا وجود نہیں اس کی دوستی مجھ سے متحد

marfat.com

ہوگئی۔ وہ اپنی وفاداری میں پکا نکلا اب وہ میرے گھر میں مہمان ہے۔ میرا کام ہے کہ اس کی مدارات کروں۔

مہمان کو کوئی تکلیف نہیں دی جاتی ہے وہ میری مہربانی کر کے گہوارہ میں سوئے گا میرے فضل کے دستر خوان پر سے نعمتیں کھائے گا۔ میرے اُنس کے قریب ہوگا۔ غیر کی نظروں سے اس کو چھپایا جائے گا۔ وہ سچا محبوب جس نے محبت کو سچ کر دکھایا اس کی تکلیف دور ہوگئی۔

دشمن کی آواز سے مجھے نفرت ہے دوست کی آواز میرے لئے دلنشیں ہے کون ہے یہ دوست جس نے دل کو صاف کر لیا ماسوا اللہ کو یہاں سے آزاد کر دیا۔ اسی سے توحید و توکل و معرفت میں کمال پیدا ہوتا ہے اور وہی دوست ہو جاتا ہے اسی کو شفاء حاصل ہوتی ہے ہر مرض سے۔ کوئی شخص جو دنیا کے کسی بادشاہ کا دوست بن گیا تو کیا تکلیفیں اسکے ملنے کے لئے اٹھاتا ہے اسکے لئے گھر چھوڑ کر نکل جائے تاکہ اسکے شہر کو پہونچے۔ دن کو دن نہیں رات کو رات نہ سمجھ کر لگاتار چلتا رہے گا۔ یہاں تک کہ درِ محبوب پر پہونچ جائے گا اسکے بغیر اسے کھانا اچھا لگے نہ پینا۔

اِدھر بادشاہ کو بھی اسکے حال سے خبر ملتی ہے کہ فلاں شخص دور سے یہاں آرہا ہے تو وہ کیا کرتا ہے؟ اتنے خادموں کو اس کے استقبال کے لئے بھیجتا ہے خوش آمدید کہتے ہوئے اُسے محل میں لایا جاتا ہے جس کو وہ بیٹھنے کا حکم دیتا ہے اس سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا

marfat.com

ہے۔ مزاج پوچھتا ہے۔ حسین وجمیل لونڈیاں اس کے نکاح میں دیتا ہے ملک کا ایک حصہ انعام میں دیتا ہے۔ اب کیا اس کا خون یا تکان باقی ہے؟ کیا اسنے وطن کو لوٹنے کی دھن ہے۔ ایسے ولی نعمت کی جدائی وہ کیسے چاہے گا۔ اس کے پاس تو وہ اب مکین امین کا رتبہ حاصل کر چکا ہے۔ یہی وہ تمہارا دل ہے جو عاشق کا رتبہ حاصل کر چکا ہے اور اس بادشاہ کو طلب کرتے ہوئے آگے بڑھ سکتا ہے۔ جب وہ اس سے وصال حاصل کر سکتا ہے تو اس کو اتنا مل جاتا ہے کہ اب اسے اس دیس لوٹنے کی کوئی تمنا نہیں رہتی۔

عاشق کا اس رتبہ تک پہونچنا ادائی فرض کے بغیر ممکن نہیں۔ نہ شہوت حرام سے پرہیز کئے بغیر ممکن ہے بلکہ اس کے لئے تو ان مباحات کو بھی ترک کرنا پڑیگا جو ہوا و ہوس کے دائرہ میں ہیں اور اتنے وجود سے بھی دست بردار ہونا پڑے گا۔

غرضکہ زہد و ورع ترک ماسوا مخالفت نفس و شیطان کے امتحان میں کامیاب ہونا پڑے گا اس صنم (خلق) کی محبت سے دل کو خالی کر دینا پڑے گا۔ اس درجہ پر پہونچ جانا جہاں مدح و ذم برابر ہو جائیں مخلوق کے منع و عطا یکساں ہو جائیں۔ سونا اور پتھر ایک ہی نظر سے دیکھے جائیں جس کا دل صحیح ہو گیا۔ اسکے پاس ہیرا اور کنکر ایک ہی ہیں۔ دنیا کے اقبال و ادبار اس کے پاس ایک ہی سطح پر ہیں جس کو یہ کمال حاصل ہو گیا اس کا دشمن زیر ہو گیا دنیا اور اہل دنیا اس کی نظروں میں ہیچ ہو گئے پھر آخرت اور اس کے الگ اسکی

marfat.com

نظروں میں جچنے لگے۔ مگر اسکے بعد تو وہ درجہ آتا ہے کہ آخرت بھی اسکی نظر میں ہیچ ہو جاتی ہے اسکے دل میں مولا ہی مولا رہ جاتا ہے اور ختم شد۔ اسطرح وہ مخلوق کی صفوں کو چیرتا ہوا اپنے مولا تک پہونچ جاتا ہے اور یہ صفیں اسے راستہ بھی دیدیتی ہیں وہ اسکی صدق کی آگ اور باطن کی ہیبت سے بھاگ جاتے ہیں جسکے اندر یہ بات پکی ہو گئی تو پھر کوئی اسکی ترقی کو روک نہیں سکتا اس کا جھنڈا نیچا نہیں ہو سکتا اس کی فوج شکست نہیں کھا سکتی۔

وہ ایک پرندے جیسا ہوگا وہ ایک شمشیر کا مالک ہے جو کند نہیں ہوگی۔ اس کے اخلاص کے قدم تھکنے کا نام نہیں لیتے اس کا مقصد اٹل ہے۔ اسکے محبوب کے دروازے پر کوئی پاسبان اس کے لئے نہیں۔ وہاں کوئی قفل اسکے لئے نہیں۔ دروازے خود بخود اسکے لئے کھل جائیں گے۔ قفل خود بخود گر جائیں گے۔ اسطرح معشوق کے اور اس کے درمیان کوئی چیز آڑ نہیں بن سکتی ہے نہ بنے گی وہ اس کو اپنی محبت کی گود میں سلا لے گا۔ اور وہیں اسکو تسکین ملے گی وہ اس کے فضل و انس کا دعوتی ہے اسکے کھانے پینے کی وہ نعمتیں حاضر ہیں کہ لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ ان کی لذت کسی کان نے سنی نہ ان کا تصور کسی انسانی دل پر آسکا۔ یہ بندہ پھر مخلوق کی طرف رجوع بھی ہوگا تو ان کی ہدایت کے مقصد سے تاکہ دوسرے کھوئے ہوئے کو بھی اس در تک لے آسکے اور اس دربار کا قاصد بن کر ان کی رہنمائی کا فرض انجام دے۔

اسطرح عالم ملکوت میں اسکی عظمت کا ڈنکا بج گیا اس کے دل کی

marfat.com

حکومت کے سایہ میں سارا جہان آگیا مگر تو اے مدعیٔ ولایت کی جھوٹی شیخی بگھار رہا ہے۔ ابھی تیرے لئے دنیا دور ہے ابھی تو تیرے دل پر نفس چھایا ہوا ہے مخلوق چھائی ہوئی ہے دنیا کا تجھ پر قبضہ ہے۔ دنیا کی فکریں پاس ہیں اللہ کی یاد سے بڑی ہیں ابھی تو ان بزرگوں کی صف میں نہیں آسکتا۔

اگر تیرا دل واقعی چاہتا ہے اس رتبہ پر آنا تو آ دل کو طاہر کرلے ماسوا کی جڑ پیسٹ وہاں سے اکھاڑ کر پھینک دے۔ احکامِ رب کے سامنے گردن خم کردے۔ تقدیر الٰہی کے آگے ہتھیار رکھدے اس کے بعد آ۔ اب تو مجھ سے منہ لگانے کے قابل ہے تجھے معلوم ہو جائے گا کہ وہاں کیسا بات ہے۔ جب تو ایسا کرے گا تو اب تیرے من کی مراد مل جائے گی۔ اس سے قبل باتیں تیری بکواس ہیں۔

مگر افسوس تیری تو یہ حالت ہے کہ ذرا ذرا سی باتیں تجھے، برہم کردیتی ہیں تو آپے سے باہر ہو جاتا ہے تجھ کو اپنے اوپر قابو نہیں رہتا۔ ایک لقمہ تیرا کم ہو جائے ایک پیسہ تیرا گم ہو جائے تیری جھوٹی عزت میں ذرا سا بال آجائے تو تیرے ہوش ٹھکانے نہیں رہتے۔ غصہ سے تیرے منہ میں جھاگ آنے لگتا ہے کبھی بیوی پر ہاتھ چلانے لگتا ہے تو کبھی بیٹے پر۔ کبھی مذہب کو کوسنے لگتا ہے تو نعوذ باللہ کبھی بانیٔ مذہب پر افتراء کرنے لگتا ہے اگر تجھے ہوش ہو تو تیرے حواس درست ہوتے۔ تو کیا ایسے پاگل پن کی حرکتیں کرتا بلکہ تو تو اسکے آگے اپنے کو گم سم پاتا۔ اس کے کاموں کو اپنے حق میں نعمت سمجھتا کوئی جھگڑا نہ کرتا۔ بجائے مومن ہونے کے کافر نہ بنتا کہ

marfat.com

تاکہ شکر گذار ہوتا۔ بجائے غضب آلود ہونے کے راضی برضا ہوتا۔ بجائے آہ و فغاں کے تیرے لبوں پر مہرِ سکوت ہوتا کیونکہ تجھے تو کہا گیا۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ کیا اللہ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں" اے جلد باز صبر کر تجھے وہ ملے گا تر بتر کہ تیری باچھیں کھل جائینگی تو کیا جانتا ہے اللہ کو اگر جانتا ہوتا تو یوں گلے شکوے نہ کرتا۔ اگر جانتا ہوتا صُمٌّ بُکْمٌ۔ بجائے تڑپ تڑپ کے مانگنا تو کجا مانگتا ہی نہیں اور مانگنے کی تجھے ضرورت ہی کیا ہے تجھے بس صبر کرنا چاہئے اور ہوش میں رہنا چاہئے کہ اس کا کوئی کام مصلحت سے خالی نہیں وہ تو تجھے تپا تپا کر دیکھ رہا ہے کہ تو کھرا ہو بھی یا نہیں وہ دیکھ رہا ہے کہ تجھے اس کے وجود کا اس کی نظروں کا یقین ہے بھی یا نہیں تجھے معلوم نہیں کہ مزدور اگر قصر شاہی میں کام کر رہا ہے تو اس کا کام کر کے مزدوری مانگنا پرلے درجہ کی حماقت ہے بلکہ اگر ایسا کرے گا تو ممکن ہے محل سے باہر کر دیا جائے کیونکہ اسے مانگنے کی ضرورت ہی کیا ہے بادشاہ کو خود خیال ہے مومن کا ایمان جب ہی کامل ہوتا ہے جبکہ اس کے دل میں حرص و طمع کی آگ بجھ جائے۔ مخلوق سے خوف و رجاء ختم ہو جائے۔ اس کے لئے فکر و اہتمام کی اور اصول و فروع پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

انبیاء و صالحین کے حالات معلوم کرنے سے معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح ان کو دشمنوں کے چنگل سے نجات دی کس طرح نصرتِ غیبی ہو کر انکی زندگی فرحت و انبساط سے معمور ہو گئی۔ فکر صحیح سے توکل بھی صحیح ہوتا ہے اور دنیا دل سے نکل جاتی ہے۔ جن و انس فرشتہ سب بھول جاتے ہیں۔ صرف یادِ خدا دل میں آجاتی ہے۔ یہ قلب ایسا بن جاتا ہے گویا کہ اسکے سوا کوئی مخلوق ہی نہیں

marfat.com

گویا ساری مخلوق میں سے وہی اطاعت پر معمور ہے۔ اسی پر اس کے انعامات ہوئے ہیں اور ساری تکالیف کا بوجھ اسی کی گردن پر ہے مختلف قسم کی تکلیفوں کو پہاڑوں کو وہ خداوند کے پیغام سمجھ کر اٹھا لیتا ہے۔ اس طرح اپنی سچی بندگی کا ثبوت دیتا ہے۔ مخلوق کا بار اٹھا لیتا ہے خدا اس کا بار اٹھا لیتا ہے۔ اور مخلوق کا طبیب بنتا ہے خدا تعالیٰ اس کا طبیب بنتا ہے۔ یہ مخلوق کو خدا کے در تک پہونچانے کے لئے سفیر بن جاتا ہے۔ وہ ایسا سورج بن جاتا ہے جس سے اس راہ میں سب ستارے کسب ضیاء کرتے ہیں وہ مخلوق کا آب ودانہ بن جاتا ہے اور ان سے الگ نہیں ہوتا اسکی ساری توجہ مخلوق کے فائدہ پر رہتی ہے وہ اپنی ذات کو بھلا دیتا ہے گویا اس کو نفس ہی نہیں اس راہ میں وہ کھانا پینا بھول جاتا ہے۔ ہاں وہ نفس کو بھول جاتا ہے اسکی ساری جستجو مخلوق کو نفع پہونچانے کیلئے ہوتی ہے اس نے اپنی ذات کو قضاء الٰہی کے ہاتھوں سونپ دیا اور اپنی ذات سے الگ تھلگ ہو گیا۔

یہ ہے تعریف اس قائد کی جو در حق تک مخلوق کو لے آنے کا فرض انجام دیتا ہے۔ مگر تو اے بوالہوس اللہ سے ناواقف۔ اسکے رسولوں سے ناواقف۔ اس کے ولیوں کے مرتبہ کو بھولا ہوا، مخلوق کی حقیقت و ماہیت سے بیخبر ہے اور اسپر زہد کا دعویدار ہے۔ حالانکہ دل میں دنیا بھر کے حرص کا انبار لگا ہوا ہے۔ تیرا یہ زہد لنگڑا ہے۔ اس کے پاؤں ندارد ہیں۔ تجھے شوق تو ساری دنیا کا ہے یا مخلوق کا ہے۔ تجھے رب سے ملنے کا شوق ہی کب ہے تھوڑی دیر میرے

marfat.com

حسن ظن و ادب کیساتھ ٹھیر تو سہی تو میں بتلادوں تجھے کہ رب کا راستہ کونسا ہے۔ اتار پھینک یہ شیخی کا لباس، وہ لباس پہن جس میں شان نہ نظر آئے۔ ذلیل بن تو عزت ملے گی۔ نیچے اتر آ تو اوپر کیا جائے گا۔ جس حالت میں کہ تو ہے وہ تو سراپا ہوس ہے۔ اس طرح تو اللہ تعالیٰ کی نظر ہی نہیں پڑتی۔ یہ رتبہ بلند فقط مادی زندگی میں ڈوبے رہنے سے نہیں مل سکتا۔ اسکے لئے تو روحانی اعمال کی ضرورت ہے پھر کہیں جسم کے کام کرنا۔

ہمارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زہد یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے، اخلاص یہاں ہے" یہ آپ نے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

جو فلاح چاہتا ہے اسکو مشائخ کے قدموں تلے خاک بننا چاہئے۔ مگر کون سے مشائخ جو تارکِ دنیا و خلائق ہوں جنھوں نے عرش سے لیکر تحت الثریٰ تک ساری کائنات کو الوداع کہہ دیا ہو۔ جنھوں نے اپنی ذات اور اپنے وجود کو بھی الوداع کہہ دیا ہو۔ اب ہر حال میں انکا وجود رب تعالیٰ کے ساتھ ہے جو شخص رب کو طلب کرتا اور وجود ذات کا بھی طالب ہے تو وہ دو متناقض چیزوں کو طلب کر رہا ہے جو سراسر حماقت ہے۔

بناوٹی زاہد اکثر و بیشتر تو وہ ہیں جو مخلوق کے پجاری ہیں انھیں شرک کہنا بجائے اسباب پر تکیہ کرنا مخلوق پر سارا اعتماد رکھنا کیا ہے؟ شرک ہی تو ہے یہی تو خدا کے غضب کا نشانہ بناتا ہے مسبب الاسباب پر تمھاری نظر نہیں جو ان سارے اسباب کی چوٹی اپنے ہاتھ رکھتا ہے اور اس کا خالق ہے جو کتاب و سنت کو مانتے ہیں ان کا اعتقاد تو یہ ہے کہ تلوار بھی

marfat.com

بالطبع قاطع نہیں۔ آگ بھی بالطبع جلانے والی نہیں بلکہ خدا نے یہ صفت اسکے اندر رکھی ہے کھانا ____ پیٹ نہیں بھرتا بلکہ خدا کے حکم سے پیٹ بھرتا ہے پانی سے پیاس نہیں بجھتی بلکہ خدا کا حکم تمہاری پیاس بجھاتا ہے اسیطرح سارے اسباب ہیں۔ جنس و ماہیت سب کی مختلف ہے مگر حقیقت متحد اصلی تصرف سب کے اندر خدا کا ہے۔ یہ اشیاء آلات ہیں ذرائع ہیں جو اسکے ہاتھ میں ہیں۔ فاعل حقیقی تو وہ ہے پھر تمہارا ادھر ادھر دیکھنا بیکار ہے کسی دوسرے کو حاجت روا سمجھنا یا کسی اور کو ملزم ٹھہرانا باطل ہے توحید اسی کا نام ہے کہ ہر چیز میں اسی کو مقتدر مانا جائے۔ یہ اتنی کھلی بات ہے کہ ہر دانا اس سے متفق ہے مثل مشہور ہے "عاقل را اشارہ کافی ست" نادان را عصا باید "عقلمند کو اشارہ کافی ست۔ ہاں بیوقوف کو لاٹھی سے سمجھانے کی ضرورت ہے۔

بہر حال اطاعت کرو کہ اسی میں عزت ہے نافرمانی چھوڑو کہ اس میں ذلت ہے۔ نصرت و مدد وہی دیتا ہے۔ رسوا و نامراد تم کو وہی کرتا ہے

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ط

قرب عطا کرتا ہے تو عزت ہوتی ہے دور کرتا ہے تو ذلت ہو جاتی ہے۔

marfat.com

تعلیماتِ
سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

زہد و ورع

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زہد و ورع یہ ہے کہ آدمی تمام چیزوں سے پرہیز کرنے لگے۔ شریعت مطہرہ جس چیز اور جس کام کی اجازت دے اسے اختیار کرے اور جن کاموں اور جن چیزوں سے روکے اسے چھوڑ دے۔ زہد و ورع کے تین درجے ہوتے ہیں۔

ورُع عوام • ورُع خواص • ورُع خواص الخواص

- عوام کا زُہد یہ ہے کہ حرام و مشتبہ چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔
- خواص کا زُہد یہ ہے کہ خواہشات نفسانی کی تمام چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔
- خواص الخواص کا زُہد یہ ہے کہ بندہ ہر اس شے سے جس کا وہ قصد کر سکتا ہے پرہیز کرتا رہے۔

ورَع کی دو قسمیں ہیں۔ ورُع ظاہری۔ ورُع باطنی

- ظاہری ورع تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کام اور کوئی بات نہ کرے۔
- باطنی ورع یہ ہے کہ قلب کے اوپر سوا پروردگار عالم کے کسی دوسرے کا خیال بھی نہ گذرے۔

marfat.com

جس شخص کے پیش نظر ورع کی یہ باریکیاں نہیں ہیں وہ ان مراتب عالیہ تک نہیں پہونچ سکتا۔ زہد و ورع کی پہلی منزل ہے جسے قناعت کہ رضا کی منزل اولیٰ ہے۔ ورع کا دائرہ اثر اتنا وسیع ہے کہ کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے تمام چیزوں سے متعلق ہے۔ چنانچہ متقیوں کا کھانا پینا بھی عام انسانوں کے کھانے پینے کے برعکس ہوتا ہے۔

حصولِ ورع

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسوقت تک ورع کامل نہیں ہو سکتا جب تک اپنے لئے ان رسمی صفات جلیلہ کی پابندی ضروری نہ قرار دے لی جائے۔ زبان کو قابو میں رکھنا۔ غیبت سے احتراز کرنا اللہ کا فرمان ہے وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا۔ کوئی تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کسی بھی آدمی کو اتنے (پارہ ۲۶) سے حقیر نہ جانے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ ایک قوم دوسری قوم کی ہنسی نہ اڑائے کہ شاید وہ اس (پارہ ۲۶۔ رکوع ۱۴) سے بہتر ہو۔ محارم پر نظر نہ ڈالے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (پارہ ۱۸، رکوع ۱۰) کہدیجئے پیغمبر مسلمانوں سے اپنی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔

۵۔ سچائی اللہ کا فرمان ہے وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا جب تم کوئی بات (پارہ ۸) کہو تو سچ اور انصاف کی کہو۔ انعامات و احسانات الٰہی کا اعتراف کرتا رہے تاکہ نفس عجب و غرور میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے اللہ کا فرمان بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اللہ ہی نے تمہارے اوپر یہ احسان (پارہ ۲۶ سورہ حجرات)

marfat.com

فرمایا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی۔ ہمارے اوپر اللہ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں دولت ایمان بخشی۔ مال و متاع راہ خدا میں صرف کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا (پارہ ۱۹ رکوع ۴)

"وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل کرتے ہیں۔ وہ اپنا مال گناہ و معصیت میں نہیں خرچ کرتے۔ البتہ نیک راستہ میں خرچ کرنے سے باز نہیں رہتے۔" اپنی ہی ذات کے لئے بھلائی کا خواہاں نہ رہے اور کبر و غرور سے پاک رہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا (پارہ ۲۰ رکوع ۱۲)

"جنت میں انہیں لوگوں کو جگہ دونگا جو دنیا میں اپنی برتری کے خواہاں نہیں ہوتے اور فساد کرنے والے کام نہیں کرتے۔

پنجوقتہ نماز کی پابندی کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔ نمازوں کی حفاظت کرو۔ خاصکر نماز عصر کی اور کمال عاجزی کے ساتھ رب کی بارگاہ میں کھڑا ہوا کرے۔ سنت نبوی اور اجماع مسلمین کا احترام کرے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ بیشک یہ میری سیدھی راہ ہے تم اسکی پیروی کرتے رہو۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دس صفات ورع کے کامل ہونے کے بیان فرمائے ہیں۔ یہی وہ اہم صفات ہیں جن پر اسلامی تصوف کی مستحکم بنیاد قائم ہے جن کے حاصل ہو جانے کے بعد ایک انسان

marfat.com

انسانِ کامل بن جاتا ہے۔ خداوند اور حاضر کے صوفیاء کرام کو توفیق عطا فرما کہ ان ہدایات پر عمل کر کے اپنے زہد و ورع کو مکمل فرمالیں۔

پیرِ مکامل

پیر کامل وہ ہے جو اپنے سامنے تمہیں خاطر جمع اور اپنی غیبت میں تمہیں محفوظ رکھے اور اپنے آداب و اخلاق کے ذریعہ تمہاری تربیت کرتا رہے نیز تمہارے باطن کو روشن کر دے۔ مرید وہ ہے جو ہر حال میں تواضع اختیار کرے فقراء کے ساتھ اُنس رکھے۔ صوفیاء کرام کے ساتھ ادب و حسن اخلاق سے، علماء اسلام کے ساتھ تعمیل ارشاد سے، اہل معرفت کیساتھ سکون وقار اور اہل مقامات کے ساتھ توحید سے پیش آئے۔

وجدِ حقیقی

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جو وجد مشاہدہ سے خالی ہو وہ کذب و دروغ ہے۔ واجدین کی رو میں نہایت پاکیزہ و لطیف ہوتی ہیں ان کا کلام مُردہ دلوں کو زندہ اور عقل کو زیادہ کر دیتا ہے۔ مکانات متعددہ کو مکان واحد و ایمان مختلفہ کو عین واحد بنا دیتا ہے۔ وجد کی ابتدا اجمالیات کا اٹھ جانا ہے۔ وجد کرنے والے کو جمالِ حق کا مشاہدہ و اسرار غیب کا ملاحظہ میسر ہوتا ہے۔ وجد یہ ہے کہ اس کے سبب اوصاف بشریت منقطع ہو جائیں جس وجد سے بشریت کا فقدان نہ ہو وہ وجد نہیں ہے۔

وجد کے دو مقام ہیں (۱) مقام ناظر (۲) مقام منظور الیہ۔ مقام ناظر سے مقام مشاہدہ مراد ہے۔ مقام منظور الیہ سے مقام غیب مراد ہے۔

marfat.com

معرفت اور محبت ربانی

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص شراب محبت الٰہی پی لیتا ہے اس کا نشہ مشاہدۂ محبوب کے بغیر نہیں اترتا۔ گویا محبت الٰہی ایک ایسی شب ہے جسکی صبح مشاہدۂ جمال محبوب ہے جیسے صدق ایک ایسا درخت ہے جس کا پھل مجاہدہ و ریاضت ہے۔

محبت کے تین اصول ہیں وفا۔ ادب۔ مروت۔ وفا یہ ہے کہ اللہ کی وحدانیت میں مشغول رہے اپنے دل کو سب سے جدا کر لے اور صرف اسی کے نور ازل سے دل مانوس ہو جائے۔

ادب یہ ہے کہ حفظ اوقات و ماسوی سے انقطاع کرتا رہے

مروت یہ ہے کہ قولاً و فعلاً صدق و صفا کے ساتھ ذکر اللہ پر قائم ہو جائے ظاہر و باطن میں اغیار سے روگردانی کر لے۔ جب بندہ میں یہ تینوں خصلتیں جمع ہو جاتی ہیں تو لذت وصال پانے لگتا ہے اور اس کے اندر آتش شوق بھڑک اٹھتی ہے۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

فکر معرفت الٰہی ذات و صفات الٰہی کی معرفت کا راستہ ہے۔ عقل و فہم میں ذات الٰہی کی کنہ (حقیقت) دریافت کرنے کی مطلق طاقت نہیں ہے، رب ذوالجلال کی قدرتیں و حکمتیں اگر متناہی و محدود ہوتیں اور انسان کے علم و عقل و فہم میں سما سکتیں تو یہ عظمت الٰہی و قدرت ربانی کا بہت بڑا نقص ہوتا جس سے وہ پاک و مبرا ہے تَعَالَی اللّٰہُ عُلُوًّا کَبِیْرًا۔ تمام مخلوق الٰہی از فرش تا عرش معرفت الٰہی کے راستہ کی علامتیں اور اسکی قدرت و

marfat.com

عظمت کی مضبوط دلیلیں ہیں پوری کائنات بزبان حال اللہ رب العزت کی وحدانیت کی گواہی دے رہی ہے سارا عالم معرفت کا سبق ہے اس سبق کو صرف وہی لوگ پڑھ سکتے ہیں جنھیں بصیرت عطا ہوئی ہے۔

قرب حق کی ابتدا و انتہا

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خواب میں مجھ سے ایک بوڑھے شخص نے سوال کیا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کے ذریعہ بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے قریب ہو جائے میں نے جواب دیا اسکی ابتداء وانتہا ہے، ابتدا تقویٰ و پرہیز گاری ہے انتہا رضا و تسلیم و توکل ہے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔ مومن کیلئے ضروری ہے کہ پہلے فرائض میں مشغول ہو جب اس سے فارغ ہو جائے تو سنتوں میں مشغول ہو۔ اس کے بعد نوافل وفضائل میں مشغول ہو۔ جب تک فرائض سے فارغ نہ ہو سنتوں میں مشغول ہونا حماقت و رعونت ہے۔ اگر فرائض سے پہلے سنن ونوافل میں مشغول ہوگا تو یہ عبادت قبول نہ ہوگی۔ اور وہ ذلیل کیا جائے گا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ جس کو بادشاہ نے اپنی خدمت کے لئے بلایا ہو۔ لیکن وہ بادشاہ کیطرف آنے کے بجائے اس امیر کی خدمت میں جاکر کھڑا ہو جائے جو بادشاہ کا غلام وخادم ہے اور بادشاہ کی قدرت وولایت کے تحت میں ہے۔

سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ نفل پڑھنے والا

marfat.com

جسپر ابھی فرض باقی ہے اس کی مثال اس حاملہ عورت کی ہے جس کی مدت حمل پوری ہو چکی ہو نفاس کا وقت آگیا ہے اور اسقاطِ حمل کر دے اب تو وہ صاحب حمل رہی اور نہ ہی صاحب اولاد۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ اس نمازی کے نوافل قبول نہیں فرماتا۔ جب تک وہ فرائض نہ ادا کرے۔ نمازی ایک تاجر کیطرح ہے۔ جب تک تاجر راس المال نہیں حاصل کر لیتا۔ اُسے نفع نہیں ملتا۔ اسی طرح نوافل کا پڑھنے والا بھی ہے کہ اسکی عباداتِ نوافل قبول نہیں کی جاتیں جبتک وہ فرائض نہ ادا کرلے

ایسے ہی وہ شخص بھی ہے جو سنتوں کو چھوڑ کر نوافل میں مشغول ہو گیا فرائض میں سے یہ ہے کہ حرام چھوڑ دے۔ خدا کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک کرنے، اسکی قضاو قدر پر اعتراض کرنے۔ اللہ تعالےٰ کے امر و اطاعت سے اعراض کو ترک کر دے کہ یہ سب کے سب فرائض ہیں باقی نوافل ہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی تابعداری جائز نہیں ہے۔

خواب اور بیداری

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے بیداری کے مقابلہ میں جو ہوشیاری و آگاہی کا سبب ہے جس شخص نے نیند کو اختیار کیا اس نے ناقص و ادنیٰ شئے کو اختیار کیا وہ مُردوں سے جا ملا مصالح خیر سے اس نے غفلت برتی۔ نیند موت کی بہن ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ کے لئے خواب جائز نہیں

marfat.com

مانا گیا۔ اسی طرح فرشتوں سے بھی نیند دور ہے کیونکہ وہ اللہ کے قریب ہیں اسی طرح اہل جنت سے بھی نیند دور کر دی گئی ہے اسی لئے تو تمام بھلائیوں میں بہتر بھلائی شب بیداری میں ہے اور تمام برائیوں میں بدتر برائی سو جانے اور نیک کاموں سے غفلت برتنے میں ہے۔

جو شخص خواہشات نفس کی بنا پر کھائیگا تو ہے گا وہی سوئے گا۔ اسکی بہت سی بھلائیاں و نیکیاں فوت ہو جائینگی جس شخص نے حرام غذا میں سے قدر قلیل بھی کھایا اس کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے ہوائے نفس سے مباح چیز زیادہ کھالی کیونکہ حرام غذا نور ایمان کو ڈھانک لیتی ہے اور دل کو تاریک کر دیتی ہے۔ جیسے شراب عقل کو ڈھانک لیتی ہے اور اسے تاریک کر دیتی ہے۔ جب ایمان ہی تاریک ہو گیا تو پھر نہ نماز ہے نہ عبادت اور نہ اخلاص۔ جس نے امر الٰہی کے ساتھ حلال غذا میں سے تھوڑا کھایا اور اس لئے کھایا کہ عبادت میں ذوق اور قوت پائے اسے ایک نور ملا۔ حرام غذا ظلمتوں میں سے ایک ظلمت ہے۔ حرام میں نہ کوئی نیکی ہے نہ بھلائی نہ خیر۔ پھر امر الٰہی کے بغیر خواہش نفس سے اکل حلال بھی حرام کی مانند ہے اس لئے کہ یہ بھی نیند لانے والا ہے پس اسمیں بھی کوئی بھلائی و خیر نہیں رہجاتی۔

قرب خدا کا راستہ

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے تمہارا معاملہ دو طرح سے خالی نہیں ہے یا تو اللہ عزوجل سے تم دور ہو گے یا اللہ تعالیٰ سے قریب ہو گے اگر تم اللہ تعالیٰ سے غائب و دور ہو تو پھر کیا وجہ ہے دین و دنیا کی نعمت،

marfat.com

دائمی عزت ۔ نفع عظیم ۔ عافیت کبریٰ سلامتی و تونگری حاصل کرنے میں تمہاری سستی کرنے کا؟

تم فوراً اٹھو اور اللہ کی طرف جلد پرواز کرو ۔ ایک بازو حرام مباح لذات و شہوات اور آسائش سب کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسرا بازو مکروہات و تکالیف کو برداشت کرتا ہے ۔ فرائض کا ادا کرنا ۔ عمل میں سختی اٹھانی خواہش نفس و ارادہ دنیا و آخرت سے نکل جانا ہے ۔

یہانتک کہ تم وصولِ الی اللہ کے معرکہ میں فتحیاب و ظفرمند ہو جاؤ ۔ پھر اسوقت جس شے کی تمنا کروگے اسے حاصل کروگے اور تمھیں کرامت عظمیٰ و عزت کبریٰ حاصل ہوگی اور ممکن ہے کہ تم ان مقربین و واصلین میں شامل ہو جاؤ جنکو عنایت ربانی نے پالیا ہے ۔ مہربانیٔ حق جن کے شامل حال ہوگئی ہے محبت الٰہی نے جنھیں کھینچ لیا ہے اور اسکی رحمت و بخشش نے جن کو گھیر لیا ہے تم نے خواہش و ارادہ و اختیار و تدبر سے جس چیز کو چھوڑ دیا ہے اسکی طرف مائل نہ ہو قلب کی حفاظت کرو ۔ بلا نازل ہونے کے وقت صبر و رضا اور موافقت حق کو نہ چھوڑ دے ۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے تم گیند کی طرح بن جاؤ ۔ غسال کیسامنے مردے کی طرح بن جاؤ اور ماں دایہ کی گود میں شیر خوار بچہ کی طرح بن جاؤ ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہے سب سے اندھے ہو جاؤ ضرر و نفع عطا و منع کے معاملہ میں حق کے سوا کسی کو نہ دیکھو ۔ تکلیف و بلا کے ہنگام میں تمام مخلوق اور اسباب کو اللہ تعالیٰ کا تازیانہ سمجھو جس تازیانہ سے وہ تمھیں مارتا ہے اور نعمت

marfat.com

وعطا کیوقت ان ہی اسباب سے ہمیں اللہ تعالیٰ اس طرح کھلاتا ہے جیسے کہ اپنے ہاتھ سے تین لقمہ کھلا رہا ہے۔

زاہدین کی فضیلت

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ زاہدین کو دو مرتبہ ثواب دیا جائیگا اوّل تو دنیا کو ترک کرنے کی وجہ سے۔ اسلئے کہ وہ اپنی خواہش سے دنیا کو قبول نہیں کرتے ہیں بلکہ محض اسے حکم خدا سے لیتے ہیں زاہدین سے جب اپنے نفس کی دشمنی وخواہش کی مخالفت ثابت ہوجاتی ہے اور وہ محققین واہل ولایت میں شمار کرلئے جاتے ہیں زمرۂ ابدال اور عارفین باللہ میں وہ داخل ہوجاتے ہیں تو زاہدین کو ان اقسام نعم کو لینے اور اور ان سے تعلقات قائم کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اس لئے کہ اب اس حال میں ان کے لئے نعمتوں کے حصے ضروری ہیں۔ کیونکہ وہ ان کے سوا کسی غیر کے لئے نہیں پیدا کئے گئے ہیں۔ زاہدین جب قبول نعم کے اس حکم کو بجا لاتے ہیں اور ان نعمتوں سے بہرہ ور ہوتے ہیں ان سے تعلقات پیدا کرلیتے ہیں بغیر اس کے کہ اس میں ان کے ارادے وخواہش وہمت کا کوئی لگاؤ ہو تو زاہدین کو اس بلا قصد وارادہ لینے کے سبب دوہرا ثواب دیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اس حال میں فعل حق کی موافقت وامر حق کی بجا آوری کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ ثواب انھیں محض اپنے فضل وکرم سے عطا فرماتا ہے اور انھیں اپنی نعمتوں کے سایہ تلے رکھتا اپنے لطف ومہربانی و رحمت اور بیحساب بخشش سے پرورش کرتا ہے اسلئے کہ انھوں نے اپنی

marfat.com

ذات کیلئے جلبِ منفعت و دفعِ مضرت کرنے سے دنیا میں اتنے ہاتھ روک لئے ہیں۔ وہ شیر خوار بچوں کی طرح ہو گئے ہیں جسمیں نفس کی مصلحتوں کیلئے کوئی جنبش نہیں ہے جیسے خدا کے فضل اور ماں باپ کے ہاتھوں پہونچنے والے رزق کے ساتھ ناز و نعم میں لکھا گیا ہے اور ماں باپ خدا کی طرف سے اس بچے کے وکیل و ضامن بن گئے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ اپنے ان زاہدین کو نفس کی خواہشوں سے نئے نیاز اور یکسو کر دیتا ہے تو مخلوق کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دیتا ہے ان پر مخلوق کو مہربان کر دیتا ہے اور ان کیلئے لوگوں کے قلوب میں رحمت و شفقت پیدا کر دیتا ہے۔ ہر شخص انکے اوپر مہربانی کرتا ہے اور انکی طرف مائل ہو جاتا ہے ان کے ساتھ احسان ہی کرتا ہے۔ ہر اس شخص کی یہی حالت ہو جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ماسوا سے فانی ہو گیا جسے اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کے سوا کوئی بھی حرکت و جنبش نہیں دے سکتا۔

یہ بندے دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے واصل ہو جاتے ہیں اور دونوں عالم میں ناز و نعم کے ساتھ رکھے جاتے ہیں ان سے تمام تکالیف دور کر دی جاتی ہیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ ان کا کفیل ہو جاتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے پیغمبر سے ارشاد فرمایا ہے کہ کہدیجئے اللہ میرا پروردگار ہے جس نے قرآن کو نازل فرمایا اور صالحین کو دوست رکھتا ہے

وجہِ نزولِ بلا

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

marfat.com

ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مومنین میں سے ایک گروہ کو جو اہل ولایت و معرفت میں سے ہوتے ہیں بلاؤں میں مبتلا کرتا ہے مگر اس لئے کہ ان کو بلا کی وجہ سے سوال (دعا) کی جانب متوجہ کرے پھر جب وہ سوال کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے سوال کو پسند فرماتا ہے اور ان کے سوال کے بعد ان کے سوال کی قبولیت کو دوست رکھتا ہے تاکہ ان پر کامل طور پر جود و کرم کی بارش فرمائے۔ کیونکہ مومن اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے تو جود و کرم خود اللہ تعالیٰ سے قبولیت دعائے مومن کی استدعا کرتے ہیں۔

بندہ کو چاہئے کہ نزولِ بلا کے وقت ادب الٰہی کو ملحوظ رکھے۔ ترک اوامر و ارتکاب نواہی کے ظاہری و باطنی گناہوں کو سوچے! اس لئے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ گناہ کے سبب بلا میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اگر وہ بلا دور ہو گئی تو مقصود حاصل ہو گیا۔ ورنہ چاہئے کہ دعا و تضرع اور عذر خواہی میں ہمیشہ مشغول رہے اس پر مداومت کرے کیونکہ ممکن ہے کہ اس کا ابتلا اسی لئے ہو کہ خدا سے سوال کرتا رہے۔ قبولیتِ دعا میں تاخیر ہونے پر ایسا نہ کرے کہ خدا پر تہمت لگائے۔ جیسا ہم نے ذکر کیا بلکہ قبولیت دعا کا امیدوار رہے کہ دعا ضرور قبول ہو گی۔

راحتِ کبریٰ اور جنتِ عالیہ

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رضا بالقضا طلب کرو۔ کہ راحت کبریٰ۔ جنت عالیہ اور قرب الٰہی کا یہی باب عالی ہے۔

marfat.com

بندۂ مومن کے لئے یہی محبت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنا دوست بنالیتا ہے دنیا و آخرت میں اسپر عذاب نہ فرمائے گا۔

رضا و فنا کیا ہے؟ خدا سے ملنا خدا کی طرف پہونچنا خدا کے ذکر سے آرام پانا ان نعمتوں کی تلاش میں مشغول مت ہو جاؤ جو یا تو تمہارے لئے تقسیم ہی نہیں کی گئیں ہیں یا تقسیم کر دی گئی ہیں اور ان تک تمہارا حصہ رکھ دیا گیا ہے اور اگر تمہارے لئے نہیں تقسیم کی گئیں تو ان کی تلاش میں مشغول ہونا حماقت و جہالت ہے جیسا اور عقوبات میں سے یہ بھی ایک سخت ترین عذاب ہے جیسا کہ فرمایا گیا ہے کہ عذابوں میں سے سخت عذاب اس چیز کی طلب ہے جو تمہارے مقسوم میں نہیں ہے۔ اگر وہ نعمتیں تمہارے لئے ہیں بھی تو انکی تلاش و طلب میں مشغول ہو جانا سراسر [illegible] و حرص ہے جو عبودیت و محبت اور حقیقت کے مرتبہ میں شرک ہے اس لئے کہ یہ ماسوی اللہ ہے اور اللہ کے ماسوی میں مشغول ہونا شرک ہے۔

اعمالِ صالحہ

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے جو بندہ اپنے مالکِ حقیقی سے سچائی و راستبازی اختیار کر کے تقویٰ و پرہیزگاری کو اختیار کرتا ہے وہ شب و روز اسکے ماسوا سے بیزار رہتا ہے۔ میرے دوستو! جو بات تمہارے اندر نہ ہو اس کا دعویٰ نہ کرو۔ خدا کو ایک جانو کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ جس شخص کا راہِ خدا میں کچھ تلف ہو جاتا ہے۔ خدائے کریم اس کا نعم البدل ضرور دیتا ہے۔ یاد رکھو دل کی کدورت نہیں جا سکتی تاوقتیکہ نفس کی کدورت

marfat.com

نہ چلی جائے۔ جبتک نفس اصحاب کہف کے کتے کی مانند باب رضا پر
نہ بیٹھ جائے اس وقت تک دل میں صفائی نہیں پیدا ہو سکتی اسیوقت
تمہیں یہ خطاب ملے گا۔ یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ
رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً۔ اے نفس مطمئنہ لوٹ جا اپنے رب کی طرف خوشی
(پارہ عم)
ورضا کے ساتھ" اسی وقت وہ بارگاہ قدس میں بھی باریاب ہوگا اور
مقام اعلیٰ سے اُسے یہ پیغام سُنائی دینے لگا یٰاعِبَادِیْ اَنْتَ لِیْ وَ
اَنَا لَکَ" اے میرے بندے تو میرے لئے ہے
اور میں تیرے لئے ہوں۔" جب اس حال میں مدت تک اسے قرب الٰہی
حاصل رہے گا تو خاصان خدا میں شامل ہو جائے گا۔ خلیفۃ اللہ علی الارض کہلانے
کا مستحق ہوگا اب یہ خدا کا امین ہوگا۔

خدائے تعالےٰ نے اسے دنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ ڈوبتے
معصیت میں ڈوبنے والوں کو غرق ہونے سے بچائے۔ گمراہی کے بیابانوں
میں راہ حق سے گشتہ لوگوں کو راہ حق پر لگائے۔ پھر اگر کسی مردہ دل پر اسکی
نظر پڑ جاتی ہے تو وہ اسے زندہ کر دیتا ہے۔ اور اگر کسی گنہگار انسان پر اسکی
توجہ ہوتی ہے تو اسے نصیحت کرتا ہے اور بدبخت کو نیک بخت بنا دیتا ہے۔

مقامِ فنا

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا
ہے تم خدا کو پیش نظر رکھ کر مخلوقات سے صرف نظر
کر لو۔ تو اسوقت تم علم الٰہی کے لائق ہو سکو گے۔ مخلوق سے فنا ہو جانے
کی علامت یہ ہے کہ اس سے تمہارا تعلق بالکل منقطع ہو جائے اسکے نفع

marfat.com

سے ایسدوار اور اسکے ضرر سے بیخوف ہوجاؤ اور خود اپنی ہستی اور اسکے نفس و خواہش سے منقطع ہوجانے کی علامت یہ ہے کہ نفع حاصل کرنے اور ضرر دفع کرنے میں اسباب ظاہری سے نظر اٹھالو اور سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے سپرد کردو اور سمجھ لو کہ جس ذات الٰہی نے اوّلاً ہم میں تمام امور کا تصرف کیا ہے وہی ہم میں اب بھی تصرف فرمانے والا ہے اسکے ارادہ سے فنا ہوجانے کی علامت یہ ہے کہ مشیت الٰہی کے سامنے تمہارا ارادہ کچھ بھی نہ ہو بلکہ اسی کا فعل تمہارے اندر جاری رہے تمہارے اعضاء جس کے حکم سے خاموش ہوں اور دل مطمئن و خوش رہے ذرا بھی منقبض نہ ہو تمہارا باطن نور سے معمور اور تمام باتوں سے مستغنی رہے اور تم قدرت الٰہیہ کے ماتحت میں آجاؤ جو کچھ بھی وہ تم پر اپنا تصرف کرے۔ زبان ازلی اس وقت تمہیں پکارے گی علم لدنی تمہیں حاصل ہوگا تم نور جمال الٰہی کا لباس پہن لوگے اور جب ارادۂ الٰہی کے سوا تمہارے اندر کچھ نہ رہے گا تو اس وقت تصرفات اور خرق عادات تمہاری طرف منسوب ہوں گے۔ مگر یہ بھی ظاہر میں ہے ورنہ درحقیقت وہ فعل الٰہی ہوگا۔

اسوقت اپنے دل میں جب تم کوئی ارادہ پاؤ تو خدا کی عظمت و بزرگی کا خیال کرو اور اپنے وجود کو حقیر جانو۔ یہانتک کہ تمہارے وجود پر قضائے الٰہی وارد ہو اس وقت تمہیں بقا حاصل ہوگی کیونکہ فنا حدوث اور وہ یہ کہ صرف خدا تعالیٰ ہی باقی رہے۔ جیسا کہ خلق پیدا کرنے سے پہلے بھی وہی تنہا تھا یہی حالت فنا ہے جب تم خلق سے جدا ہوجاؤ گے

marfat.com

تو کہا جائیگا۔ رَحِمَكَ اللّٰهُ تعالیٰ وَحَيَّاكَ خدا تعالیٰ تیرا پنی رحمت نازل کرے اور حقیقی زندگی نصیب ہو اور اسی وقت تمھیں حقیقی زندگی نصیب ہوگی۔

صداقت اور سچائی

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ سچائی و راستبازی اختیار کرو۔ اگر یہ دونوں صفتیں نہ ہوتیں تو کسی شخص کو بھی قرب الٰہی حاصل نہ ہوتا۔ اگر اخلاص و راستبازی کا عصائے موسوی تمھارے دل کے پتھر پہ مار دیا جائے تو اس سے حکمت کے چشمے پھوٹ نکلیں۔ عارف اسی اخلاص و سچائی کے بازو سے عالم کون و فساد کے قفس سے نکل کر فضائے نور قدس میں پہونچ سکتا ہے اور مقام اعلیٰ پر بیٹھ سکتا ہے۔ جس کسی کے دل پر بھی نور صدق و یقین ظاہر ہو جاتا ہے۔ عالم کمنون میں فرشتے اس کا نام پکارتے ہیں۔ اور قیامت کے دن وہ صدیقین کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ یاد رکھو خواہشات نفسانی سے اجتناب کرنا آتش عشق کے شعلوں کو صاف کرتا ہے کہ اغیار کے قرب سے کسی طرح بھی لذت نہیں حاصل ہو سکتی وہ عاشقوں کے دل کی وحشت ہے جو انھیں محبت کے بیاباں میں لئے پھرتی ہے۔

یاد رکھو! راہ حق پر آنا صدق و سچائی کے بغیر ناممکن ہے اور جب عارف کی نظر عالی ہو جاتی ہے تو اسکے مقام سر پہ تجلیات و انوار نمایاں ہونے لگتے ہیں۔

تنزیہ ربانی

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سے قریب و خالق کل ہے اس نے

marfat.com

اپنی حکمت کاملہ سے تمام امور مقدر کر دیئے ہیں اس کا علم ساری چیزوں پر حاوی ہے اسکی رحمت سب پر عام ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ لوگ جھوٹے ہیں جو اسکی مخلوقات میں کسی کو بھی اس کے برابر سمجھتے ہیں کسی کو اس کا شریک جانتے ہیں یا کسی کو بھی اس کا شبیہ و نظیر ٹھیراتے ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے پاک و برتر و بالا ہے وہ مالک علی الاطلاق ہے۔ تمام عیوب سے مبرا ہے۔ سب پر غالب ہے۔ سب سے زیادہ حکمت والا ہے وہی تنہا ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ وہ خود کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ کوئی بھی شئے اس جیسی نہیں ہے وہ سب کی سنتا ہے اور سب کچھ دیکھتا ہے نہ اس کا کوئی معاون و مددگار ہے نہ کوئی وزیر و نائب ہے وہ کوئی شئے نہیں ہے جسے کوئی چھو سکے نہ جوہر ہے کہ جلا پائے اور نہ عرض ہے کہ فنا ہو جائے نہ ذی ترکیب و تالیف ہے نہ ذی ماہیت ہے کہ محدود ہو سکے نہ وہ طبائع میں سے کوئی طبیعت ہے نہ طلوع ہونیوالی چیزوں میں سے کوئی طالع چیز ہے تمام چیزیں اسکے علم میں حاضر ہیں وہ سب کو دیکھ رہا ہے وہی سب کا معبود ہے ہمیشہ سے زندہ ہے ہمیشہ زندہ رہے گا نہ اسے موت ہے نہ فنا ہے۔ وہ حاکم ہے۔ عادل ہے۔ بندوں کے عیب سے چشم پوشی کرنے والا ہے اور خالق و رازق ہے۔ اسی کی سلطنت ابدی ہے اسکی عظمت و جلالت دائمی ہے نہ وہ کسی کے وہم و خیال میں آسکتا ہے اور نہ کسی کے وہم و خیال میں سما سکتا ہے۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ کی حقیقت معلوم کرنے سے ساری دنیا عاجز ہے اور اذہان اسکی کنہ معلوم کرنے سے قاصر ہیں نہ وہ تشبیہ دیا جا سکتا ہے نہ کسی شئے کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے تمام سانسیں اسکے شمار میں ہیں اور سب کے اعمال و افعال اسکو گنتی میں ہیں وہ کھلاتا ہے خود نہیں کھاتا وہ سب کو روزی دیتا ہے خود اسے روزی کی حاجت نہیں وہ جو چاہے کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے اس نے بلا کسی نظیر و مثال محض اپنے ارادہ سے یہ ساری مخلوق پیدا کی ہے جیسا کہ قرآن پاک میں فرماتا ہے ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ (پارہ ۳۰) بزرگ و برتر عرش والا ہے پس جو چاہتا ہے کرتا ہے جو کچھ اس نے مقدر کر دیا ہے وقت معینہ پر اسے جاری فرماتا ہے۔ اس کی تدبیر مملکت میں کوئی اس کا معین و مددگار نہیں وہ عالم الغیب ہے۔ قادر مطلق ہے اس کی قدرت کی کوئی انتہا نہیں وہ مدبر ہے اس کا کوئی ارادہ ناقص نہیں ہے وہ یاد رکھتا ہے بھولتا نہیں۔

تخلیق انسانی

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سبحان اللہ اس خالق کون و مکاں نے انسان کو کس عمدہ اور بہترین صورت میں پیدا کیا اس ضعیف البنیان کے وجود میں اپنی کیا کیا حکمتیں دکھلائیں۔ اگر انسان میں اپنی خواہشوں کی پیروی کرنے کی عادت نہ ہو تو وہ اپنی فضیلت کی وجہ سے بہت ہی اکمل و اعلیٰ ہے۔ اگر انسان میں کثافت طبعی نہ ہوتی تو وہ ایک ایسا خزانہ ہے جس میں

لہ حقیقت

marfat.com

اسرار و غائب اور جمیع اصنافِ کمالات ودیعت کئے گئے ہیں اس کا وجود ایک مکان ہے جو نور و ظلمت دونوں سے بھرا ہوا ہے۔ فرشتوں پر اسکی فضیلت نے اسے لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ کا لباس پہنایا ہے اس کے جسم کا صدف روحانی موتیوں سے بھرا ہوا ہے۔ وجود کے دریا میں علم کی کشتیاں لدی ہوئی ہیں اور وہ کشتیاں ہوائے روح کے ذریعہ ریاضت و مجاہدہ کیطرف جاری ہیں۔ اس کے میدانِ وجود میں سلطان عقل سلطان نفس کے اوپر کھڑا ہوا ہے اور دونوں لشکر فضائے صدر میں بڑی جواں مردی سے ایک دوسرے کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ سلطان نفس کے لشکر کا سردار شیطان ہے۔ اور سلطان عقل کے لشکر کا سردار روح ہے۔ ان دونوں لشکروں کی تیاری کے بعد حکم الٰہی کے مؤذن نے پکار کر کہدیا ہے۔ اے لشکر الٰہی کے جوانمردو آگے بڑھو اور اے لشکر سلطانِ نفس کے بہادر سامنے آؤ پھر لڑائی شروع کردو یہ حکم الٰہی صادر ہونے کے بعد دونوں لشکر لڑنے لگتے ہیں اور جانبین سے ایک دوسرے پر فتح پانے کی غرض سے طرح طرح کے مکر و حیلے کئے جاتے ہیں۔ اسی وقت توفیق الٰہی بھی زبان حال سے پکار کر دونوں لشکروں سے کہلا دیتی ہے کہ میں جسکی مدد کروں گی۔ فتح کا میدان اسی کے ہاتھ ہوگا اور دنیا و آخرت میں وہی سعید کہلائے گا۔

مسلمانو! عقل کی پیروی کرو تاکہ تمہیں سعادتِ ابدی حاصل ہو۔ نفس کی پیروی کو چھوڑ دو اور قدرتِ الٰہی پر غور کرو۔ کہ جسم کے ساتھ روح جو سماوی اور عالم شہود سے آئی ہے یکجا کر دیا ہے۔ تمہیں ایسی زندگی بسر

marfat.com

کرنی چاہیئے کہ روح کا یہ طائر لطیف عنایت الٰہی کے بازوؤں سے اڑتا ہوا جسم کے پنجرۂ کثیف کو چھوڑ کر شجرۂ حضرت القدس میں اپنا آشیانہ بنالے اور تقرب الٰہی کی شاخوں پر بیٹھ کر لسانِ شوق سے چہچہائے۔ معارف کے میدان سے جواہراتِ حقائق چنے اور جسم کو ظلمت وجود میں پڑا رہنے دے پھر جسم خاکی فنا ہو جائے گا اور اسرار قلب ظاہر ہونے لگیں گے اگر توفیق الٰہی ایک لمحہ بھی تمہارے شامل حال ہو جائے تو اسکی ایک نظر توجہ ہی تمہیں مقام عرش تک پہونچادے اور تمہارے دل میں حقائق علوم بھر کر اسے اسرار معرفت کا خزانہ بنادے اُسوقت تمہیں دل کی آنکھوں سے جمالِ ازل نظر آئے گا۔

اسمِ اعظم

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے اسم اللہ ہی اسم اعظم ہے مگر اس کا اثر اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں بجز اللہ کے اور کچھ نہ ہو۔ عارف کی بسم اللہ بمنزلہ حکم کُنْ کے ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی شئے کو موجود کرنا چاہتا ہے تو اس کی نسبت فرماتا ہے کُنْ (ہو جا) پس وہ موجود ہو جاتی ہے۔ یہی حال عارف کی بسم اللہ کا ہے۔

اللہ وہ کلمہ ہے جو ہر مہم کو آسان اور ہر غم کو دور کر دیتا ہے یہ وہ کلمہ ہے جو زہر کے اثر کو بھی زائل کر دیتا ہے۔ یہ وہ کلمہ ہے جس کا نور عام ہے۔ اللہ ہر غالب پر غالب ہے۔ اللہ مظہر العجائب ہے اللہ کی سلطنت تمام سلطنتوں سے زبردست ہے۔ اللہ تمام بندوں کے حالات سے

marfat.com

باخبر اور ان کے دلی بھید سے واقف ہے۔ اللہ تمام سرکشوں کو پست کرنیوالا تمام زبردستوں کو توڑنے والا ہے۔ اللہ عالم الغیب والشہادۃ ہے اللہ سے کوئی چیز چھپی نہیں ہے جو اللہ کا ہے وہ اللہ کی حفاظت میں ہے جو اللہ کو دوست رکھتا ہے وہ غیر اللہ کو دوست نہیں رکھتا جو اللہ کی راہ میں قدم رکھتا ہے وہ اس تک پہونچ جاتا ہے اور اسکے سایۂ رحمت میں زندگی بسر کرتا ہے جو اللہ کا مشتاق ہوتا ہے وہ اللہ کے ساتھ انس رکھتا ہے جو اغیار کو چھوڑ دیتا ہے اسکے اوقات خدا کے ساتھ گذرتے ہیں وہ خدا ہی کے در پر اسی سے التجا کرتا ہے خدائے تعالیٰ سے بھاگنے والو اب بھی خدا کی طرف آؤ۔ تم اس کا نام اسکی عظمت اس سرائے فانی میں سن رہے ہو تو عالم باقی میں اسکے جمال کا کیا حال ہوگا۔ دار المحنت میں تمہارے لئے یہ سب کچھ ہے تو دار النعمت میں کیا کچھ نہ ہوگا؟ خدا کا نام لو اور اس کے در پر آکر اسے پکارو اور جب حجاب اٹھ جائے تو دیکھو گے کہ تم مشاہدہ میں رہو گے اور وصال کے دریا تمہارے اوپر سے بہہ رہے ہونگے۔

علم اور عمل

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ پہلے علم حاصل کرو پھر گوشہ نشین بنو۔ جو علم دین کے بغیر عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے اسکے جملہ کام نسبت سدھرنے کے زیادہ بگڑ جاتے ہیں پہلے اچھے ساتھ شریعت الٰہی کا چراغ لے لو پھر عبادت الٰہی کرو۔ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے خدا تعالیٰ اسکے علم کو وسیع کر دیتا ہے اور اسے علم لدنی عطا فرماتا ہے تم اسباب اور تمام مخلوق

marfat.com

منقطع ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے گا۔ عبادت و پرہیز گاری کیطرف دل میں میلان پیدا ہو جائیگا ماسوا اللہ سے جدا رہو اور اپنی روح کے چراغ گل ہونے سے ڈرتے رہو۔ خدائے تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ چالیس دن اگر تم اس کی یاد میں بیٹھے رہے تو تمہارے دل سے زبان کی راہ حکمت کے چشمے پھوٹ نکلیں گے۔ اور تمہارا دل اسوقت موسیٰ علیہ السلام کی طرح آتش محبت الٰہی میں دہکنے لگے گا۔ آتش محبت دیکھ کر تمہارا نفس تمہاری خواہش، تمہارا شیطان، تمہاری طبیعت تمہارے اسباب کہنے لگیں گے ٹھہر جاؤ میں نے آگ دیکھی ہے اور مقام سرّ سے ندا ہوگی میں ہوں تیرا رب تو میرے غیر سے تعلق نہ رکھ مجھے پہچان لے اور ماسوا کو بھول جا مجھ ہی سے علاقہ رکھ اور سب سے علاقہ توڑ دے۔ میرا ہی طالب بنا رہ اور باقی سب سے اعراض کر لے۔ میرے علم سے میرا تقرب حاصل کر۔ پھر جب بقا تمام ہو جائے گی، تو تمہیں بہت کچھ حاصل ہوگا۔ اور جو کچھ حاصل ہوگا الہام ہوگا۔ حجابات اٹھ جائینگے کدورت دور ہو جائیگی۔ نفس بھی ساکن ہو جائیگا اور الطاف کریمانہ ہونے لگیں گے اور تم سے خطاب ہوگا اے قلب فرعون نفس و خواہش شیطان کے پاس جاؤ اور انھیں میرے پاس لے آؤ۔ میں انھیں ہدایت کروں گا اور ان سے کہنا تم میری پیروی کرو۔ میں تمھیں نیک راہ دکھلاؤں گا۔

اتباعِ سُنّت

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ سنّت کی پیروی کرو۔ دین الٰہی میں گمراہی والی بدعت نہ نکالو۔ خدا اور اسکے رسول کے ہر قول پر عمل کرو۔ خدا کو ایک جانو

marfat.com

اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ۔ خدا کو جملہ عیوب و نقائص سے پاک جانو اسکے اوپر کسی قسم کی تہمت نہ لگاؤ دین اسلام کو سچا دین جانو اس میں کوئی شک نہ کرو۔ مصیبتوں میں صبر کرو۔ بے صبری کی راہ نہ اختیار کرو۔ اپنی جگہ پر ثابت قدم رہو۔ بھاگو مت خدا کا فضل مانگو اور مانگنے میں غمناک نہ ہو اپنے مطلب کے پورا ہونے کا انتظار کرو۔ امیدوار ہو، ناامید نہ ہو۔ ایک دوسرے کے بھائی بنو۔ آپسی دشمنی نہ رکھو۔ اکٹھے ہو تو آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔ باہمی محبت پیدا کرو۔ ایک دوسرے کو اپنی خواہشات کی بنا پر دشمن نہ بناؤ۔

گناہوں سے پاک رہو۔ معصیت سے آلودہ نہ ہو۔ اپنے رب کی اطاعت کے ساتھ زینت و آراستگی حاصل کرو۔ اور توبہ کرنے میں تاخیر نہ کرو۔

ترک دنیا کا غلط مفہوم

الفاظ کے سر پہ اڑتے نہیں معنی
الفاظ کے سینے میں اتر کر دیکھو

کا عجیب عالم ہے لوگ معنی سے زیادہ ظاہری الفاظ اور مغز سے زیادہ چھلکے یا بالفاظ دگر حقیقت سے زیادہ خیال کے پرستار ہیں بہت کم لوگ ایسے ملیں گے جو حقیقت شناس و نکتہ رس دماغ کے مالک اور صاحب نظر مستقیم ہوں۔ اگر حقیقت بینی و نکتہ رسی عادت بن جاتی تو علم و عمل کی اس پستی سے ہرگز انھیں دوچار نہ ہونا پڑتا اور کبھی بھی ذلت و رسوائی نہ ہوتی۔ ہماری جملہ کمزوریوں اور پستیوں کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم حقیقت میں مزاج اسلام سے ناآشنا ہیں خود اپنی کم فہمی غلط روی جہل و غفلت شعاری کی وجہ سے اسلام کو بازیچۂ اطفال بنا ڈالا ہے اسلام

marfat.com

کے اندر منجملہ ان عقائد کے جو مسلمانوں کی عظمت و جہالت کا تختہ مشق بنے ایک عقیدہ ترک دنیا کا بھی ہے بالعموم ترک دنیا کا یہ مفہوم تصور کیا جاتا ہے کہ انسان جائز لذتوں اور خواہشوں کو چھوڑ کر دنیا سے قطعی علیحدہ ہو جائے اور دنیا کی ہر شئے سے اپنا تعلق ختم کر دے نام نہاد صوفیاء اور واعظین نے ترک دنیا کا مفہوم سمجھے بغیر ہی ترک دنیا کی تعلیم اور وعظ شروع کر دیا جسکے نتیجہ میں سطحی نظر رکھنے والوں کی نظر میں اسی کو بزرگ و ولی سمجھا جانے لگا جو معاملات دنیا سے علیحدگی اختیار کر لے اور ہر لمحہ تسبیح کے دانے پھراتا رہے اور شادی بیاہ خاندان و برادری سے کوئی رابطہ نہ رکھے لیکن اگر ترک دنیا کا یہی معنی ہے تو اس معیار پر بڑے بڑے صوفیا بھی ولی نہیں ثابت کئے جا سکتے۔ اور تو اور ہمیں خود معلم کائنات بانی اسلام صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہا جائے گا جن کا ہر قول و فعل مسلمانوں کے لئے مکمل قانون اور نمونہ عمل ہے آپکے دامن کرم کے سایہ میں تو گیارہ بیویاں تھیں اور دنیا کے بہت سے امور و معاملات سے بھی آپکا تعلق رہا۔

ترک دنیا کا صحیح مفہوم

زہد و ترک دنیا کی وہ تعلیم جو اسلام نے دی ہے اور تمام صوفیاء کرام میں پائی جاتی ہے اس میں دنیا سے مراد دنیا کے تعلقات کا منقطع کر دینا نہیں ہے، بلکہ اس سے ہر وہ چیز میں مراد ہیں جو خدا سے غافل کر دیں اور اگر کسی ولی نے غلبۂ حال کے سبب دنیا کو ترک کر دیا ہے تو یہ اسکی خدا طلبی کا کمال ہے۔ لیکن یہ فعل دوسروں کے لئے دلیل یا قانون نہیں ہے دراصل زہد اور ترک دنیا سے

marfat.com

مقصود یہ ہے کہ سالک اپنے دل سے ماسوی اللہ کی محبت نکال دے اور نفس سرکش کو مغلوب کر لیا جائے اگر دنیوی تعلقات رکھتے ہوئے یہ صفت حاصل ہو جاتی ہے تو پھر اس سے بڑھ کر کمال اور کیا ہو سکتا ہے؟ بجائے اسکے کہ دنیوی تعلقات کو ختم کر کے منزل سلوک طے کیجائے اس سے بدرجہا بہتر اور کمال یہ ہے کہ دنیوی تعلقات کو قائم رکھتے ہوئے معبود حقیقی کا قرب وصال حاصل کیا جائے اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ ترک دنیا میں حقیقت و معرفت کا وہ راز پنہاں ہے جو روحانی زندگی کا قیمتی جوہر ہے۔ یہ امر مسلم ہے کہ دنیا اور دین کی ہر کامیابی کا راز نفس کشی میں مضمر ہے آرزومندی اور خواہشات ہی انسان کو دنیا میں ذلیل و خوار کرتی ہیں۔ مطالب دین کے حصول میں رکاوٹیں پیدا کرتی ہیں اور دنیا کو ہزارہا پریشانیوں اور رنج و الم کا گہوارہ بنا دیتی ہیں۔ دنیا کی جس چیز کی طرف آپ کا دل راغب ہو اور اس رغبت کو آپ اپنے دلمیں جگہ دے لیں تو بس یہی ناکامی کی بنیاد بن جاتی ہے کیونکہ جب اپنی محبوب چیز یا مطلوب ذات نہیں ملتی یا مل کر جدائی اختیار کر لیتی ہے تو دل میں غم و الم کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں لیکن بخلاف اسکے جس چیز کی آرزو ہو اور اس سے استغنا برتا جائے تو دنیا میں کسی قسم کے رنج و غم کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اور اسکے سامنے ہفت اقلیم کی شہنشاہی کی بھی کوئی وقعت نہیں۔ جہاد نفس اور ترک دنیا کا یہ مطلب نہیں ہے، کہ آپکو بھوک لگے مگر کھانا نہ کھائیں۔ پیاس معلوم ہو اور پانی نہ پئیں۔ سردی لگے مگر کپڑے نہ پہنیں نکاح کی طاقت و خواہش ہوتے ہوئے شادی نہ کریں۔

marfat.com

بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس دنیا میں قناعت صبر و شکر اور تحمل و برداشت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔ دین کے مسیحا امت کے روحانی پیشوا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مفہوم کا درس زہد اور نفس کشی کے متعلق دیا ہے اس ضروری اور مناسب تمہید کے بعد اب ہم سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح اور گھریلو زندگی کے مختصر حالات پیش کریں گے۔

نکاح ازواج مطہرات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتابوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ کسی شخص نے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے نکاح کیوں کر کیا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نکاح نہیں کرتا تھا لیکن جد کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم نکاح کرو۔ چنانچہ اس ارشاد کے مطابق میں نے نکاح کیا ہے۔ میں اس خیال سے از خود نکاح کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا کہ کہیں میرے اوقات میں کدورت نہ پیدا ہو جائے مگر جب یہ وقت آیا تو خدائے قدیر نے مجھے اپنے فضل و کرم سے چار بیویاں عطا کیں۔ جنہیں ہر ایک مجھ سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں چار بیویاں تھیں۔ تاہم پہلے سے عبادت و ریاضت کے جو اوقات مقرر تھے ان میں کوئی کمی اور تکدر پیدا نہ ہوا۔ یعنی جسطرح حالت تجرد میں آپ اعلیٰ درجہ کے عابد و زاہد تھے۔ ٹھیک ویسے ہی نکاح کرنے کے بعد بھی عبادت اور ریاضت کے بلند مقام پر آپ قائم رہے اور یہی راہ سلوک کا سب سے بڑا کمال ہے کہ دنیوی تعلقات سے پورے طور پر وابستہ رہنے کے باوجود

ان سے نے تعلق رہے۔

یوں تو آپکی تمام بیویاں تقویٰ وطہارت کی مجسمہ تھیں جن کے تقدس سے گھر کے در و دیوار جگمگا رہے تھے۔ مگر آپکے شاہزادے حضرت شیخ عبدالجبار رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اپنی والدہ ماجدہ کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ میری والدہ جب کسی تاریک جگہ میں جاتی تھیں تو وہ جگہ نوراً روشن ہو جایا کرتی تھی۔

ایکمرتبہ ایسے ہی موقعہ پر میرے والد محترم بھی تشریف فرما ہو گئے اور جونہی اس روشنی کے اوپر آپکی نظر پڑی بس وہ روشنی معدوم ہو گئی اسکے بعد آنے والدہ محترمہ سے فرمایا کہ یہ روشنی اچھی نہیں تھی اسلئے میں نے اسکو معدوم کر دیا اور اب اسے اچھی روشنی میں تبدیل کئے دیتا ہوں اسکے بعد سے جب کبھی میری والدہ ماجدہ کسی اندھیرے یا تاریک مکان میں تشریف لے جاتی تھیں تو وہ روشنی چاند کی طرح معلوم ہوتی تھی۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اولاد

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے شاہزادے سیدنا عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے والد ماجد کی کل اولاد پچاس ۵۰ تھیں جن میں سے ستائیس ۲۷ لڑکے تھے اور بائیس ۲۲ لڑکیاں تھیں۔

حضرت عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ بیان فرماتے ہیں

marfat.com

کہ ہمارے شیخ سرکار عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب میرے گھر کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو میں اسے اپنے ہاتھوں میں لیتا ہوں اور یہ کہہ کر کہ یہ مردہ ہے اس کی محبت اپنے دل سے نکال دیتا ہوں پھر اگر وہ مر بھی جاتا ہے تو مجھے اس کی موت سے کوئی رنج نہیں ہوتا۔

چنانچہ ایکمرتبہ کا واقعہ ہے کہ عین مجلس وعظ کے وقت آپکے ایک بچہ کا انتقال ہوگیا مگر اس وقت بھی آپکے معمول میں قطعی فرق نہیں آنے پایا اور آپ بدستور مجلس میں وعظ فرماتے رہے اور جب بچے کو غسل و کفن دیکر آپکے پاس لایا گیا تو خود آپ نے بچے کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یہ ہے ترک دنیا کا حقیقی مفہوم۔ آپ کثیر الاولاد تھے لیکن اولاد کی محبت کسی حال میں خدا کی محبت پر غالب نہ آسکی اور آپکے سفر راہ سلوک میں چار بیویاں اور ۴۹ بچوں میں اولاد نے کوئی خلل نہ کیا۔ اب سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے مختصر حالات پیش کئے جاتے ہیں۔

سیدنا شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے بڑے شاہزادے سیدنا شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ماہ شعبان المعظم ۵۲۳ھ میں بغداد مقدس کی سرزمین پر پیدا ہوئے اور پچیس ۲۵ شعبان المعظم ۵۹۳ھ میں آپکی وفات ہوئی اور بغداد ہی میں مدفون ہوئے آپنے علم فقہ و علم حدیث اپنے والد ماجد ہی سے حاصل کیا علم طب کیلئے آپنے بلاد عجم کا بھی سفر کیا ہے۔ ۵۴۳ھ میں جبکہ آپکی عمر شریف بیس ۲۰ سال سے متجاوز تھی

آپنے والد محترم کیساتھ ہی نیابت درس و تدریس کا کام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ آپنے والد ماجد کی وفات کے بعد وعظ فرماتے رہے فتاویٰ دیتے رہے بہت سے لوگوں نے آپسے علم و فضل بھی حاصل کیا۔ آپکے تمام بھائیوں میں علوم ظاہری و باطنی اور فضل و کمال میں آپ جیسا کوئی بھی نہیں ہوا گویا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپ ہی حقیقی جانشین تھے۔ آپ ایسے بامروت کریم النفس صاحب جود و سخا اور با اخلاق تھے کہ خلیفہ ناصر الدین نے آپکو ستم رسیدہ اور مظلوموں کی معاونت اور فریادرسی پر مامور کیا تھا آپنے اس عظیم الشان و عظیم المرتبت خدمت کو اس حد تک مناسب طور پر انجام دیا کہ آپکو عام مقبولیت حاصل ہوگئی۔ آپ اعلیٰ درجہ کے فقیہہ بڑے زبردست فاضل و متین ادیب اور شیریں کلام واعظ تھے۔ تصوف میں آپنے دو کتابیں جواہر الاسرار اور لطائف الانوار تصنیف فرمائی ہیں انکے علاوہ اور بھی آپکی تصنیفات پائی جاتی ہیں۔

سیدنا شیخ علیے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپنے بھی اپنے والد بزرگوار حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی علوم کا حصول کیا اور حدیثیں بھی سماعت فرمائیں آپنے درس بھی دیا ہے اور حدیثیں بھی بیان فرمائی ہیں فتاویٰ بھی دیتے رہے اور وعظ و نصیحت کا فرض بھی انجام دیا ہے۔ علم تصوف میں کئی کتابیں آپنے لکھی ہیں آپ مصر بھی تشریف لے گئے اور وہاں کے لوگوں کو فیض پہونچایا۔ آپکو شعر و سخن سے بھی دلچسپی تھی۔

manat.com

سیدنا شیخ عبدالجبار
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپنے بھی اپنے والد ماجد ہی سے علم حاصل کیا اور آپ ہی سے مدیثیں بھی سماعت فرمائیں آپ بڑے زبردست درویش تھے ہمیشہ فقراء کی صحبت میں رہتے تھے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے خوشنویس بھی تھے۔ عین عالم شباب میں ۹ ذی الحجہ ۵۰۵ھ میں آپکا انتقال ہوا اور مقام جلہ میں اپنے والد محترم کے مسافر خانہ میں مدفون ہوئے۔

سیدنا شیخ عبدالرزاق
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۸ ذی قعدہ ۵۲۸ھ میں رات کے وقت آپکی ولادت ہوئی اور ۱۰ شوال المکرم ۶۱۳ھ کو سنیچر کے دن بغداد مقدس میں وفات ہوئی اور باب حرب میں دفن کئے گئے جب آپکی نماز جنازہ کا اعلان ہوا تو مخلوق کا اتنا زبردست ازدہام ہوگیا کہ شہر کے باہر لیجا کر نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ اسکے بعد آپ کا جنازہ جامع رصافہ میں لیجایا گیا اور یہاں پر بھی آپکی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ اسطرح متعدد جگہوں پر آپکی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ آپنے بھی اپنے والد گرامی سے علم حاصل کیا اور حدیثیں سنیں۔ علوم وفنون کے درس کے علاوہ آپ مناظرہ کا بھی مشغلہ رکھتے تھے۔

آپ حافظ حدیث اور جید فقیہہ تھے۔ آپکی صداقت وثقاہت تواضع وانکساری صبر وشکر اور اخلاق حسنہ کی جگہ جگہ شہرت تھی۔ زیادہ تر آپ عوام سے کنارہ کش رہتے تھے۔ مگر علوم دینیہ کے طلبہ سے نے پناہ انس ومحبت رکھتے تھے۔

marfat.com

سیدنا شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ ۲۸ شوال المکرم ۵۳۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۸ ربیع الاول شریف ۶۰۳ھ میں مقام جبال میں آپکی وفات ہوئی

آپ بہت بڑے عابد و زاہد محدث و فقیہ بہترین واعظ اور صاحب فضل و کمال تھے بہت سے علماء و فضلاء آپ سے مستفید ہوئے۔ آپنے ۵۸۸ھ میں جبال جاکر سکونت اختیار فرمالی تھی اور وہیں آپکی وفات ہوئی۔ ابتک وہاں پر آپکی نسل موجود ہے۔

سیدنا شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپنے بھی اپنے والد محترم سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علوم و فنون سیکھا اور حدیثیں سنیں۔ آپ واسط چلے گئے اور وہیں پر ۵۹۰ھ میں آپکی وفات ہوئی۔

ایک حیرت انگیز کرامت

سیدنا شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایکبار ہمارے والد محترم بہت علیل ہو گئے حتیٰ کہ آپکی صحت کی امید منقطع ہو گئی ہم لوگ آپکے اردگرد بیٹھے آبدیدہ ہو رہے تھے کہ اچانک آپکو قدرے افاقہ ہوا اور آپنے اطمینان دلایا کہ گھبراؤ مت میں ابھی نہیں مروں گا۔ میری پشت میں ابھی یحییٰ باقی ہے اس کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ اس وقت تو ہملوگوں نے یہ خیال کیا کہ شاید آپ بیہوشی کے عالم میں ایسا فرمارہے مگر واقعتاً آپ صحیحاب ہو گئے اور حضرت شیخ یحییٰ آپسے پیدا ہوئے۔

marfat.com

سیدنا شیخ تحیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ ۵۰۵ھ میں اپنے والد ماجد کی وفات سے گیارہ سال پیشتر پیدا ہوئے۔ ۶۰۰ھ میں وفات پاکر اپنے والد ماجد کے مسافرخانہ میں اپنے برادر مکرم حضرت شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ و اخلاق حسنہ

عادت مبارکہ

عادت مبارکہ خلیفۂ وقت یا کسی صاحب ثروت کے یہاں جانے کی نہ تھی۔ کبھی امراء کی تعظیم نہ فرماتے تھے جب خلیفۂ وقت کی آمد سنتے فوراً مکان کے اندر چلے جاتے پھر باہر تشریف لاتے تھے۔ تاکہ خلیفۂ وقت کے لئے بالقصد وارادہ نہ اٹھنا پڑے اور جب کبھی خلیفۂ وقت کے پاس نامۂ مبارک لکھنے کی حاجت ہوتی تو آپ یوں تحریر فرمایا کرتے تھے یہ عبدالقادر کا تجھ سے ارشاد ہے اور اس کا ارشاد تمہارے اوپر نافذ ہے۔ خلیفۂ وقت ان تحریرات کو بصد ادب واحترام اپنے سر اور آنکھوں پر جگہ دیتا تھا۔

اخلاق حسنہ

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اخلاق حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کا پرتو اور اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ کا مجموعہ تھا۔ آپ اتنے جاہ وجلال عزت

marfat.com

عزت و مرتبہ، علو شان، وسعت علم کے باوجود بلا جھجک غریبوں کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ فقیروں کے ساتھ عجز و انکساری سے پیش آتے۔ بڑوں کی عزت کرتے چھوٹوں پر نظر عنایت فرماتے اور کسی سے ملتے تو پہلے سلام کرتے۔ مہمانوں اور طلباء کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے اور ان کی لغزشوں کو معاف فرما دیتے جب کوئی شخص قسم کھا کر کوئی بات کہتا تو خواہ کتنی ہی جھوٹی کیوں نہ ہو آپ اسے قبول فرما لیتے اور اپنے علم و کشف کو اس سے پوشیدہ رکھتے۔

مہمانوں اور ہمنشینوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے

متکبر، ظالم، نافرمان، مالدار کے یہاں آپ ہرگز قیام نہ فرماتے۔ اور کبھی بھی بادشاہ وقت اور وزیروں کے یہاں نہ جاتے آپکے ہمعصروں میں حسن اخلاق جود و کرم، عفو و درگذر میں کوئی بھی آپکا ہم پلہ اور مقابل نہ تھا۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے کامل طاعت گذار نبی محترم رحمت عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطیع و فرمانبردار اور تعلیمات اسلام کے حقیقی وفادار تھے۔ اس لئے آپکا ہر کردار و عمل اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہوا کرتا تھا۔

مشیت ربانی یہ ہے کہ انسانیت کا ہر فرد کائنات کی ہر مخلوق سے محبت و ہمدردی شفقت اور مروت کے ساتھ پیش آئے۔ بجا طور پر سید الانبیاء صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمت للعلمین ہیں کیونکہ پروردگار عالم

marfat.com

کی ہر مخلوق سے محبت و عنایت رحمت و نوازش کا سلوک کرنا آپ کی حیات مقدسہ کا لازمہ تھا۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی کی روش کو اسی آفتاب جمال سے تابناک بنائی تھی یہی وجہ ہے کہ اللہ کے بندوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا جیلانی تاجدار کے معمولات لیل و نہار میں شامل رہا۔ بلا امتیاز مذہب و ملت امیر و غریب ہر فرد انسانی کے دکھ درد کا مداوا کرنا آپنے اپنے لئے ضروری قرار دے لیا تھا بلکہ انسان ہی نہیں اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کو آرام پہونچانا آپکی فطرت ثانیہ بن گئی تھی۔

کوئی فرد بشر خواہ کتنا ہی صاحب ظرف کیوں نہ ہو لیکن صرف وعظ و تقریر اور عمدہ عمدہ نصیحتوں سے اچھے کردار و خصائل کا سراپا نہیں بن سکتا یہ تو پہلی منزل پر والدین اساتذہ اور مرشد ہوا کرتے ہیں جو انسان کے اندر اپنی پاکیزہ تربیت اچھے نمونہ عمل۔ اپنی سعی اور حکیمانہ تدبر سے خصائل حسنہ و اخلاق حمیدہ کی روح پھونک دیتے ہیں جو معراج انسانیت ہے

تاریخ شاہد ہے کہ دنیا میں جن قوموں نے اچھے اخلاق و کردار بگاڑ لئے۔ ان کا انجام انتہائی افسوسناک و عبرت خیز بن کر سامنے آیا اور اسی زمین کے اوپر وہ بری طرح نیست و نابود کر دی گئیں۔ دور حاضر کے مسلمانوں ہی پر ایک نظر ڈال کر دیکھئے ابھی تاج شاہی کھوئے ہوئے ایک صدی بھی تو نہیں گذری ہے لیکن یہ ملک کی سب سے پس ماندہ قوم بنگئے ہیں۔

میرے نزدیک کارلائل کا یہ نظریہ بالکل درست ہے کہ حکومت وہی کرتے ہیں جنکے اخلاق اچھے ہوں۔

marfat.com

موسیو لیبان (مصنف تمدن عرب) اور (تمدن ہندیہ) کا یہ مقولہ بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ "یہ تو ممکن ہے کہ تمام قوم فلاسفر اور حکماء کی پوری جماعت سے بے نیاز ہو جائے لیکن کوئی قوم اخلاق کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔

قرآن کریم نے جگہ جگہ اخلاق کی تعلیم دی ہے اور بانیٔ اسلام حضور صلے اللہ علیہ وسلم اخلاق انسانی کے مجسم پیکر، زبردست مبلغ، اعلیٰ ترین نمونہ تھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اخلاق کو فضیلت انسانی کا معیار قرار دیا ہے۔ اور واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ بزرگ اور معزز وہ لوگ ہیں جو زیادہ متقی اور نیک کردار ہیں۔ خدائے قدیر نے پیغمبر کی جس صفت عالیہ کا نمایاں طور پر ذکر کیا ہے وہ سرکار کا اخلاق کریمہ ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو بندے کا بہتر اخلاق زیادہ پسند ہے معلم کائنات صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میزان عدل پہ سب سے زیادہ وزنی چیز انسان کے اچھے اخلاق ہونگے۔

دوسرے مقام پر آپ ارشاد فرماتے ہیں خَصْلَتَانِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلسَّخَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اللہ کے نزدیک دو خصلتیں زیادہ پسندیدہ ہیں۔ سخاوت اور حسن خلق۔ کسی سے خوشروئی و خندہ پیشانی کے ساتھ بات کرنا بھی نیکی ہے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے دو چیزیں بنیادی اور پسندیدہ نظر آتی ہیں۔ حسن اخلاق اور بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

marfat.com

اگر مجھکو ساری دنیا کی دولت مل جائے تو میں اسے فاقہ کشوں کے کھانا کھلانے میں صرف کردوں اور ہر شخص سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آتا رہوں۔

آپکے اسی قول کی وضاحت کر کے میں بتلانا چاہتا ہوں کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ کتنا اونچا تھا اور اخلاقی اعتبار سے آپکی شخصیت کتنی بلند تھی۔

الطاف و نوازشات

انسانیت کی یہ معراج ہے، کہ آدمی اللہ کے بندوں کو فائدہ پہونچانے کی اپنے دل کے اندر تڑپ رکھتا ہو جس انسان کے دل میں رحم و کرم کا جذبہ نہ ہو ضعیف و ناتواں مصیبت زدہ اور ستم کے ماروں کو دیکھنے کے بعد جس کا دل بیقرار نہ ہو جائے وہ انسان کامل نہیں ہوتا۔ اللہ کے رسول ارشاد اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ "تم زمین والوں پر رحم و کرم سے پیش آؤ۔ آسمان والا تمھارے اوپر رحم و کرم فرمائیگا"

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر ۔۔۔ خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

رحم و کرم ایثار و کرم گستری کی جائے اور بلا غرض کیا جائے تو معبود حقیقی بیحد خوش ہوتا ہے۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ستودہ صفات میں غریبوں ضعیفوں کے لئے رحم و کرم کا خاص قسم کا جذبہ اور تڑپ پائی جاتی تھی۔ ضعفاء پروری و غرباء نوازی میں آپ فرحت روحانی محسوس فرماتے تھے۔ اور اسمیں آپکو ایک گونہ لطف آتا تھا۔

حضرت عبداللہ جبائی کا بیان ہے کہ آپ اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ

marfat.com

میں نے اتنے سارے اعمال کا تجزیہ کیا۔ غور و فکر کو بروئے کار لا کر ساری نیکیوں کی چھان بین کی تو نتیجہ کے طور پر یہ بات معلوم ہوئی کہ بھوکوں کو کھانا کھلانے اور اہل دنیا کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے سے بڑھ کر نہ کوئی نیکی ہے نہ عمل۔ میرے پاس دنیا بھر کے خزانے ہوتے تو بس میں بھوکوں کو کھانا کھلاتا رہتا۔

دوسرے لفظوں میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دلی جذبات کا اظہار فرما دیا کہ آپ کی تمام تر تحقیق اور نیکی و عمل کا نچوڑ یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے کسی فرد کو بھوکا نہ رہنے دیا جائے اور اسکی تمام مخلوق کی خدمت اپنی زبان اور عمل سے پورے طور پر کیجائے۔

حضرت ابو عبداللہ محمد بن خضر حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ ایکمرتبہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر ایک پریشان حال و کبیدہ خاطر فقیر کے اوپر پڑی۔ ایک انسان کو اس عالم میں دیکھ کر آپ کا دل تڑپ اٹھا اور بلا تاخیر دریافت کیا۔ تا شأنک تمہارا کیا حال ہے؟

اظہار مجبوری کے ساتھ فقیر نے جواب دیا مجھے دریا کے اس پار جانے کی حاجت ہے لیکن پیسے نہ ہونے کے باعث بسیار عاجزی کے باوجود ملاح نے اپنی کشتی پر بٹھلانے سے انکار کر دیا جس سے میرا دل ٹوٹ گیا کہ اگر میرے پاس بھی کچھ ہوتا تو آج یہ محرومی کیوں کر ہوتی؟

حسن اتفاق کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھی اسوقت کچھ نہ تھا مگر اسکی پریشانی آپ سے برداشت نہ ہو سکی اور خدائے

marfat.com

قادر وقدیر کی بارگاہ میں دست بدعا ہوئے۔ مگا ایک شخص نے آکر آپ کی خدمت میں اشرفیوں سے بھری ہوئی تھیلی پیش کی۔ آپ بہت خوش ہوئے اور فوراً اس فقیر کو بلا کر فرمایا کہ لو یہ تھیلی لیجا کر ملاّح کو دیدو۔ اور کہدینا کہ اب کبھی بھی کسی فقیر و نادار کو کشتی میں بٹھلانے سے انکار مت کرنا۔

قاضی القضاۃ حضرت ابو نصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے بیان فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کو تشریف لے گئے۔ منازل سفر طے فرماتے ہوئے جب قصبۂ آجلہ کے قریب پہونچے تو آپ نے قیام کا ارادہ ظاہر فرمایا اور خادم کو حکم دیا کہ اس قصبۂ آجلہ میں جاکر معلوم کرو کہ یہاں سب سے زیادہ غریب و پریشان حال کون ہے؟ اور یہ معلوم ہونے کے بعد آپ اس کے مکان پر تشریف لے گئے۔ دیکھا تو ایک بوسیدہ مکان ہے جسمیں ایک گدڑی کے علاوہ دوسری کوئی چیز نظر نہیں آتی اور ایک بڑے میاں ایک ضعیفہ اور ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اسلامی رسم و رواج کی پابندی کرتے ہوئے سب سے پہلے سلام کرکے آنے بڑے میاں سے اس ٹوٹے ہوئے مکان میں ٹھہرنے کی اجازت چاہی اور اسی جگہ فروکش ہو گئے سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ایسی نہ تھی کہ کسی مقام پر آپکی آمد ہو اور تشریف آوری کی خبر پوشیدہ رہجائے۔ چنانچہ قیام کے ساتھ ہی آجلہ کے رؤسا و مشائخ کی لگاتار حاضری شروع ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے زبردست اژدہام ہوگیا۔ سبھوں نے عاجزانہ طور پر استدعا کی۔ کہ

marfat.com

یہاں تو آپکو بہت تکلیف ہوگی۔ یا تو آپ ہمارے یہاں قیام کریں یا کسی اور دوسری معقول جگہ کو قیام کے لئے پسند فرمائیں مگر آپنے کسی کی درخواست قبول نہ فرمائی بالآخر سارے امرا و مشائخ آپکی خدمت بابرکت میں نذریں پیش کرنی شروع کر دیں اور آن کی آن میں سونے، چاندی، کپڑوں اور مویشیوں کے انبار لگ گئے۔ اور خلق کا اتنا بڑا اجتماع ہوگیا کہ گھر کے اندر تل رکھنے کی جگہ باقی نہ رہی خصوصاً مشائخین زمانہ اور عموماً مسلمانوں کو سرکار غوث اعظم کے اس رحم و کرم کے بھرپور عمل سے درس لینا چاہئے کہ جب سرکار جیلانی کو اتنی عظیم شخصیت کے مالک ہوتے ہوئے ایک غربت و افلاس کے مارے ہوئے شخص کے یہاں قیام فرمانے میں عار نہیں اور آپکی عظمت و شانِ تمکنت کو کوئی نقصان نہیں تو پھر کسی اور کو یہ خیال کرنے کا کیا حق پہونچتا ہے کہ وہ یہ سوچے کہ عزت تو کسی مالدار کے یہاں یا بڑی ہی جگہ پر ٹھہرنے میں ہے بہرحال غربا نوازی کا یہ زبردست مظاہرہ ہے۔ حضرت شیخ عبداللہ بن شعیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ غریبوں، ضعیفوں اور مسکینوں سے بے پناہ محبت کرتے تھے اور اکثر فرماتے تھے کہ امیروں سے تو سبھی محبت کرتے ہیں وہ جہاں کہیں جاتے ہیں لوگ ان کی عزت کرتے ہیں بیچارے غریبوں کا کون پرسان حال ہوتا ہے کیا میں بھی ان سے محبت نہ کروں۔

متعدد روایتیں شاہد ہیں کہ آپ نے انتہا غربا پرور تھے اور آپکے دربار عالیہ میں مساوی طور پر امرا و غربا کی عزت کیجاتی تھی۔ اس امر میں بھی آپ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے مطیع و فرمانبردار اور پیروکار تھے۔

marfat.com

رحمت اور کرم گستری

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رحم و کرم کا دریائے بیکراں ہر آن موجزن رہتا تھا رحمت و رافت کے چشمے ہمہ لمحہ جاری رہتے تھے اتفاقاً کبھی آپکو غصہ آجاتا اور حالتِ جلال میں زبان پر کوئی سخت بات آ جاتی جس سے کسی کی دل شکنی ہوتی تو فی الفور آپ کا دل رحم و کرم بھرے جذبات سے لبریز ہو جاتا اور اسے کبیدہ خاطر دیکھ کر بیقرار ہو جاتے۔

ایکمرتبہ آپ وعظ فرما رہے تھے کہ ایک چیل آکر مجلس وعظ میں شور مچانے لگی اور وعظ میں مسلسل خلل واقع ہونے لگا لیکن اس کا شور نہ بند ہوا۔ بس آپکو جلال آگیا اور قہر آلود نظر سے جو آپنے دیکھا تو تڑپتی ہوئی آکر زمین پر مر گئی۔ فوراً آپ منبر سے نیچے اتر آئے اور محبت سے اسکے اوپر ہاتھ پھیر کر خدا کی بارگاہ میں اسکی دوبارہ زندگی کے لئے دعا فرمائی حکم الٰہی سے وہ زندہ ہو گئی آپنے فرمایا اڑ جا فوراً ہی وہ فضا میں اڑ گئی۔

اسی طرح شیخ ابو المظفر بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مکان میں تشریف رکھتے تھے اور کچھ لکھ رہے تھے کہ اچانک چھت سے مٹی گری آپنے کوئی توجہ نہ کی۔ دوبارہ مٹی پھر گری پھر بھی آپ کچھ نہ بولے۔ سہ بارہ مٹی گری تو سرِ مبارک اٹھا کر ملاحظہ فرمایا کہ ایک چوہا چھت میں سوراخ کر رہا تھا عالم جلال میں ارشاد فرمایا سرش زتن جدا باد۔ آپکا اتنا فرمانا تھا کہ چوہے کا سر اسکے جسم سے جدا ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اب غوثیت مآب کی دردمندی و چارہ گری کا نظارا

marfat.com

یکبخت یہ حالت غیر دیکھ کر آپ کا دل مضطرب اور بیقرار ہونے لگا۔ آنکھوں سے آنسو چھلک آئے اور انتہائی متاسف ہو کر فرمایا کہ اب مجھے اندیشہ ہو رہا ہے کہ خدانخواستہ اگر کسی مسلمان کو مجھ سے کوئی اذیت پہونچی اور جوش میں اسکے لئے میری زبان سے کچھ نکل گیا تو کہیں اس کا بھی یہی انجام نہ ہو۔

شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ مدرسہ میں بیٹھے وضو فرما رہے تھے۔ حالت پرواز میں ایک چڑیا نے آپکے اوپر بیٹ کر دی۔ آپنے سر اٹھا کر نگاہ غیظ و غضب سے جو دیکھا تو فضائے زمین پر گر پڑی اور تڑپ کر اسی وقت مرگئی۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد آپنے کپڑے اتار کر خادم کو دیئے اور فرمایا کہ انھیں لیجاؤ بازار میں بیچ کر جو قیمت ملے وہ فقیروں کو تقسیم کر دو میرے اس فعل کا یہ کفارہ ہے کہ یہ بیچاری مفت میں میری نگاہ غیظ و غضب کا شکار ہو گئی۔

سخاوت اور فیاضی

خود تو کھاتے نہیں اور دنکو کھلاتے ہیں
کیسے صابر ہیں محمد کے گھرانے والے

سید المرسلین مختار کل صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر فیاض و سیر چشم بھلا اللہ کی اس زمین کے اوپر کون پیدا ہوا ہے؟ اہلبیت کرام کی ایثار و قربانی اور فیاضی کو دیکھ کر انسانیت کو حاتم طائی کی داستانہائے سخاوت اپنے دل و دماغ سے بھلانے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔

marfat.com

خود آپ تو بھوکے رہجاتے تھے مگر دوسروں کا پیٹ بھر دیا کرتے تھے۔ ایسا بھی ہوا کہ دو دو، مہینے گذر گئے اور کاشانۂ نبوت میں چولہے سے دھواں نہیں اٹھ سکا۔ گھر کا تو یہ حال لیکن پیغمبرانہ شان یہ ہے کہ صبح سے شام تک دست نبوت کے ذریعہ ہزار ہا بکریاں تقسیم ہوتی ہیں۔ مدینہ کی گلیوں میں ہُن برس رہا ہے۔

مصطفےٰ کی رحمتوں کی چھاؤں میں ایک دنیا آرام و آسودگی کے ساتھ موج کر رہی ہے تو پھر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندر یہ صفات کیوں کر نہ پیدا ہوتے۔ چنانچہ آپ بھی بڑے مہمان نواز۔ بہت بڑے سخی۔ اعلیٰ ترین سیر چشم نے لاگ فیاض تھے آپکی بخشش و عطا کی کوئی انتہا نہ تھی کروڑوں روپے دست مبارک سے تقسیم فرما دیئے۔ عموماً مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تھے۔ آپکا دسترخوان بہت وسیع تھا۔

ویسے تو آپ فراخی و تنگی ہر حال میں دریا دلی کے ساتھ خرچ کرنیکے عادی تھے اور نے در بلغ راہ مولا میں خرچ کیا کرتے تھے۔ لیکن بفضل الٰہی جب وہ وقت آیا کہ آپ کی خدمت میں لوگوں کی جانب سے نذر و فتوحات کی آمد شروع ہوئی پھر تو کوئی حصر و شمار ہی نہیں تھا۔ ہزاروں لاکھوں روپے نذرانے میں یومیہ آتے تھے مگر اللہ رے آپکی فیاضی اور دریا دلی کہ ساری کی ساری رقم اسی دن راہ مولا میں بانٹ دیتے تھے۔ بڑی سے بڑی رقمیں نذرانہ میں آتی تھیں بالکل معمولی درجہ پر کم سے کم پندرہ بیس ہزار روپیہ یومیہ آمدنی تھی مگر ہاتھ میں آیا نہیں کہ غریبوں، مسکینوں اور محتاجوں کے پاس پہونچ گیا۔ روزانہ دن کی آمدنی دن کے رہتے ہی میں تقسیم ہو جاتی۔

marfat.com

تھی۔ سخاوت اور فیاضی کا ایک دریا تھا جو ہر وقت موجیں مار رہا تھا۔ ایک دنیا آستانۂ غوثیت مآب سے فیضیاب ہو رہی تھی۔ ہر چہار جانب آپکی بخشش و عطا کی دھوم مچی تھی۔ دور دور سے لوگ سمٹ کر آتے اور دینی و دنیوی ہر مراد سے شادکام ہو کر لوٹتے تھے۔ دنیا و آخرت ظاہری و باطنی ہر دولت یہاں تقسیم ہو رہی تھی۔ کسی سوالی کو آپنے محروم نہیں واپس کیا اور دیا بھی تو فیاضی کے ساتھ اتنا دیا کہ دامن مراد بھر گیا بلکہ تنگیٔ داماں کی شکایت ہو گئی مانگنے والے نے جو کچھ بھی مانگا اُسے بلا ہمیشہ آپکی نظر سوال پر جاتی سوالی پر نہ جاتی تھی۔ مستحق و غیر مستحق کی تمیز کئے بغیر سوال ہوا نہیں کہ دست سخا اپنا کام کر گیا۔ اکثر و بیشتر طلب سے پہلے ہی عطا فرما دیتے تھے۔ سوال رد کرنا آپکی فطرت کے خلاف تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔

"مستحق و غیر مستحق را بدہ کہ مولےٰ تعالےٰ ہر دو را بدہد۔"

حضرت ابو عبداللہ محمد بن خضر حسینی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی روایت ہے ایک دن ایک بہت بڑا تاجر آپ سے آکر کہنے لگا کہ میرے پاس بمد زکوٰۃ ایک بھاری رقم موجود ہے جو بنیت تقسیم الگ رکھی ہے۔ میری خواہش ہے کہ راہ مولا میں اسے تقسیم کر دوں مگر کوئی مستحق نہیں ملتا۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مستحق و غیر مستحق کی تمیز کئے بغیر دونوں کو دیدو تاکہ پروردگار عالم تم سے راضی ہو کر تمہیں وہ عنایت فرمائے جسکے تم مستحق ہو اور وہ بھی عطا فرمائے جسکے تم مستحق نہیں ہو۔

آپکی فیاضی و سخاوت پر ان واقعات سے کتنی زبردست روشنی

marfat.com

پڑتی ہے جس سے عام مسلمانوں کو متاثر ہو کر درس لینا چاہیئے۔ آج کے دور میں ہر کس و ناکس کو دینا تو کجا، کسی کو بھی دینا لوگ پسند نہیں کرتے اور یہ کہہ دیتے ہیں کہ خیرات زکوٰۃ ہی نے بیکاری و گداگری میں اضافہ کر رکھا ہے اور قوم ملت و ملک کے اندر غفلت و سستی اور بیکاری عام ہوتی جا رہی ہے بایں وجہ روز بروز جذبۂ خدا پرستی کمزور سے کمزور تر ہوتا جا رہا ہے۔

اگر ایسے لوگ خود اپنے کو اسی پوزیشن میں تصور کر کے اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے اپنی محتاجی کا تصور رکھتے تو میرا خیال ہے کہ کبھی بھی اتنے ذہن و فکر میں یہ رائے نہیں قائم کر سکتے تھے۔ کہیں معطی حقیقی پروردگار عالم بھی عطا فرمانے میں اسی طرح مستحق و غیر مستحق کی تمیز فرمانی شروع کر دے تو یقین جانیے کہ ہمیں ایک وقت کی بھی روٹی ملنی مشکل ہو جائے گی۔ جب اسکی عطائیں عام ہیں مستحق و غیر مستحق کا کوئی سوال نہیں اور برابر عطا فرما رہا ہے پھر ہمیں بندۂ محتاج ہو کر اسکی مخلوق کے درمیان کسی قسم کی تمیز کرنے کا کیا اختیار ہے۔

کسقدر افسوسناک بات ہے کہ ہم اپنے کو بغیر اسکی عطاؤں کا مستحق بنائے ہوئے اس سے ہر نعمت کے طلبگار ہیں اور جب ہم سے اسکے بندے کچھ سوال کرتے ہیں تو جھٹ ان کے درمیان ہم تمیز کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہ بات مسلّم ہے کہ حاجت کے بغیر حرص و ہوا سے مغلوب ہو کر دست سوال دراز کرنا انتہائی معیوب و ممنوع ہے۔ مگر یہ تو مانگنے والے کی خود اپنی ذمہ داری ہے۔ دینے والے کے اوپر کسی قسم کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

حضرت ابو الخیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں اور چند

marfat.com

دوسرے مشائخین کرام سرکار غوث اعظم کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ بیساختہ آپ نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا اسوقت میں مظہر سخا ہوں۔ جسکے دل میں جو بھی خواہش ہو مانگ لے جو طلب کرے گا دیا جائیگا۔ یہ سنکر شیخ ابو سعید نے ترکِ دنیا۔ شیخ قائد نے قوتِ مجاہدہ۔ شیخ عمر بزاز نے خوفِ خدا۔ شیخ حسن قادری نے احوال باطنی میں ترقی۔ شیخ جمیل نے حفظ اوقات۔ شیخ ابو البرکات نے عشق غوثیت مآب۔ اور شیخ خلیل نے مرتبہ قطبیت کے حصول کی استدعا کی دو شخص ایسے بھی تھے جنھوں نے دنیوی مناصب رفیعہ کے حصول کی خواہش ظاہر کی سب کے سوالات اور حاجتیں سننے کے بعد آپ نے فرمایا۔ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا حضرت ابو الخیر ہی کا بیان ہے کہ واللہ دیدم کہ ہر کہ ہر چہ طلب کرد بداں رسید او مگر شیخ خلیل کہ ہنوز وقتش نرسیدہ بود۔

جذبۂ ایثار و اخلاص

خلوص و ایثار ہی وہ صفات ہیں جو فی الحقیقت انسان کو انسان بنا دیتی ہیں۔ خلوص کے یہ معنی ہیں کہ جو کام کیا جائے اس میں اپنی کوئی ذاتی غرض نہ شامل ہو اور جذبۂ للّٰہیت کامل طور پر کارفرما ہو۔ فرض کو فرض ہی سمجھ کر کرنا چاہئے۔

ایثار یہ ہے کہ اپنے مفاد کے اوپر دوسروں کے مفاد کو مقدم رکھا جائے۔ درسگاہِ نبوت کے تربیت یافتہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اندر خلوص و ایثار کی وہ ضو فشانیاں پیدا ہو گئی تھیں کہ

marfat.com

شدید حاجت ہونیکے باوجود اگر کوئی بھوکا دروازہ پر آگیا تو سارے کا سارا اٹھا کر اُسے دیدیا اور خود بھوکے رہ گئے۔ دوسرے کی ضرورت کے مقابلہ میں اپنی ضرورت کو قطعی اہمیت نہ دیتے تھے۔

تاریخ اسلام کا ایک اہم ترین واقعہ ہے۔ جنگ یرموک میں ایک مجاہد صحابی زخموں سے چور ہوکر زمین پر گر پڑے۔ شدتِ تشنگی سے مغلوب ہوکر پانی مانگا۔ ایک شخص پانی لیکر پہونچنے ہی تھے کہ دوسری جانب سے العطش کی آواز آئی۔ سنتے ہی فرمایا کہ پہلے انھیں پلاؤ۔ ان کے قریب گئے۔ ابھی گلاس لبوں تک پہونچا تھا کہ تیسری طرف سے بھی العطش کی آواز آئی فوراً منہ سے گلاس ہٹا کر فرمایا پہلے ان کو پلا آؤ۔ اسی طرح سات آوازیں آئیں ساتویں صحابی کے قریب پہنچے مجروح تڑپ رہے تھے۔ انھوں نے اصرار کے ساتھ کہا پہلے انھیں پلا آؤ یہ ادھر جو آئے انھیں اصل بحق پایا دوبارہ پلٹ کر ادھر گئے تو وہ بھی شہادت کے چھلکتے ہوئے جام سے سیراب ہو چکے تھے غرضکہ ساتوں صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پیاسے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اللہ اللہ یہ صحابۂ کرام کتنے بے نفس تھے۔ ان قدسی صفات انسانوں میں کتنا پاکیزہ جذبہ پیدا ہو گیا تھا انکے دلوں میں کس حد تک انسانی درد جگہ پا چکا تھا۔ قرآن عظیم کے اندر "یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ" میں ان بے نفس صحابہ کی اسی صفت ایثار کی تعریف کی گئی ہے

ع خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ہی بے نفس حضرات کے

marfat.com

میلاد و پیر و کار تھے اور آپکی مقدس زندگی میں بھی خلوص و ایثار کے یوں ہی جلوے نظر آتے ہیں۔

سرزمین بغداد پر ایک مرتبہ اتنا زبردست قحط پڑا کہ مخلوق خدا کو انتہائی پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑا کئی کئی دن غربا و مساکین کی آب و دانہ سے ملاقات نہ ہو پاتی تھی۔ دجلہ کے قریب اور امراء کے دروازوں پر سبزی بازار و دیگر مارکیٹوں میں فاقہ کشوں کے گروہ تلاش و جستجو میں چکر لگایا کرتے تھے کہ شاید پھینکی پھانکی سڑی گلی ترکاریاں و فروٹ ہی مل جائیں یا سبزیوں اور پھلوں کے چھلکے ہی مل جائیں گھاس پات ہی نظر آجائیں تو پیٹ بھر لیں لیکن یہ چیزیں بھی بغداد کی دنیا میں ناپید ہو چکی تھیں۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف اسوقت کل بائیس ۲۲ سال کی تھی (عین عالم شباب) آپکی طالب علمی کا دور تھا۔ دن بھر محنت و دماغ سوزی آپکا مشغلہ تھا خرچ کیلئے والدہ ماجدہ کچھ رقم بھیج دیا کرتی تھیں اور آپکی یہ حالت تھی خرچہ آیا نہیں کہ غریبوں مسکینوں کی تکالیف نہ برداشت کر کے تقسیم فرما دیا اور خود آپنے فاقے شروع کر دیئے۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ کئی وقت فاقے سے تھے کہیں آپ جا رہے تھے اثنائے راہ میں بھوک لگنے کے سبب سر چکرانے لگا مجبوراً لڑکھڑاتے ہوئے قریب کی مسجد میں پہونچ کر ایک گوشہ میں لیٹ گئے۔ ناگاہ ایک عجمی نوجوان کچھ روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت لیکر مسجد میں داخل ہوا اور آپکے پاس بیٹھ گیا کھانے سے پہلے اس نے آپکو آواز دی اور اصرار پیہم کے ساتھ اپنے ساتھ بٹھایا

marfat.com

دوران طعام میں گفتگو کے ذریعہ یہ بات واضح ہوگئی کہ آپ جیلانی طالب علم ہیں تو عجمی نے دریافت کیا کہ آپ عبدالقادر کو بھی جانتے ہیں؟ پھر جب اسے یہ معلوم ہوا کہ عبدالقادر یہی ہیں تو کھانے کھاتے نوجوان آبدیدہ ہوگیا اور کہنے لگا کہ میں کئی دن سے آپکی تلاش میں سرگرداں زادراہ ختم ہوجانے کے باعث تین دن فاقوں سے گذارنے کے بعد آج آپکی والدہ کے بھیجے ہوئے آٹھ دیناروں میں سے یہ کھانا لایا ہوں۔ اب آپ میری طرف سے نہیں بلکہ میں آپکی جانب سے کھا رہا ہوں للہ آپ مجھے اس خیانت کے لئے معاف فرمادیں آپکا دریائے کرم تو ہر وقت موجزن رہا کرتا تھا۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نادم و پشیمان ہونے کی کیا ضرورت ہے مال تو خدائے قدیر کا ہے ہم اور تم دونوں ہی اسکے بندے ہیں تم کو حاجت تھی اگر خرچ کرلئے تو اسمیں برائی کیا ہے۔ پھر آپنے نہ صرف یہ کہ اس کی خوب اچھی طرح خاطر و تواضع کی بلکہ ان آٹھ دیناروں میں سے چند دینار بھی عطا فرمادیئے۔ یہاں تک کہ ان آٹھ اشرفیوں میں سے تیسرے ہی دن جو سال ڈیڑھ سال تک آپکے اخراجات کیلئے کافی تھیں ایک بھی نہ بچی۔ جو بھی غریب نظر آیا اسے دیدیا۔ سوچئے کہ ناداری کے سبب کسقدر تکلیف برداشت فرماچکے تھے مگر جب دینار ہاتھ آئے تو سب کچھ بھول گئے اور دوسروں کی تکالیف کے سامنے اپنی کوئی تکلیف یاد نہ رہی۔ یہ مادہ پرست دنیا جو صرف اپنے ہی آرام و فائدہ کو مدنظر رکھتی ہے۔ اس کردار کو دیکھ کر اتنا ضرور کہے گی کہ یہ سراسر انجام ناشناسی ہے لیکن سچ اگر پوچھئے تو انسانیت کی بنیاد یہی ہے۔ اگر انسان اپنے ہی جیسے انسانوں کی تکلیف و راحت کا احساس نہ

marfat.com

کرے تو انسانوں اور جانوروں کے درمیان فرق ہی کیا ہے۔ اسلام بتلاتا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں دیتا ہے وہ کبھی محروم نہیں ہوتا ہے۔ زندگی کے لیل و نہار میں تکالیف و پریشانیاں کسی نہ کسی نہج سے انسان کے اوپر آتی رہتی ہیں مرنے کو تو سبھی مرجاتے ہیں بڑے بڑے اس دنیا میں مر گئے۔ مرنے والا مرجاتا ہے کوئی بھول کر بھی اس کا ذکر نہیں کرتا مگر ایک مرنیوالا جب اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو ہمیشہ کے لئے لوگوں کے دلوں میں اپنی یادوں کا چراغ جلا کر جاتا ہے آپکا یہ ایثار یادگار زمانہ بن گیا۔ پوری زندگی خلوص و ایثار سے لبریز ہے۔ ہوش و خرد کی منزل میں آنے سے لیکر وقت آخر تک دوسروں کو فائدہ پہونچاتے رہے اور آج وصال فرمانے کے بعد بھی دریائے کرم کی روانی و فیض بخشی کا وہی عالم ہے۔ اب بھی ایک دنیا آپکی عطاؤں سے دامن مراد بھر رہی ہے۔

حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ ابو محمد طلحہ بن مظفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود بیان فرمایا ہے کہ بغداد مقدس میں ایک زمانہ میرے اوپر ایسا بھی گذرا ہے کہ بیس دن تک مجھے اس قسم کی کوئی چیز نہیں ملی کہ جسے میں غذا کے طور پر کھا لیتا۔ جب بھوک نے بہت زیادہ بیقرار کیا تو اس خیال سے ایوان کسریٰ کے کھنڈرات میں گیا کہ شاید وہاں کوئی حلال چیز مل جائے جسے میں کھا سکوں چنانچہ جب میں وہاں پہونچا تو دیکھا کہ مجھ سے پیشتر ستر درویش موجود ہیں اور ان سب کی آمد کا بھی وہی مقصد ہے جو میرا مقصد تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ مروت کے خلاف ہے کہ میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں۔

marfat.com

انھیں لوگوں کو کچھ مل جائے تو بہتر ہے یہ سوچ کر میں وہاں سے چلا آیا شہر میں پہونچا تو جاننے پہچاننے والوں میں سے ایک شخص سے ملاقات ہوئی اور سونے کا ایک ٹکڑا دیتے ہوئے اس نے کہا یہ آپکی والدہ محترمہ نے آپ کیلئے بھیجا ہے میں نے سونے کا وہ ٹکڑا لینے کے بعد تھوڑا سا اپنے لئے رکھ لیا اور بقیہ سونا لے کر دوبارہ ایوان کسریٰ کے کھنڈرات میں گیا اور ان شرر درویشوں کو برابر تقسیم کر دیا۔ انھوں نے متعجب ہو کر پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا والدہ محترمہ نے میرے اخراجات کے لئے بھیجا تھا مجھے یہ بات مناسب نہ معلوم ہوئی کہ میں سب سونا خود رکھ لیتا میں نے اسمیں آپ سب حضرات کو شامل کر لینا بہتر سمجھا وہاں سے واپس آکر اتنے حصے کے سونے سے کھانا خریدا پھر بہت سے فقیروں کو بلا لایا اور ان کے ساتھ میں نے بیٹھ کر کھانا کھایا۔ اس کے بعد اس سونے میں سے میرے پاس کچھ بھی نہ باقی رہا میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کیا

یہ معمولی بات نہیں ہے کہ بیس دن برابر بھوک اور فاقوں کی تکلیف برداشت کرنے کے بعد تلاش قوت لایموت کی خاطر جانا اور صرف اس بنیاد پر لوٹ آنا کہ وہاں درویشوں کی ایک جماعت اسی تلاش میں مشغول ہے۔ خلوص وایثار کا یہ شاندار مظاہرہ آج کی دنیا میں کہیں نظر نہیں آتا۔ مروت کا بلند و بالا درجہ یہ ہے کہ انسان اپنی انتہائی تکلیف کو بھی دوسروں کی تکلیف کے مقابلہ میں کوئی اہمیت نہ دے۔ مالک بے نیاز اس مروت اور خلوص وایثار کا بہترین بدل عطا فرماتا ہے۔ اس کے لئے جو بھی کچھ خرچ کیا جاتا ہے۔ اس کا صلہ ضرور ملتا ہے۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واپس آتے ہی والدہ

marfat.com

کیطرف سے بھیجا ہوا سونا ملا۔ اب ذرا شان غوثیت تو دیکھئے کہ اسی وقت اسے لئے ہوئے ایوان کسریٰ پہونچے اور بقدر مساوی اتنے لئے رکھ کر برابر ستر درویشوں کو تقسیم فرمادیا پھر اپنے حصے کے سونے سے کھانا خرید کر بہت سے فقراء کو بلایا اور اتنے ساتھ بٹھا کر سب کو کھلایا اور شام تک آپکے حصہ سونا میں سے کچھ باقی نہ بچا۔

دوستو! اس واقعہ کی اہمیت کسقدر بڑھ جاتی ہے جبکہ اس چیز کو پیش نظر رکھ کر سوچا جائے کہ اسوقت آپکی اوائل عمری اور دور طالب علمی تھا لیکن اس زمانہ میں بھی بلا دوسروں کو کھلائے خود نہ کھاتے تھے اور جب بھی یہ کچھ میسر آجاتا، کبھی دوسروں کو تقسیم کئے بغیر اور لوگوں کو بغیر ساتھ بٹھائے نہ کھاتے تھے یہی آپنے تعلیمات نبوی سے سیکھا تھا[1]

آپکے دست مبارک میں پیسہ رکنا جانتا ہی نہ تھا۔ جذبۂ مروت کبھی اکیلا کھانے پر آپکو آمادہ ہی نہیں ہونے دیتا۔ ساری زندگی یہی کیفیت رہی از صبح تا شام ہزار ہا دینار آتے تھے لیکن تاریکیٔ شب کی آمد سے پہلے پہلے ایک پیسہ باقی نہ بچتا تھا۔ غرباء پروری کے لئے لنگر علیحدہ جاری تھا دسترخوان الگ کشادہ تھا۔ مہمانوں کو ساتھ بٹھائے بغیر زندگی بھر کبھی کھانا نہ کھایا۔ مہمانوں میں طلباء و فقراء بھی کافی تعداد میں ہوا کرتے تھے اکثر و بیشتر آپکے خادم خصوصی حضرت مظفر رحمۃ اللہ علیہ کھانا کھانے کے وقت پکار پکار کر لوگوں کو بلاتے تھے۔ مسافرین کے لئے طعام کے ساتھ قیام کا بھی معقول انتظام کیا جاتا تھا۔ آپکے مدرسہ و خانقاہ میں ہر وقت مسافروں۔

[1] مسلمانوں کو آپکی طرز زندگی سے سبق لے کر عمل کرنا چاہئے۔

marfat.com

مہمانوں، فقیروں، مسکینوں اور علماء و مشائخین کرام کا ہجوم رہتا تھا۔

ہمدردی اور شفقت

مخصوصین و مریدین کے اوپر شفقت و رحمت کا پوچھنا ہی کیا ہے۔ مجلس کے حاضر باش حضرات میں سے کوئی بھی شخص نظر نہ آتا تو نمایاں طور سے چہرے پر فکر و تشویش کا اظہار ہوتا تھا۔ بار بار اُسے پوچھتے خادم سے فرماتے کہ جاکر کے معلوم کرو کہیں کسی پریشانی میں تو نہیں مبتلا ہوگیا۔ طبیعت تو نہیں خراب ہوگئی ہے جبتک اس کی خیریت نہ معلوم فرمالیتے مطمئن نہ ہوتے اگر وہ شخص بیمار ہوتا اور اسکی علالت کی خبر آپکو ملتی تو اسکی عیادت کو تشریف لیجاتے اپنی تمام زندگی میں اپنے حلقہ بگوشوں اور اپنی بارگاہ کے تمام حاضر باش حضرات میں سے جس کسی کی بھی علالت کی خبر پاتے تھے۔ ضرور ضرور آپ اس کی عیادت کو تشریف لیجاتے اور بہت قریب جاکر بیٹھتے تھے۔ دیر تک اطمینان و تسلی بخش باتیں کرتے اور ہمدردی کا اظہار فرماتے تھے۔

اجابت میں سے ایک شخص بغداد مقدس سے کافی فاصلے پر ایک گاؤں میں رہتے تھے۔ ایکمرتبہ وہ بیمار پڑے آپکو ان کی علالت کی خبر ملی تو آپ سفر کی تمام دشواریاں برداشت کرکے اسی گاؤں میں انکی عیادت فرمانے تشریف لیگئے۔ اتفاق سے اس وقت وہ گھر کے بجائے اپنے کھجوروں کے باغ میں لیٹے ہوئے تھے۔ آپنے اسی باغ میں جاکر عیادت فرمائی اس باغ میں دو درخت ایسے تھے جو خشک ہوگئے تھے اور صاحب باغ ان کے کٹوانے کا ارادہ کرچکے تھے۔ دوران گفتگو میں اس کا ذکر آیا۔ آپنے ان

manat.com

درختوں میں سے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر وضو کیا اور دوسرے کے نیچے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اسکے بعد ہفتہ کے اندر ہی ان درختوں میں بارہ زندگی آگئی اور شاداب ہو کر بکثرت پھلنے لگے۔ روایت کی شہادت ہے کہ آپکی تشریف آوری ایسی برکت کا باعث بنی کہ ان کے کاروبار میں بھی کافی ترقی ہوگئی۔

ھدایا اور تحائف

آپ اپنے احباب و حلقہ بگوشوں کو تحائف بھی بھیجا کرتے تھے۔ خود بھی لوگوں کے ہدایا قبول فرما لیتے تھے۔ پھر حاضرین میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ آپکا دستور تھا کہ جب کوئی شخص آپکی خدمت میں ہدیہ پیش کرتا تو آپ اسکے یہاں اس سے اچھا اور نفیس ہدیہ بھیج کر اسے خوش کرنے کی کوشش فرماتے تھے کیونکہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک آپکے پیش نظر تھا جو تمہیں ہدیہ پیش کرے تم اسے اس سے عمدہ ہدیہ پیش کرو۔ اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے" بادشاہوں سے ہدیہ قبول نہیں فرماتے تھے۔ ہاں ان کے علاوہ اگر کوئی شخص تحفہ پیش کرتا تو قبول فرما لیتے اور اسی وقت لوگوں کو تقسیم کر دیتے تھے۔

ایک دن خلیفہ مستنجد باللہ آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور اشرفیوں کے دس توڑے نذرانہ پیش کئے۔ معمول کے مطابق آپنے لینے سے انکار فرمایا لیکن جب وہ مصر ہوا تو آپنے ایک توڑا اپنے داہنے ہاتھ میں اور ایک بائیں ہاتھ میں لیکر دونوں کو رگڑنا شروع کیا تو اشرفیوں سے خون بہنے لگا۔

marfat.com

آپ نے فرمایا کیا تم لوگوں کو خدائے بزرگ و برتر سے شرم نہیں آتی کہ انسانوں کا خون چوستے ہو اور اسے جمع کر کے میرے پاس لاتے ہو۔ خلیفہ کے اوپر اتنا گہرا اثر ہوا کہ اپر غنشی طاری ہو گئی۔

حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جوانی میں علم کلام سے مجھے بڑی دلچسپی تھی۔ بہت سرگرمی سے میں حاصل کر رہا تھا۔ کئی کتابیں مجھے حفظ ہو گئی تھیں اور میں نے اس میں درجۂ اجتہاد حاصل کر لیا تھا۔ میرے چچا شیخ نجیب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھ کو اس سے باز رہنے کی تاکید کرتے تھے لیکن میں باز نہیں آتا تھا۔

ایک روز وہ مجھے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں لے گئے۔ آستانۂ عالیہ سے جب قریب ہوئے تو کہنے لگے کہ اس وقت ہم ایک سچے اور حقیقی نائب رسول کی بارگاہ میں باریاب ہو رہے ہیں جسکے قلب اطہر پر تجلیات الٰہی ہر وقت کامل طور پر جلوہ افگن رہتی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ مؤدب و ہشیار رہیں تاکہ ہم فیوض و برکات سے محروم نہ واپس ہوں۔

یہی خیال و تصور لئے ہوئے ہم بارگاہ گرامی میں حاضر ہوئے قدرے توقف کے بعد چچا محترم نے عرض کیا یہ میرا بھتیجہ علم کلام کی تحصیل میں محو رہتا ہے اور میری سخت تاکید کے باوجود نہیں مانتا۔ یہ سنکر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا دست مبارک جو میرے سینہ پر رکھا تو میرے سینے سے علم کلام کافور ہو گیا۔ جو کچھ مجھے یاد تھا سب بھول گیا اپنی یہ کیفیت دیکھ کر مجھے بڑا صدمہ ہوا۔ آپ نے فوراً میری بددلی کا احساس فرمالیا۔ اور

marfat.com

مسکرانے لگے۔ مغا میں بھی شاد ہو گیا کہ اسی وقت آپکی توجہ سے میرے قلب کے اوپر علم لدنی کے دروازے کھل گئے اور علم و حکمت کی روشنی چمکنے لگی اسکے بعد آپنے فرمایا کہ عمر اب تم مشاہیر عراق میں سے ہو گئے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ایک جدید سلسلۂ معرفت کے بانی کی حیثیت سے دنیاءِ اسلام میں مشہور ہوئے اور عرصۂ دراز تک بغداد مقدس میں آپکی دھوم رہی سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد آپ ہی کا بول بالا اور بکثرت اللہ کی مخلوق آپکی جانب راغب ہوئی۔

حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دوست شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلہ میں تھا۔ چالیسویں دن میں نے دیکھا کہ شیخ سہروردی ایک پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھے ہیں اور ایک پیمانہ ہاتھ میں لئے جواہرات سے بھر بھر کر پہاڑ کے نیچے کھڑے ہوئے لوگوں کے اوپر پھینک رہے ہیں یہ منظر دیکھ کر میں بیحد متحیر ہوا کہ لوگ ان جواہرات کو جب چن لیتے ہیں تو اتنے ہی جواہرات پھر پیدا ہو جاتے ہیں اور آپ اسی پیمانہ سے بھر کر پھر نیچے لوگوں کیسامنے پھینک دیتے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی چشمہ ہے جس سے جواہرات اُبل رہے ہوں۔ جب میں چلہ سے باہر آیا تو حضرت شیخ سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس کا ذکر کیا۔ حضرت شیخ سہروردی نے فرمایا نجم الدین تم نے جو کچھ مشاہدہ کیا وہ حقیقت ہے۔ یہ دولت سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرم گستری کی بدولت

marfat.com

حاصل ہوئی ہے۔ علم کلام کے عوض مجھے یہ نعمت عطا کی گئی ہے۔ یہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کرم تھا۔

یہ چونکہ شیخ سہروردی سے آپ نے علم کلام سلب فرما دیا تھا اسلئے اس کا بدلہ ضروری تھا یہی صفت کریم ہے جب وہ کسی سے کوئی چیز مصلحتاً لے لیتا ہے تو اس کا کئی گنا بڑھا کر بدلہ عطا کرتا ہے۔ آپ کریم بن کریم ہیں بھلا آپ کیونکر نہ بدلہ عنایت فرماتے دیا اور اسقدر دیا کہ جسکی کوئی مثال موجود نہیں۔

صبر و ثبات قدمی

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جسقدر مصیبتیں و تنگیاں اور دشواریاں جھیلنی پڑی تھیں۔ پھر انھیں جس صبر و استقلال کیساتھ آپ نے برداشت کیا ہے وہ آپکا اپنا مخصوص حصہ تھا۔ عہد ماضی میں بہت سے اکابر و مشائخین کرام ایسے گذرے ہیں جنھوں نے تنگدستی و ناداری کی حالت میں صبر و ثبات قدمی کا ثبوت پیش کیا ہے مگر آپ نے مصائب و تکالیف فقر و فاقہ تنگدستی و ناداری کے جس ماحول میں رہ کر کمال حاصل کیا اس کی نظیر بہت کم ملتی ہے۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ذہین بڑے محنتی بیحد متحمل و صابر بیخوف و مستقل مزاج انسان تھے تکمیل علوم ظاہری و باطنی کی اتنے اندر کامل ذوق رکھتے تھے۔ آپ نے حضرت شیخ حماد سے جوان عمری میں اتنے آئندہ ہونیوالے مریدوں کے متعلق جو کچھ فرمایا تھا اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اپنی کامرانی و بلندی مراتب کا پورا پورا یقین رکھتے تھے اور یہی بڑے پن کی دلیل ہے اگر مادی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو بھی

marfat.com

آپکے اندر ترقی کرنیوالے تمام جوہر پائے جاتے تھے۔

پروردگار عالم اسنے ان بندوں کی مدد فرماتا ہے جو خود اپنی مدد کرتے ہیں آپنے بھی اپنی مدد کی حصول کامیابی کے لئے عزم محکم فرمالیا تو خدائے قدیر نے آپکے عزم وارادے کو کامیاب بنادیا۔ آپنے ابتدائی دور میں ہمت وثبات قدمی سے کام لیا تو آپ جو کچھ ہونا چاہتے تھے اس سے بھی سوا ہو کے رہے۔

شیخ حمادؒ نے آپکے اندر محض پختگی پیدا کرنے کی غرض سے آپکو زدوکوب کیا۔ سختیاں بھی کیں۔ حد یہ کہ سردی کے موسم میں ہمراہ جاتے ہوئے پُل پر سے دریا میں ڈھکیل دیا مگر جھٹ آپ دریا سے نکل کر پھر ان کے ہمراہ ہو گئے۔

کبھی کبھی شیخ حمادؒ رحمۃ اللہ علیہ آپ سے ارشاد فرماتے تھے آج میرے پاس بہت کافی کھانا آیا تھا۔ میں نے خود کھایا دوسروں کو تقسیم کیا۔ لیکن تمھارے لئے کچھ نہ رکھا۔ حضرت شیخ حمادؒ کا یہ ارشاد سُن کر بھی کبھی آپ بددل نہ ہوئے۔ دامن صبر ہاتھوں سے نہیں چھوڑا۔

شیخ حمادؒ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کا یہ طرز عمل دیکھ کر مجلس کے دیگر حضرات کو بھی ایذا پہونچانے کی جرأت ہونے لگی لیکن کسی قسم کی تکالیف سے آپ کبھی بھی دل برداشتہ نہ ہوئے۔

ایکمرتبہ مجلس حمادیہ کے ایک بزرگ نے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف پہونچائی حسب معمول آپنے صبر سے کام لیا مگر شدہ شدہ شیخ حمادؒ کو اس کی خبر پہونچ گئی انھوں نے ان بزرگ کو سخت تنبیہہ کی اور فرمایا ارے ادب گستاخ۔ تم عبدالقادر کو کیوں اذیت

marfat.com

پہونچاتے ہو تم میں سے کوئی بھی تو انکی گرد راہ کو نہیں چھو سکتا۔ پھر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر حضرت شیخ حمادؒ نے فرمایا۔

"عبدالقادر ابتک میں نے جو کچھ تمہارے ساتھ کیا وہ صرف پختگی اور تربیت کیلئے تھا۔ اب تمہاری پختگی و استقامت پہاڑ کی مانند ہوگئی ہے خداوند قدوس تمہیں بے پناہ عزت دے گا۔"

پچیس سال تک ایک حالت اور نوعیت سے مجاہدے کرتے رہنا شب و روز انتہائی اذیتیں تکلیفیں اور سختیاں برداشت کرنا پورے پندرہ سال تک ہر رات دور کعتوں میں پورا قرآن عظیم پڑھنا بے سروسامانی کے عالم میں رہنا۔ گھاس اور پتوں پر گذر اوقات کرنا۔ مکمل عہد جوانی کو ریاضات و مجاہدات و حصول علم کی جدوجہد میں گذار دینا انسانی صبر و استقلال کا بہت زبردست اور عظیم الشان مظاہرہ ہے۔

عہد طالب علمی کے بعد کو تو سکر و جذب کے زمانے سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے مگر طالب علمی کا زمانہ تو خالص ہوش و خرد کا دور تھا۔ ابھی آپ پڑھ ہی چکے ہیں کہ اس زمانہ میں آپکی کیا حالت رہی؟

عین شباب کا عالم تھا لیکن اس دور کو بھی آپنے اس طور سے گذارا کہ اگر یہ کہا جائے تو قطعی مبالغہ نہ ہوگا کہ دنیا کے کسی بھی طالب علم نے اس طرح یہ دور نہ گذارا ہوگا۔ سارا سارا دن مدارس میں عرق ریزی محنت و مغز سوزی کرنا۔ پوری پوری رات بیداری کے ساتھ خرابات و کھنڈرات اور ویرانوں میں پڑے رہنا۔ نہ بستر۔ نہ تکیہ نہ بدن پر پورا کپڑا نہ سونے کی جگہ نہ کھانیکا ٹھکانہ

marfat.com

مہینہ بھر میں ایک دن شکم سیر ہوتے۔ گھر سے آئے ہوئے دینار، فقیروں حاجتمندوں کو تقسیم کر دیئے ہیں اور پھر انتیس ۲۹ دن فاقہ کشی میں گذار رہے ہیں۔ فاقہ بھی ایسے ویسے نہیں بلکہ یوں کہ تین تین دن کچھ بھی میسر نہ ہوا نہ ساگ ملے نہ ستو۔ لیکن معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا دن بھر اسی طرح حصول علم کی جستجو اور رات بھر ریاضتیں و بیداریاں اسقدر سختیاں و مصائب جب واہن صبر و استقلال کو پارہ کرنے لگتے۔ امواج مصائب سر سے گذرنے لگتے تو زمین کے اوپر لیٹ جاتے اور فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا پڑھنے لگتے تھے۔ پروردگار عالم اپنے فضل بے نہایت سے آپکے قلب مبارک کو تقویت عطا فرما دیتا اور امواج و حوادث واپس لوٹ جاتی تھیں۔ ذہن کا بوجھ ہلکا ہو جاتا تھا اور دماغی کوفت دور ہو جاتی تھی۔ اور پھر آپ تازہ بتازہ ہو کر اپنے علمی و روحانی مشاغل میں مشغول ہو جاتے تھے۔

پختگیٔ عزم و ہمت

انتہائی پست کن حوصلہ اور ہمت شکن حالات میں بھی آپ ہمیشہ خوش و پُر امید رہتے تھے۔ کسی کے سامنے آپنے دکھ درد کا کبھی اظہار نہیں ہونے دیا اپنی غربت و افلاس کو چھپانا مصیبت و پریشانی کا نہ بیان کرنا اور ہر زحمت کو رحمت و راحت سمجھنا کمال انسانیت ہے۔ کسی کے اوپر اپنی تکلیف و مصیبت کا اظہار نہیں فرمایا اور نہ کبھی کسی سے کوئی سوال کیا۔ ہمیشہ خندہ جبیں رہا کرتے تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت و ربوبیت سے توجہ ہٹا کر مصیبتوں کو دیکھ کے مایوس اور ناامید ہو جانا انسان

marfat.com

یکسلئے بڑا خوفناک عذاب ہے اللہ تبارک و تعالےٰ ہر مسلمان کو محفوظ رکھے
قرآن عظیم کا ایک لفظ لَا تَقْنَطُوْا بیشمار علم و اسرار کا حامل اور ہزاروں آرزؤں
کا امید افزا پیغام ہے۔ خدائے قادر و توانا کی شان کریمی ہرگز یہ نہیں چاہتی کہ
اسکے بندے اس سے مایوس ہوں اور واقعتاً خدائے قدیر کا بندۂ کامل ہوکر
اسکی قدرت و توانائی کا یقین رکھتے ہوئے اس سے مایوس ہوجانا اور اسکی
عظمت کاملہ و رحمت عامہ سے اعراض کرنا ہے۔

اسی لئے قرآن حکیم میں جابجا مایوسی کی سخت مذمت اور مایوس ہونے
والوں کے اوپر ذکر عتاب آیا ہے۔ قرآن حکیم کے حکم کے مطابق مایوسی کفر
کے مترادف ہے۔ کسی نعمت سے محروم ہونا حقیقی محرومی نہیں ہے۔ البتہ
رحمت یزدانی و عنایت ربانی سے مایوس ہونا سب سے بڑی محرومی ہے۔ جو
لوگ اپنی امیدیں خداوند قدوس سے وابستہ اور اسپر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔
وہ یقیناً کامیاب و فائز المرام ہوکے رہتے ہیں کائنات میں کوئی بھی ایسی بارگاہ
نہیں نہ کوئی ایسی سخی ذات ہے جو یہ اعلان عام کرسکے کہ میرے دربار سے کوئی
محروم نہیں جاسکتا۔ بھلا یہ ہمت و طاقت کس کے اندر ہے؟

یہ شان صرف اور صرف پروردگار عالم ہی کی ہے کہ وہ اعلان عام
فرماتا ہے کہ اسکی رحمت و شفقت سے مایوس ہونے والے ایماندار نہیں ہوسکتے
کیا اس اعلان سے صاف یہ نہیں واضح ہوجاتا کہ اللہ تبارک و تعالےٰ ہر وقت
اپنے بندوں پر کرم گستری کے لئے تیار رہتا ہے۔ بخشش و عطا فرمانے میں اسے
لطف آتا ہے اور جو نا امید ہوجاتے ہیں ان پر اُسے جلال آتا ہے۔

marfat.com

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ اللہ کی بے پناہ عنایتوں وکرم گستریوں کا علم وادراک ہونے کے بعد بھلا کیونکر خدا سے مایوس ہو سکتے تھے جبکہ آپ محرم اسرار ربانی تھے۔

منکسر المزاجی وتواضع

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ بڑے ہی منکسر المزاج۔ رقیق القلب نرم طبع اور سادہ لوح تھے۔ اتنی بزرگ شخصیت کے اندر اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہونے کے باوجود اپنی شان ورفعت کا ذرہ برابر تصور نہ تھا ہر کس وناکس سے کمال انکساری کے ساتھ ملتے تھے۔ سب سے محبت و رواداری کے ساتھ پیش آتے تھے۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ کہیں جارہے تھے اثنائے راہ میں ایک گلی سے آپکا گذر ہوا جہاں کچھ بچے کھیل رہے تھے۔ افتاد طبع کے مطابق ان بچوں سے محبت وشفقت کے ساتھ پیش آئے بچے تو پھر بچے تھے وہ آپکی عظمت وشخصیت کو کیا جانیں چنانچہ ایک بچہ نے آگے بڑھ کر کہا کہ ایک پیسہ کی آپ مجھے مٹھائی لادیجئے۔ بلا تامل آپنے اسے مٹھائی لاکر دیدی۔ اب تو دوسرے بچوں کو بھی جرأت ہوئی اور انھوں نے بھی مٹھائی کیلئے تقاضے شروع کردئے۔ لیکن آپنے کسی بچے سے انکار نہ کیا اور سب کو مٹھائی لاکر دی۔

گھر کے اوپر بھی آپکی یہی کیفیت رہتی تھی۔ آپکی بیویوں میں سے اگر کسی کی طبیعت خراب ہوجاتی تو خود گھر کے سارے کام دست مبارک سے کرلیتے تھے خود ہی آٹا گوندھ کر روٹیاں پکالیتے تھے بچوں کو۔

marfat.com

بٹھا کر کھلا بھی دیتے تھے۔ اکثر کنوئیں سے پانی کھینچ کر کندھے کے اوپر گھر لے آتے تھے بلا اکراہ گھر میں جھاڑو بھی لگایا کرتے تھے غرضکہ کسی کام سے آپکو عار نہ تھا۔ آپکی یہ طرز زندگی یہ کہ گھر ہی تک موقوف نہ تھی بلکہ جہاں کہیں بھی آپ تشریف لیجاتے یا حالت سفر میں ہوتے اور کسی منزل میں پہونچ کر قیام فرماتے تو وہاں کے اوپر بھی آپکا یہی انداز ہوا کرتا تھا یعنی اپنا تمام کام اپنے ہی ہاتھوں سے کیا کرتے تھے۔ آٹا گوندھتے روٹیاں پکاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے تھے۔ سفر کی حالت میں اس قسم کے کاموں میں جب آپ مشغول ہوتے تو خدام کرام کمال ادب کیساتھ ان مشغولیتوں سے آپکو علیحدہ رکھنے کے ہزاروں جتن کرتے تھے تاہم خدام کی کوششیں و تدابیر اسوقت بیکار ثابت ہو جاتی تھیں جب آپ یہ فرما دیتے تھے کہ میں بھی تمھیں جیسا ایک انسان ہوں تم روٹیاں پکاتے ہو تو میں کیونکر نہ پکاؤں

سرکار دو جہاں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور مقدس صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کا یہی طرز عمل تھا۔ پیغمبر اسلام مدینہ طیبہ میں ہوتے تو اپنا کام خود کرتے تھے۔ سفر میں ہوتے تھے تو تقسیم کار خود فرما دیتے تھے اور صحابۂ کرام کی طرح کوئی نہ کوئی کام اپنے ذمہ بھی مخصوص فرما لیتے تھے جب اتنی عظیم شخصیت کے مالک ہوتے ہوئے اللہ کے رسول اور لائق صد احترام صحابہ ان کاموں کو اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے تھے تو میری کیا مجال ہے کہ میں احتراز کروں اور دوسروں ہی کے سر ڈالدوں زندگی کے ہر ماحول میں پیغمبر اسلام ہی کی اتباع نجات کا ذریعہ ہے۔

marfat.com

دور حاضر کے مقتدر رہنما و مقدس پیشوا اور صاحب ثروت حضرات غور فرمائیں کہ کیا وہ بھی خدام و ملازمین کے ہوتے ہوئے گھر کے کام خود کرنا پسند فرماتے ہیں۔ اگر اپنی عملی زندگی میں پسند کرتے ہیں تو ان میں ان کے لئے نعمت لازوال کی بشارت ہے اسلئے کہ وہ پیغمبر اسلام و صحابۂ عظام اور اولیاء کرام کے پاکیزہ کردار و عمل کی پیروی کر رہے ہیں۔

یقیناً پروردگار عالم ان کی انکساری و عاجزی اور فروتنی و سادگی کو پسندیدہ نظروں سے دیکھ رہا ہے اور اگر وہ اپنے گھر کے کام کرنے کو ذلت و حقارت سمجھتے ہیں اور اپنے کو گھریلو کاموں کے کرنے سے افضل و اعلیٰ تصور کرتے ہیں اور خدام و ملازمین ہی کو ان کاموں کے کرنے کا مستحق و اہل سمجھتے ہیں تو اس غرور و تکبر اور دوسرے کو اپنے سے کمتر و کہتر اور دوسروں سے اپنے کو برتر و بہتر جاننے کا عذاب بھگتنے کیلئے تیار رہنا چاہئے ایک نہ ایک دن دنیا میں بھی یہ بلا ذلت و رسوائی کا سبب ہوگی اور آخرت میں بھی دردناک عذاب ہوگا۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس طرز زندگی پر ہر مسلمان کو غور کرنا چاہئے اور عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ایفاءِ وعدہ اور قول کی پابندی

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ معلم کائنات روحی فداہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کامل مطیع و فرمانبردار تھے اپنی زندگی خدائے قدیر و نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہی گذارنا چاہتے تھے اسلئے وعدہ و قول کی پابندی اور

marfat.com

اس کو پورا کرنے کی سی آپکی عادت ثانیہ بنگئی تھی جب بھی کسی سے کوئی وعدہ فرماتے تو اسے ضرور پورا کرتے عہد و پیمان کی پوری پوری پابندی کرتے تھے۔

ایکمرتبہ آپکی خدمت بسارکہ میں آپکا ایک عقیدتمند تاجر سفرِ تجارت پر روانہ ہونے سے قبل حاضر ہوا اور دعاء برکت کی التجا پیش کی آپنے فرمایا جاؤ خیریت کیساتھ رہوگے اور سلامتی کیساتھ واپس آؤگے خوش عقیدہ تاجر یہ پیغام مسرت سنکر باطمینان روانہ ہوگیا لیکن بعد کو الہام کے ذریعہ آپکے اوپر یہ آشکارا ہوا کہ اس سفر میں اس کیلئے مکمل تباہی مقدر ہوچکی ہے۔ ابتو آپکو بڑی تشویش لاحق ہوئی کہ آپ تو اسے اس سفر میں سلامتی وعافیت کا پیغام سنا چکے ہیں۔

چنانچہ خدائے قادر وتوانا کی بارگاہ کرم میں آپنے اسکے حق میں بیحد دعائیں کیں۔ حتیٰ کہ ستاسی مرتبہ کی تعداد میں انتہائی عاجزی وانکساری کے ساتھ اس شخص کی عافیت وسلامتی کیلئے دعائیں کیں۔ مالک بے نیاز نے کرم گستری فرمائی اور اسکے اوپر جو مصیبتیں آنے والی تھیں اسکی اندوہناک کیفیت اسے عالمِ خواب میں پہونچ گئی اور وہ آپکی دعا سے بفضلِ الٰہی واقعات کی دنیا میں محفوظ رہا۔ نیز صحت وعافیت اور کامیابی کے ساتھ سفر سے وطن کو واپس لوٹ کر آیا۔

ایکمرتبہ کا ذکر ہے آپ مجلس میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص نے کہا کہ آپ یہیں انتظار فرمائیں ابھی آتا ہوں اتنا کہہ کر وہ چلا گیا آپنے

marfat.com

انکار نہیں فرمایا۔ گویا آپ نے اسکے کہنے پر رضامندی ظاہر فرمادی اور اسی جگہ موجود رہنے کا وعدہ کرلیا اسلئے آپ ایک دن ایک ہفتہ یا ایک مہینہ نہیں بلکہ مکمل ایک سال تک اسی مقام پر موجود رہے اور کسی دوسری جگہ نہ تشریف لیگئے یہ عین سرکار دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کریمہ تھی۔ پیغمبر اسلام صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی اپنے تجارتی سلسلہ میں اس قسم کے واقعات سے متعدد بار سابقہ پڑا تھا۔ روایت کی شہادت یہ ہے کہ کہ ایک مرتبہ تو تین دن تک مسلسل آپ ایک ہی جگہ پر کھڑے رہے۔

اِحتیاط کلام اور سچائی

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک کبھی بھی جھوٹی باتوں سے ملوث نہ ہوئی۔ زندگی کے ابتدائی دور میں لیکر آخری لمحات تک کلمۂ کذب و دروغ زبان پر جاری نہ ہونے پایا۔ مکتب و مدرسہ میں، مجلس احباب و اقرباء میں، محفل وعظ و تقریر میں، عہد طفلی و عالم شباب اور بڑھاپے کی حالت میں، ہمیشہ ہر جگہ اور ہر معاملہ میں بے لاگ سچ بولتے رہے۔

ایکمرتبہ کسی شخص نے آپ سے سوال کیا کہ عظمت و بزرگی کا مدار کس چیز پر ہے؟ آپ نے بلا تکلف و برجستگی کے ساتھ جواب دیا صدق گوئی اور راست بیانی پر۔ اس جواب باصواب سے صداقت و سچائی کی اہمیت پر کتنی زبردست روشنی پڑتی ہے جس سے مسلمانوں کو اور خاص کر ان لوگوں کو کتنا مؤثر سبق ملتا ہے جو بلاوجہ بھی جھوٹ بولا کرتے ہیں اور کذب بیانی کی ایسی عادت پڑگئی ہے کہ ان کے دلوں سے جھوٹ کے

marfat.com

خطرناک نتائج کا احساس ہی سرے سے ختم ہو چکا ہے

اللہ رے آپکی راستبازی و سچائی۔ انتہا یہ کہ آپنے عالم شباب کے ان نازک لمحات میں بھی اپنی زبان مبارک کو جھوٹ سے محفوظ رکھا جبکہ ایک جنگل میں آنکھوں کے سامنے قافلہ کا قافلہ لٹ رہا تھا سرِدست سامان تجارت و نقدی رقمیں چھینی جا رہی تھیں عین اسی لوٹ مار کے ہنگامے میں ڈاکوؤں نے آپسے بھی نقدی کے متعلق پوچھا آپ نے صاف صاف ظاہر فرما دیا کہ ہاں میرے پاس دینار ہیں اور اتنے دینار اس جگہ موجود ہیں ڈاکوؤں نے آپکی تلاش تو نہیں لی تھی۔ ایسی صورت میں اگر انکار نہ فرما کر جھوٹ بھی نہ بولتے صرف سکوت ہی اختیار فرما لیتے جب بھی آپکی رقم کی پردہ پوشی ہو سکتی تھی مگر آپنے خاموشی کو بھی جھوٹ کے مترادف سمجھا اور اس کا نتیجہ وہ برآمد ہوا جسکی آج بھی زمین سے آسمان دنیا تک دھوم مچی ہوئی ہے نہ صرف یہ کہ خود آپ سچ بولتے تھے بلکہ دوسرں کو بھی سچ گو سمجھتے تھے۔ آپکے سامنے کوئی شخص قسم کھاتا تو فوراً آپ یقین فرما لیتے تھے۔ سچ گوئی کے ساتھ بیہودہ باتوں، فضول بکواس، فحش بیانی اور بسیار گوئی سے بھی اپنی زبان کو ہمیشہ محفوظ رکھتے تھے۔

غیبت و بدکلامی سب و شتم و چغلخوری بے ہودگی و بسیار گوئی فحش بیانی و کذب مقالی یہ سب زبان کے گناہ ہیں اور اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ان سے بڑے بڑے فتنے کھڑے ہو جاتے ہیں آپ ان تمام باتوں سے بڑا تھے۔ خاموشی کو زیادہ پسند فرماتے تھے۔ اکثر و بیشتر دوستوں

marfat.com

کو بھی زبان کی حفاظت اور سچائی کی تاکید کیا کرتے تھے۔ شیریں کلامی پاکیزہ و مہذب گفتگو نرمی آواز جوہر زبان ہیں جو بدرجۂ اتم آپکے اندر موجود تھے۔

جب کسی شخص کو امر الٰہی کے خلاف عمل کرتے دیکھتے تو پہلے اسے نرمی سے سمجھاتے اور نصیحت فرماتے تھے لیکن یہ احساس ہو جانے کے بعد کہ یہ شخص بار بار سمجھانے اور نصیحت کرنے کے باوجود نہیں باز آتا ہے تو پھر اسے سختی سے ملامت کرتے اور اپنی ناراضگی کا اظہار فرماتے تھے منہیات و فواحشات سے آپکو بیحد نفرت تھی۔ خواہشات و اختلافات دیکھتے ہی آپکو جلال آجاتا تھا۔ مگر ابتداء میں ہمیشہ نرمی و ملائمت سے کام لیتے تھے۔

سچائی کا حیرت انگیز کرشمہ

ناظرین کو یاد ہوگا پچھلے صفحات پر یہ بات گذر چکی ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک تجارتی قافلہ کے ہمراہ بغداد مقدس روانہ ہوئے تھے۔ والد گرامی کے ترکہ سے والدہ کے پاس حفاظت کیساتھ رکھے ہوئے اسی دینار میں سے ماں نے چالیس دینار آپکے چھوٹے بھائی کے لئے علیحدہ کر کے اپنی قیمتی دعاؤں کے ساتھ آپکو گھر سے روانہ کرتے وقت چالیس دینار دیئے اور بغل کے نیچے بغرض حفاظت ایک کپڑے میں سی دیئے اسکے بعد آپکو پیار کیا۔ اکل حلال و صدق مقال کی جامع نصیحت کی اس مختصر نصیحت سے ہم آپکی والدہ محترمہ کی گرانقدر شخصیت کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ دنیا کے اندر اچھائی اور برائی پر اگر انسان کی نظر ہو تو وہ اس لعل و گہر سے بھی زیادہ قیمتی نصیحت کی حقیقت سمجھ سکتا ہے

marfat.com

ساری برائیوں اور غلط کاریوں کی بنیاد اور تمام گناہوں اور خطاؤں کا سرچشمہ حرام غذا ہے جب آدمی کے پیٹ میں حرام غذا پہونچے گی تو چونکہ غذا ہی جسم کی نشوونما اور پرورش کرتی ہے جسم کے رگ وپے میں غذا ہی کا اثر سرایت کئے ہوتا ہے جسکے شکم کے اندر حرام ومشتبہ غذا ہوگی اس سے صادر شدہ تمام افعال واقوال بھی حرام ہی ہونگے اور اگر حلال وپاکیزہ غذا ہوگی تو لاکلام نیک اعمال واچھے کردار کا صدور ہوگا اسلئے کہ انسان کے تمام کردار وعمل اسی قوت کے ذریعہ تو بروآمد ہوتے ہیں جو اعضاء جسمانی میں غذا کی بدولت مجتمع ہوتی ہے۔ اسی لئے اسلاف کرام فرماتے ہیں کہ تم کسی ایسے شخص کو جو مال حرام سے وابستگی رکھتا ہو اُسے اچھے کام کرتے ہوئے دیکھ کر یہ باور نہ کرو کہ اس کا وہ عمل خدا کی بارگاہ میں مقبول ہوگا بلکہ ایسے لوگوں کے اعمال قدرت کی نظر میں قطعی غیر مقبول ہیں اسلئے کہ اس عمل میں حصول قبولیت کیلئے وہ خلوص آہی نہیں سکتا جو خدا کے نزدیک کسی عمل کے مقبول ہونے کی بنیادی وضروری شرط ہے ہر مسلمان اور خاص کر راہ سلوک کے راہروں کے لئے اکل حلال اشد ضروری ہے اور اسکی بنیادی اہمیت سے بھلا کون انکار کرسکتا ہے

اکل حلال کے بعد صدق مقال کی نصیحت ہے جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے اور سچائی تمام بھلائیوں اور نیکیوں کی جڑ ہے اگرچہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض معاملات میں جھوٹ بولنے سے افادیت کا پہلو نظر آتا ہے لیکن یہ کوئی یقینی بات تو نہیں ہے کہ اس معاملہ میں اگر سچائی سے کام لیا جاتا تو کیا اس کا فائدہ جھوٹ سے کم ظاہر ہوتا، پھر جھوٹ

marfat.com

بولنے والا ایک جھوٹ بول کر کتنے مفاسد و برائیوں سے ملوث ہوتا ہے وہ اسقدر ہولناک ہوتی ہیں کہ آدمی کو کسی بھی حالت میں دروغ گوئی کی جرأت نہ کرنی چاہئے اور صداقت و سچائی کو اپنے لئے شعار زندگی بنالینا چاہئے

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صرف یہی ایک واقعہ سچائی کی افادیت و حقیقت معلوم کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔ جیلانی تاجدار والدہ محترمہ کی دو پاکیزہ نصیحتوں کے گرانقدر موتی اور چالیس دینار لئے ہوئے ایک تجارتی قافلہ کے ہمراہ جیلان سے روانہ ہوئے راستہ میں مقام ہمدان سے کچھ دور آگے پہونچ کر ساٹھ مسلح ڈاکوؤں نے گھیر لیا اور قافلہ والوں کا سارا سامان و مال تجارت لوٹ لیا۔

اسی دوران میں ایک ڈاکو نے آپکی طرف متوجہ ہوکر دریافت کیا، تمہارے پاس کیا ہے آپنے بیخوف و خطر فرمایا میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ دنیا میں ایسی سچ گوئی بالکل نہیں تو قریب قریب ختم ہی کے ہے اور بلا مبالغہ ڈاکوؤں کو تو ایسی سچائی سے کبھی بھی نہ ملاقات ہوئی ہوگی اسلئے ڈاکو نے آپکے بیان کو مذاق تصور کیا اور ہنس کر چلدیا جب سارے قافلہ کو لوٹ کر ڈاکوؤں نے مال و اسباب اپنے سردار کے سامنے جمع کیا تو اس نے معلوم کیا کہ قافلہ کا کوئی آدمی بچ تو نہیں رہا اسکے جواب میں ایک ڈاکو نے کہا اے میرے سردار آجتک تو قافلہ والوں کا ہم مذاق کرتے ہوئے ان کو لوٹ لیا کرتے تھے مگر آج ایسے قافلے سے سابقہ پڑا جس میں ایک نوجوان ہے جو ہم سے مذاق کر رہا تھا اس کی بے سروسامانی پورے طور پر یقین دلا رہی تھی کہ اسکے پاس

marfat.com

کچھ بھی نہیں ہے مگر رواداری میں میں نے جو اس سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے تو وہ برجستہ کہتا ہے کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں ظاہر ہے کہ جس ماحول میں اس سے پوچھا گیا بھلا جس کسی کے پاس کوئی معمولی سی بھی رقم ہوگی وہ ایسی صورت میں چہ جائیکہ مزید چھپانے کی کوشش کرے نہ کہ اپنی چھپی ڈھکی رقم کو ظاہر کر دے گا یہ کیفیت سنکر سردار خود ہی آپ کے پاس آیا اور اس سے بھی یہی باتیں ہوئیں۔ بالآخر اس نے پوچھا اچھا تو پھر وہ چالیس دینار کہاں ہیں آپ نے فرمایا بغل کے نیچے کپڑے میں سلے ہوئے ہوئے ہیں چنانچہ کپڑا جو ادھیڑا گیا تو دینار کھر کھرا کے زمین پر آ گئے۔ سراپا حیرت بنکر سردار نے سوالیہ لہجہ میں آپ سے دریافت کیا اس پیشانی پر آپکو کس نے جرأت دلائی ؟ فرمایا والدہ نے رخصت کرتے ہوئے اکل حلال وصدق مقال کی ہدایت کی تھی اور میں نے وعدہ کیا تھا کہ ہر حال میں اس کی پابندی کرونگا۔ بسمت سے راستہ ہی میں امتحان کی گھڑی آگئی میں نے جھوٹ بولنا اتنے وعدہ اور ماں کی نصیحت کے خلاف سمجھا انھیں دو چیزوں نے مجھے اس پیشانی پر آمادہ کیا ہے صدق مقال کی بجلی نے دل کے اندر پہونچکر خرمن معصیت کو آن کی آن میں جلا کر ڈھیر کر دیا بغاوت کا محل تاراج ہوا اور پیشانی کا جیرت انگیز کرشمہ ظاہر ہو کے رہا۔

آپکا جواب سنکر بے ساختہ سردار چیخ پڑا۔ روتے ہوئے تھرتھراتے ہاتھوں سے سرکار غوث اعظم کا دست مبارک پکڑ کے کہنے لگا تم اپنی والدہ سے وعدہ کی اسقدر پابندی و لحاظ کرتے ہو مگر افسوس بر حال ما۔ ہمارا کیا حشر ہوگا

marfat.com

میں تو ایک زمانہ سے خدائے بزرگ و برتر کی حکم عدولی و وعدہ خلافی اور اس سے کھلی ہوئی بغاوت کر رہا ہوں۔ اے مالکِ ارض و سما تیری شان کریمی کے سہارے اب سرکشی و بغاوت اور تیری عہد شکنی سے باز آتا ہوں۔ یہ کہتے کہتے سرکار غوث اعظم کے ہاتھ پر اس نے توبہ کی۔ اسکے بعد اپنے ساتھیوں سے یوں گویا ہوا۔ آج مدتوں کا بھاگا ہوا سراپا معصیت و سرکشی میں ڈوبا ہوا ایک بندہ اتنے آقا و مالک حقیقی کے آستاں تک پہونچ گیا ہے۔ اب میں سچے دل سے نافرمانیوں و گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہوں اس لئے اب نہ تم میرے ساتھ رہ سکتے ہو نہ میں تمہارے ساتھ رہوں گا تم آزاد ہو جو چاہو کرو لیکن اب تمہاری رہگذر اور ہے اور میری راہ کوئی اور ہے۔

لٹیرے ساتھیوں نے آبدیدہ ہو کر کہا ڈکیتی میں آپ ہم سب کے سردار تھے۔ گناہ و معصیت، نافرمانی و بغاوت میں جب ہم نے آپکا ساتھ دیا تو کیا نیکوکاری اور خدا کی اطاعت و فرمانبرداری میں آپ ہم کو اتنے سے جدا کر دینگے؟ یہ کہتے ہوئے سب کے سب رونے لگے تمام لوٹا ہوا سامان و مال تجارت شیخ جیلانی کے قافلہ والوں کو واپس کیا اور پوری جماعت نے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر توبہ کی۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں جھوٹ بھی کام دے سکتا اور اس طرح وہ چالیس دینار محفوظ بھی رہ جاتے لیکن سچائی کی کرشمہ سازی کتنی حیرت انگیز ثابت ہوئی کہ اس چالیس دینار کے ساتھ سارے قافلہ والوں کا مال محفوظ رہا اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ لٹیرے معصیت میں ڈوبے ہوئے ڈاکوؤں کو توبہ کی توفیق میسر ہو گئی۔ جو بجائے خود اتنا بڑا کارنامہ

marfat.com

ہے کہ اگر پوری جماعت میں سے صرف ایک ہی آدمی کی ہدایت کے لئے سارا مال واسباب چلا جاتا تو اس صورت میں بھی یہ سودا مہنگا نہ بیٹھتا۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف مبارکہ

اور اخلاقیات پر ایک نظر

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخلاقی اعتبار سے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے اور اللہ کے بندوں کے ساتھ اس قدر مہربان وکرم گستر کہ ہر شخص اپنی جگہ پر بایقین یہ جانتا تھا کہ آپکو جتنی شفقت ومحبت مجھ سے ہے کسی غیر سے نہیں ہے طلبہ پر اس حد تک مہربانی کرتے تھے کہ انکی بے لاگ فطرت کو بھی گوارا فرمالیتے تھے۔ باوجودیکہ وقت کے امراء وسلاطین آپکے دربار میں ادب واحترام کے ساتھ دست بستہ حاضری کو فیروز بختی وباعث فخر وسعادت سمجھتے تھے۔

ہمیشہ آپ ضعیفوں اور غریبوں کے ساتھ نشست رکھتے اور بے انتہا مہر ومحبت فرماتے تھے۔ عمر رسیدہ وبزرگوں کی عزت اور ان کا احترام کرتے تھے۔ چھوٹوں پر بیحد شفقت فرماتے تھے۔ کسی کی تکلیف و مصیبت سنتے ہی آپ رنجیدہ وآبدیدہ ہو جاتے تھے۔ مسکینوں اور ناتوانوں اور فقیروں سے تواضع وانکساری کے ساتھ پیش آتے۔

marfat.com

کوئی شخص یہ کچھ سوال کرتا تو اسی وقت پورا کر دیا کرتے تھے۔ آپکے ہمعصر بعض مشائخ نے آپکے اوصاف مبارکہ لکھے ہیں جو چند فقروں اور چند ہی جملوں میں ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ ہر اعتبار سے جامع اور مانع ہیں اصل عبارت ترجمہ کے ساتھ پیش کی جارہی ہے۔

"کان الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ظاھر الوضاءۃ دائم البشر کثیر البھاء شدید الحیاء
رحب الجناب سھل القیاد کریم الاخلاق طیب
الاعراق عطوفا رؤفا شفوقا یکرم المجلس ویبسط
اذا رأہ مھموم وما رأیت ابین لسانا ولا اظھر لفظا منہ"

ترجمہ۔ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوبصورت ہنس مکھ۔ خوش طبع۔ حیادار، دوستدار، اطاعت گذار خوش اخلاق، پسینہ مہکدار، شفیق و مہربان، ہمنشین کی عزت کرتے اور انکی خوشی سے خوش ہوتے اور رنجیدہ دیکھ کر غمگین ہو جاتے۔ زبان شستہ اور صاف الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرتے۔"

اور بعض دوسرے مشائخ نے یوں لکھا ہے۔

کان سیدنا الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سریع
الدمعۃ شدید الخشیۃ کثیر الھیبۃ مجاب الدعوۃ
کریم الاخلاق طیب الاعراق ابعد الناس علی الفحش
اقرب الناس الی الحق شدید الیأس اذا انتھکت

marfat.com

یحارم اللہ تعالیٰ لایغضب لنفسہ ولا یتغیر لغیر ربہ لا
یرد سائلا ولو یاخذ ثوبیہ کانت توفیق رایتہ والتائید
مغامندہ والعلم مھذبہ والقرب مؤدبہ والخطاب
مشیرہ والحظ سفیرہ والانس ندیمہ والبسط نسیمہ
والصدق رأتبہ والفتح بضاعتہ والحلم مناعتہ و
الذکر وزیرہ والفکر سمیرہ والمکاشفۃ عنداوۃ و
المشاھدۃ شفاءہ وآداب الشریعۃ ظاھرہ واوصاف
الحقیقۃ سیرۃ رضی اللہ عنہ وعن جمیع الصالحین
وعن محبھم اجمعین۔

ترجمہ۔ سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نرم دل، خدا ترس
باوقار مستجاب الدعوات خوشخو تھے اور آپ کا پسینہ خوشبودار
تھا۔ فحش و بدگوئی سے دور رہتے تھے۔ ہمیشہ متوجہ الی اللہ رہتے
تھے جب کوئی اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتا تو آپ خوفزدہ
ہو جاتے اور اپنے لئے کبھی بھی کسی پر غضبناک نہیں ہوتے ہاں
رب کی بارگاہ میں کسی نے بے ادبی کی تو آپنے اسکو معاف نہیں
کیا _____ کسی سائل
کو آپنے نامراد نہیں لوٹایا۔ اگر کسی نے آپکے جسم اطہر کے لباس کا
سوال کیا تو لباس بھی دیدیا۔ توفیق ایزدی آپکی جستجو میں رہتی
اور تائید الٰہی آپکی مددگار تھی۔ علم الٰہی نے آپکو مزین و مرصع کر دیا

marfat.com

خدائے وحدہٗ لاشریک کے قرب نے آپکو محبوب بنا دیا تھا۔ خطب و تقریر آپکا مشیر اور خامہ تحریر آپکے سفیر تھے۔ انس و محبت آپکے جلیس و ہمنشین تھے آپکے دریائے کرم سے ہر کس و ناکس فیضیاب تھا۔ صدق آپکا مشاہدہ۔ فتح آپکا سرمایہ اور حلم و بردباری آپکا کام تھا۔ ذکر الٰہی آپکا وزیر اور حقیقت خداوندی میں راتوں کو غور و فکر کرنا آپکا محبوب مشغلہ تھا۔ کشف آپکی غذا اور مشاہدہ جمال الٰہی آپکے لئے شفا تھی۔ آپکا ظاہر شرع محمدی کے آداب سے آراستہ تھا اور آپکا باطن نور حقیقت الٰہی سے مجلّٰی۔ رضی اللہ عنہ

یہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ و کمالات رافعہ کا انتہائی مختصر و جامع تبصرہ کہا جا سکتا ہے اور اگر ذہن و فکر کی توانائیوں کے ساتھ غور کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو سکتی ہے کہ آپکو ان اوصاف حمیدہ و کمالات رافعہ کی تحصیل کے سلسلہ میں کسقدر محنت و مشقت کرنی پڑی ہوگی کتنے مجاہدے و ریاضتیں کی ہونگی کتنی مصیبتیں اور دشواریاں آپنے جھیلیں ہونگی اور ان محنتوں و ریاضتوں کو خدائے قدیر نے شرف قبولیت سے نواز کر آپکو ان محنتوں اور کوششوں کے صلہ میں مراتب عالیہ عطا فرمایا۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق حسنہ و حیات طیبہ کے ذکر جمیل کو بغور پڑھیں اور سوچیں کہ اسلام اپنے چاہنے والوں سے کن پاکیزہ کردار و اعلیٰ اخلاق کا مطالبہ کرتا ہے اور دنیا میں فلاح و بہبودی و آخرت کی سرخروئی حاصل کرنے کے لئے کس قسم کے اخلاق و اوصاف درکار ہیں۔ اگر مسلمان شہنشاہ جیلاں کی مقدس زندگی کے آئینہ میں ان اخلاق کریمانہ و اوصاف حمیدہ کا مشاہدہ کر کے

marfat.com

کما حقہٗ سبق حاصل کریں اور اپنی زندگی میں یہی اخلاق و اوصاف پیدا کریں تو یقیناً یہ مسلمانوں کے لئے زبردست کامیابی و سعادت مندی کی ضمانت ہے خصوصاً سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے عقیدت و محبت رکھنے والوں کو دین کے مسیحا اپنے روحانی پیشوا و سرکار جیلاں کی مبارک زندگی کے اصولوں کو اپنا کر سعادت مندی حاصل کرنی چاہئے۔

سیرت غوثِ اعظم ایک نظر میں

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف اخبار الاخیار حمد و نعت کے بعد اصل کتاب کا آغاز سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مقدس حالات اور فضل و کمالات سے کیا ہے اپنی اس کتاب میں حضرت شیخ موصوف نے آپکی ذات مبارکہ سے متعلق جو کچھ تحریر کیا ہے اسمیں ابتدا سے صرف حلیۂ مبارکہ تک جو مضمون سپرد قلم فرمایا ہے اگر اسے بنظر غائر دیکھا جائے تو وہ گویا اجمالی طور پر سیرت غوث اعظم ہے۔ اہل علم کی ضیافت طبع کے پیش نظر پہلے اصل عبارت نقل کی جاتی ہے اور اس کے بعد اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے تاکہ ایک نظر میں سیرت غوث اعظم کا خلاصہ سامنے آجائے اور پوری کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپکے حالات مقدسہ سے ناظرین کا ذہن چند لمحہ میں تازہ ہو جائے۔

قطب الاقطاب فرد الاحباب الغوث الاعظم

شیخ الشیوخ العالم غوث الثقلین امام الطائفتین

marfat.com

شیخ الطالبین شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبد
القادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ
از اکمل اولیا اہل بیت واز اعاظم سادات حسینیہ
است از احفاد عبد اللہ محض بن حسن مثنیٰ
بن امام المسلمین حسن بن امیر المومنین علی مرتضیٰ
است رضوان اللہ وسلامہ علیہم اجمعین
منسوب است بجیل کہ آں را جیلان وگیلان
نیز گویند تولد شریف آنحضرت سنہ وسبعین وبروایتی احد وسبعین وار
بعمائۃ است ومدت تصدا و مرتدریس وفتویٰ را سی وسہ سال ومدت کلام
او بر مردم وارشاد خلق چہل سال وعمر آنحضرت نود سال ووفات او سنہ
احدی وستین وخمسمائۃ ـــــ وور ثمان وثمانین واربعمائۃ کہ
سال عمر آنحضرت ہیژدہ بود ببغداد قدم سعادت لزوم ارزانی داشت
وقصد اشیاخ وائمہ واعلام است وعلمائے سنت وایمان وین نمودہ اول
قرآن عظیم را بار وایت ودرایت وسر وعلن بنعت اتقان تجوید فرمود واز
اعلام محدثین واعظم مستندین وعلمائے متقنین استماع حدیث نمودہ
در تحصیل علوم وتکمیل آں فرمودہ در جمیع علوم اصولاً وفروعاً مذہبا وخلافاً
از جمیع اعلام بغداد بلکہ کافۂ علمائے بلاد گشت حتی فاق الکل فی الکل
وصار مرجعاً فی الجمیع بعد ازاں حق عزوعلا او را بر خلق ظاہر گردانید وقبول
عظیم وعظمت تمام در قلوب خواص وعوام نہاد وبمرتبۂ قطبیت کبریٰ وولایت

marfat.com

عظمے امخصوص گردانیدہ و جمیع طوائف را از نقبا و علماء و طلبہ و فقراء از اقطار
ارض و آفاق عالم توجہ بجناب عرش مآب او داد و دنیا بیع حکمت از محیط قلب
او بر ساحل لسان جاری ساخت و از ملکوت اعلیٰ تا بہیو و اسفل صیت
کمال و آوازۂ جلال او در افگند و علامات قدرت و امارات ولایت و شواہد
تخصیص و دلائل و کرامت او را آفتاب نصف النہار ظاہر و باہر تر گردانید
و مفاتیح خزائن جود و ازمہ تصرفات وجود را بقبضۂ اقتدار دوست اختیار
او سپرد و قلوب جمیع طوائف انام را مسخر سلطان بہیبت و قہرمان عظمت
او ساخت و کل اولیائے وقت را در حفاوہ نفاس و ظل قدم و دائرۂ امر
او گذاشت تا مامور شد من عند اللہ بقولہٖ "او قدمی ہذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ
و جمیع اولیائے وقت حاضر و غائب قریب و بعید و ظاہر و باطن گردن اطاعت
و سر انقیاد بنہادند خوفا من الرد و طمعا فی المزید ہو قطب الوقت و سلطان
الوجود امام الصدیقین و حجۃ العارفین روح المعرفۃ و قلب الحقیقۃ خلیفۃ اللہ
فی ارضہٖ وارث کتابہ و نائب رسولہ الوجود و الجحت و النور الصرف سلطان الطریق
و المتصرف فی الوجود علی التحقیق رضی اللہ عنہ و عن جمیع الاولیاء حضرت سیدنا
محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اہل بیت کے ولیوں میں کامل
ترین ہیں اور سادات حسنہ میں بہت معظم و بزرگ عبد اللہ محض بن حسن
مثنیٰ بن امام المسلمین حسن بن مجتبیٰ بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ
وجہہ الکریم (رضی اللہ عنہم) کے ہوتے ہیں ایران کے ایک قریۂ جیلان میں
آپ چار سو ستر ۴۷۰ھ یا ۴۷۱ھ ہجری نبوی میں پیدا ہوئے۔ اسی

marfat.com

مناسبت سے آپ جیلانی یا گیلانی کہلاتے ہیں۔

تینتیس ۳۳ سال تدریس و فتویٰ نویسی میں گذرے۔ چالیس ۴۰ سال تک مخلوق کو اپنے وعظ و خطب کے ذریعہ راہ راست کی طرف بلاتے رہے نوے ۹۰ سال کی عمر پائی۔ ۵۶۱ھ میں وصال فرمایا۔

۵۸۸ھ میں جب آپکی عمر شریف اٹھارہ سال تھی بغداد شریف تشریف لائے اور یہاں کے علماء و مشائخ سے پہلے قرآن کریم کو نقلاً و عقلاً بتجوید ختم فرمایا اسکے بعد جید عالموں اور محدثوں سے حدیث کی سماعت فرمائی۔ اصول حدیث فقہ تفسیر اور دیگر علوم و فنون مروجہ کی تکمیل فرمائی اور صرف علماء بغداد نہیں بلکہ ملک کے علماء سے بڑھ گئے اور علماء و فضلاء کے مرجع ہو گئے۔

اسکے بعد اللہ جل مجدہٗ نے آپکو لوگوں پر ظاہر فرمادیا۔ تمام لوگوں کے دلوں میں آپکی عظمت و محبت پیدا کردی۔ قطبیت کبریٰ اور ولایت عظمیٰ کے مرتبہ پر فائز فرماکر تمام علماء و فضلاء و شیوخ و طلبہ اور کافۂ انام کو آپکی طرف متوجہ کردیا۔ آپ کا قلب مبارک جو اسرار الٰہی کا دریا تھا۔ زبان کے ذریعہ اس دریا سے حکمت کے چشمے جاری کردیئے۔

ملکوت اعلیٰ سے زمین کی تہ تک آپکے کمال و جلال کا اعلان فرمادیا۔ آپ کی قدرت کی علامتیں ولایت و مشاہدہ کی نشانیاں کرامت کے دلائل آفتاب نصف النہار سے بھی زیادہ ظاہر و باہر کردیا۔

جود و سخا کے خزانہ کی کنجیاں اور مخلوق کے تصرفات کی لگام آپکے

marfat.com

قبضۂ اقتدار اور دست اختیار میں سونپ دیا۔ اور تمام لوگوں کے دلوں میں آپکا رعب ڈال دیا۔ تمام اولیاءِ وقت آپکے مطیع و فرمانبردار بنا دیئے گئے یہانتک کہ حکم الٰہی ہوا کہ اعلان کردو کہ میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔ آپکے اعلان کرتے ہی تمام اولیاء وقت خواہ حاضر تھے یا غائب، نزدیک تھے یا دور ظاہر تھے یا چھپے ہوئے اپنا اپنا سر جھکا لیا اور آپکے مطیع ہوگئے۔ اس اُمید پر کہ آپکی اطاعت کے ذریعہ ہمارے مرتبے بلند ہوں اور اس بات کے خوف سے کہ آپکی نافرمانی سے ہماری ولایت چھن جائے گی۔

حضرت شیخ قطب وقت غوث اعظم خلیفۃ اللہ وارث کتاب الٰہی نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سلطان طریقت اور مخلوق میں تصرف کرنے والے ہیں۔ (انتہیٰ)

رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن جمیع الاولیاء الکرام اجمعین۔

marfat.com

محبوبِ سبحانی غوث صمدانی ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلانی

سرکارِ غوثِ اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے

فضائل و کمالات

خرقِ عادات و کرامات

marfat.com

۹۲/۸۶

پوچھتے! ہوشہ جیلاں کے فضائل آسی!
ہر فضیلت کے وہ جامع ہیں نبوت کے سوا

حضرت آسی علیہ الرحمۃ

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات و خرقِ عادات کتابوں کے اندر اس کثرت کے ساتھ منقول ہیں کہ شاید کسی دوسرے بزرگ کے نہ ہونگے۔

حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات کی تعداد حد شمار سے افزوں ہیں اور اکثر پائے تواتر کو پہونچی ہوئی ہیں اس سلسلے میں دارا شکوہ کے یہ الفاظ ہیں

"اگرچہ آنحضرت در ایام حیات بظہور رسیدہ و آنچہ الحال نیز مشاہدہ نمودہ می شود جمع کنم کتاب کلانے می شد"

محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی ایک معاصر بزرگ شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت نقل فرماتے ہیں

"ندیدم ہیچ یکے از اہل زماں خود را اکثر الکرامات از شیخ عبدالقادر ہر وقت ہر کہ از ما خواہد کہ از وئے کرامتے مشاہدہ می کند و خوارق ظاہر میگردد و گاہے از وئے و گاہے در روئے گاہے بوئے۔"

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و کمالات اور آپ کی بیشمار کرامات میں سے بقدر اختصار پیش کیا جاتا ہے۔

---

marfat.com

گویا آسمان زمین پر

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اِنَّ یَدِیْ عَلٰی مُرِیْدِیْ کَالسَّمَآءِ عَلَی الْاَرْضِ"۔ بیشک میرا ہاتھ میرا پنجہ میرے مرید کے اوپر اسطرح سایہ فگن ہے جیسے کہ آسمان زمین کے اوپر۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں اِنْ لَّمْ یَکُنْ مُرِیْدِیْ جَیِّدًا فَاَنَا جَیِّدٌ اگر میرا مرید طاقتور نہیں تو کوئی بات نہیں میں تو اس کا آقا طاقتور الاہوں

دوسری جگہ آپ ارشاد فرماتے ہیں اگر میرا مرید میرا نام لیوا مشرق میں ہو اور میں مغرب میں ہوں اور اس کا ستر کھل جائے تو میں اسکی ستر پوشی اپنے ہی مقام سے بیٹھے بیٹھے کروں گا۔ اور تا قیامت میرے سلسلہ والے اگر ٹھوکر کھا کر گرنے لگیں گے تو میں انھیں سنبھالتا رہوں گا اور سہارا دیتا رہوں گا۔"

اس کا نصیبہ بلند ہے

ایک مقام پر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اس شخص کا نصیبہ بہت بلند ہے جس نے میری زیارت کی یا میرے دیکھنے والے کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

میں عزم مستحکم والا ہوں

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصیدہ غوثیہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ع مریدی لاتخف وارش فانی ٭ عزوم "قاتل" عند القتال میرے مرید خوف نہ کر کسی دشمن سے کہ بلاشبہ میں عزم مستحکم والا اور جنگ

marfat.com

کے وقت سخت قتال کرنے والا ہوں۔

مچھلیوں نے قدمبوسی کی

ایک دفعہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل بغداد کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ لوگوں نے تلاش کرنا شروع کر دیا۔ معلوم یہ ہوا کہ آپ دریائے دجلہ کی جانب تشریف لے گئے ہیں وہاں پہونچ کر لوگوں نے دیکھا کہ آپ پانی پر مشی فرما رہے ہیں یعنی چل رہے ہیں اور دریائے دجلہ کی ساری مچھلیاں نکل نکل کر آپکو سلام کرتی ہیں اور قدم مبارک کا بوسہ لے رہی ہیں۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک بہترین قسم کا حسین مصلّٰے فضا میں معلق ہو کر بچھ گیا اور اس کے اوپر دو سطریں لکھی ہیں۔

سطر اوّل میں اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط

اور دوسری سطر میں۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

لکھا ہے۔

اتنے میں بہت سے لوگ اس مصلے کے قریب جمع ہو گئے۔ ظہر کا وقت تھا تکبیر کہی گئی۔ آپنے امامت فرمائی جب تکبیر کہتے تو حاملان عرش آپکے ساتھ تکبیر کہتے اور جب تسبیح پڑھتے تو ساتوں آسمان کے فرشتے آپکے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو آپکے لبوں سے نکل کر سبز رنگ کا نور آسمان کی طرف جاتا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو یہ دعا فرمائی کہ اے رب قدیر تیری بارگاہ میں تیرے محبوب کے واسطے دعا کرتا ہوں کہ تو میرے مریدوں اور میرے مریدوں کے مریدوں کی روحوں کو جو

marfat.com

میری طرف منسوب ہوں بغیر توبہ کے قبض نہ فرمانا۔ سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ آپکی اس دعا پر ہم سبھوں نے فرشتوں کی ایک بڑی جماعت کو آمین کہتے ہوئے سُنا۔ دعا کے بعد ایک ندائے غیبی سُنائی دی۔ اَبْشِرْ فَاِنِّیْ قَدِ اسْتَجَبْتُ لَکَ اے عبدالقادر خوشخبری ہو تمھارے لئے یہ کہ میں نے تمھاری دعا قبول کرلی۔

شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپکے مریدوں میں پرہیزگار اور گنہگار دونوں ہونگے۔ آپنے اپنے غلاموں کے لئے کتنا تسلی بخش جواب عنایت فرمایا ہاں مگر پرہیزگار میرے لئے اور میں گنہگاروں کیلئے۔

وہ میرا مرید ہے

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور اگر کوئی شخص اپنے کو حضور کا مرید بتلاتا ہو اور آپ کی غلامی کا اظہار کرتا ہو اور درحقیقت اس نے آپکے دست مبارک پر شرف بیعت نہ حاصل کیا ہو اور آپکے دربار گہربار سے اسے خرقہ نہ ملا ہو تو کیا وہ حضور کے مریدوں میں شمار کیا جائے گا۔؟ ارشاد فرمایا تا قیامت جو شخص میرے سلسلے میں داخل ہوگا اور اپنے کو میرا مرید کہے گا بیشک وہ میرا مرید ہے اور میرے مریدوں میں شامل ہوگا۔ ہمیشہ میں اسکی نصرت و حمایت اور دستگیری کرتا رہوں گا اور وقت آخر اسے توبہ کی توفیق نصیب ہوگی۔ شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ کسی مرید کا

marfat.com

پیر سرکار غوث اعظم کے مرید کے پیر سے افضل نہیں ہو سکتا۔

ایک عہد نامہ عطا ہوا

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فضائل و کمالات کو احاطۂ تحریر میں سمیٹنا ناممکن ہے۔ حضرت خود ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ کو میرے رب نے ایک عہد نامہ یا اقرار نامہ عطا فرمایا جسکی لمبائی مشرق سے مغرب تک ہے۔ اور بعض روایتوں میں اسکی لمبائی مثل وسعت نظر کے بتلائی گئی۔ اسمیں میرے سلسلہ والوں کے نام لکھے ہیں۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ سب بخشے ہوئے ہیں۔ ایکمرتبہ آپنے داروغۂ دوزخ سے دریافت فرمایا کہ کیا تمھارے یہاں میرے سلسلہ والوں میں سے کوئی شخص ہے جواب دیا کہ آپسے نسبت رکھنے والوں کو مجھے رکھنے کی اجازت ہی نہیں ہے۔

اکسیر اعظم

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھے پکارے اور مجھ سے مدد مانگے میں اس سے اسکی مصیبت دور کردوں اور میرے وسیلہ خدا سے کچھ طلب کرے اسکی حاجت برآئے گی۔ اسکے متعلق بہت سے واقعات شاہد ہیں مشائخ کرام کا ذاتی تجربہ ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اسم مبارک کا وظیفہ اور درود پاک کا ورد کرنا ہی حصول مقاصد کے لئے اکسیر اعظم ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف "الانتباہ" میں قضائے حاجات کے لئے مشائخ کرام سے نقل فرماتے ہوئے ایک ختم کی تعلیم کرتے ہیں کہ جب کسی شخص کو کوئی مشکل

marfat.com

پیش آوے تو پہلے بہ نیت نفل دو رکعت نماز پڑھے پھر اکیسو گیارہ مرتبہ درود شریف بعدہٗ ایک سو گیارہ مرتبہ کلمہ تمجید پھر ایک سو گیارہ بار یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھے اس سے اس کی حاجت بر آئے گی اور پریشانیوں سے چھٹکارا پایا جائے گا۔

کھڑاؤں کا کمال

شیخ ابو عامر عثمان اور شیخ عبدالخالق حریمی بیان فرماتے ہیں کہ ایکمرتبہ ہم تیسری صفر ۵۵۵ھ کو آپکے مدرسہ میں حاضر تھے۔ ناگاہ آپ اٹھے اور کھڑاؤں پہن کر وضو فرمایا پھر دو رکعت نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے۔ تو ایک چیخ ماری اور ایک پیر کی کھڑاؤں کو ہوا میں پھینک دیا۔ جو ہماری نگاہوں سے غائب ہوگئی۔ پھر دوسرے پیر کی کھڑاؤں بھی ہوا میں پھینکدی استفسار کی تو بھلا کس کو جرأت تھی۔ البتہ ہم نے دن اور تاریخ نوٹ کر لیا۔ تین دن کے بعد ایک قافلہ تاجروں کا آیا اور آپکی خدمت میں کچھ کپڑے اور نقد روپے بطور نذر پیش کئے اور ساتھ ہی اس دن والی کھڑاؤں بھی حاضر خدمت کیا ہم لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی۔ اس قافلے سے ہم نے حالات معلوم کئے تو انھوں نے بتلایا کہ ہمارا قافلہ جنگل سے گذر رہا تھا رہزنوں نے ہمیں گھیر کر لوٹ لیا۔ اسوقت ہم نے حضرت کو پکارا فوراً ہم نے ڈوچیخیں ایسی سنیں کہ سارا جنگل دہل گیا۔ ہم سمجھے کہ شاید کوئی ہماری مدد کو آگیا۔ لیکن بظاہر کوئی نظر نہ آیا۔ قافلے کا ہر ہر فرد غوث اعظم کی مدد کا منتظر تھا کہ اتنے میں ان رہزنوں میں سے ڈو شخص افتاں وخیزاں اور پریشان

marfat.com

حال بھاگے ہوئے ہم سے آکر کہنے لگے کہ خدارا ہمارا قصور معاف کردو اور چل کر اپنا مال واپس لے لو۔ جب ہم لوگ اس جگہ پر پہونچے تو دیکھا کہ وہ دونوں سردار مردہ پڑے ہیں اور یہ دونوں کھڑاؤں ان کے سینوں پر رکھی ہیں پھر ان رہزنوں نے پورا واقعہ بیان کیا اور ہمارا مال اسباب واپس کردیا۔ پس اسی وقت اس مال میں حضور کی نذر مان دی۔ لہٰذا ہم لوگ اس وقت ادائے نذر کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں۔ اس واقعہ کی تاریخ دون ملانے سے بالکل مطابق ہوا۔

دنوں اور مہینوں کی حاضری

شیخ ابوالقاسم سے روایت ہے کہ ایک روز میں اور ابو سعود ابوبکر، شیخ ابوالخیر، بسر بن محفوظ، شیخ ابوحفص عمر شیخ ابوالعباس احمد امکانی، اور شیخ عبدالوہاب سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت بابرکت میں حاضر تھے۔ جمعہ کا دن تھا اور سنہ ۵۶۱ھ جمادی الاخریٰ کی ۳۰ تاریخ تھی۔ ایک شخص خوبصورت وحسین نوجوان آکر ادب سے بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا۔ اے اللہ کے ولی آپ پر سلام ہو میں رجب کا مہینہ ہوں آپکو خوشخبری دینے آیا ہوں کہ یہ مہینہ لوگوں کے لئے بہت مبارک ہے چنانچہ اس مہینہ میں لوگ نیک کاموں میں زیادہ مصروف رہے۔

اتوار کے دن یہ مہینہ ختم ہوگیا میں بھی حاضر دربار تھا ایک شخص نے آکر سلام کے بعد باادب عرض کرنے لگا کہ میں شعبان کا مہینہ ہوں آپکو کوئی خوشخبری یا بشارت سنانے نہیں آیا ہوں بلکہ یہ بتلانے آیا ہوں کہ

marfat.com

اس مہینہ میں ملک حجاز کے اندر گرانی زیادہ ہوگی۔ خراسان میں خونریزی و غارتگری ہوگی۔ تلواریں چلیں گی اور شہر بغداد میں بیماری سے بہت سے لوگ مرجائیں گے۔ چنانچہ چند ہی دنوں کے بعد اس قسم کی اطلاعات موصول ہونے لگیں۔ اور بغداد میں بیماری کا ایسا زور ہوا کہ کافی لوگ مر گئے۔

پھر ایک دن شیخ نجیب الدین سہروردی، شیخ ابوالحسن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قاضی ابوالعلیٰ محمد بن بزاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ موجود تھے۔ ایک وجیہہ و باوقار شخص آیا اور سلام کے بعد عرض کیا میں رمضان کا مہینہ ہوں اب آئندہ آپ سے ملاقات نہ ہو سکے گی۔ چنانچہ آنے والے سال کے ربیع الثانی ہی میں آپ وصال فرما گئے۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جنکے پاس مہینے مجسم ہو کر آتے ہیں۔ اسکی اچھائی برائی سے انھیں خبر دیتے ہیں۔ آپکے صاحبزادہ حضرت شیخ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سال کا کوئی مہینہ ایسا نہیں ہوتا تھا کہ شروع ہونے سے قبل آپکے پاس نہ آتا ہو اور اگر اس میں نزول خیر ہونے والا ہوتا تو اچھی شکل میں حاضر ہوتا تھا اور کوئی برائی پیش آنے والی ہوتی تو بری شکل میں۔

میری نگاہیں لوح محفوظ پر لگی رہتی ہیں

ایک روایت میں حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

marfat.com

ہیں کہ ہمارے شیخ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلس میں کہ ملا زمین سے کرۂ ہوا میں مشی فرماتے تھے اور فرماتے کہ آفتاب طلوع نہیں ہوتا ہے تا وقتیکہ میری بارگاہ میں سلام نہ بھیجے میرے رب کی عزت وجلال کی قسم تمام شقی وسعید میرے پیش نظر کئے جاتے ہیں۔ میری نگاہ میں لوح محفوظ سے لگی رہتی ہیں۔ پروردگار عالم کے علم ومشاہدہ کے سمندر میں غوطہ زن رہتا ہوں مخلوق پر میں حجۃ الٰہیہ ہوں اپنے جد کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نائب خاص ہوں اور زمین پر حضور کا وارث۔

بچہ تندرست ہوگیا شیخ ابوالحسن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ایکمرتبہ میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ میں حاضر تھا۔ ایک مالدار تاجر ابو غالب فضل اللہ ابن اسمٰعیل بغدادی از جبی باریاب ہوا اور بصد ادب عرض کیا کہ حضور آپکے جد کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ جب کوئی شخص دعوت پیش کرے تو قبول کرلینی چاہئے خادم آپکی خدمت میں عرض گذار ہے کہ میری دعوت قبول فرمالیجئے۔ آپنے فرمایا اگر مجھ کو اجازت مل گئی تو ضرور شریک ہونگا اسکے بعد تھوڑی دیر آپنے مراقبہ میں سر کو جھکالیا۔ پھر سر مبارک اٹھا کر فرمایا مجھے اجازت مل گئی اب میں ضرور آؤں گا۔ مطمئن رہو۔ وقت معینہ پر آپ اپنی سواری پر سوار ہوکر روانہ ہوئے۔ شیخ علی بن ہیتی نے آپکی دائیں رکاب تھامی اور ابوالحسن نے بائیں رکاب پکڑی اور تاجر کے مکان پر پہونچ گئے وہاں علماء ومشائخ کرام کی ایک بڑی جماعت پہلے سے موجود تھی دسترخوان بچھایا گیا اور طرح طرح کے کھانے چنے گئے پھر ایک بڑا سا

marfat.com

ٹوکرا جسکے اوپر چادر پڑی تھی۔ دو شخص اٹھائے ہوئے لائے اور دسترخوان کے ایک کنارے پر رکھدیا اسکے بعد داعی نے کہا بسم اللہ کیجئے۔ لیکن سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہنوز مراقبہ میں سر جھکائے بیٹھے رہے۔ آپنے کھانا شروع نہیں فرمایا اسلئے کسی کو بھی جرأت نہ ہو سکی۔

چند لمحے کے بعد آپنے اپنے دونوں محترم رفقاء کو حکم دیا کہ اس ٹوکرے کو کھولو۔ حکم عالی کے مطابق دونوں نے ملکر اس ٹوکرے کو کھولا اور آپکے سامنے لاکر رکھدیا اس میں سے ایک مادرزاد اندھا مفلوج و مجذوم بچہ نکلا یہ بچہ ابو غالب سوداگر ہی کا تھا۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیکھتے ہی فرمایا۔ اللہ حیّ "قیّوم" کے حکم سے تندرست ہو کر کھڑے ہو جاؤ یہ فرماتے ہی وہ بچہ بالکل صحیح و سلامت اور تندرست ہو کر کھڑا ہو گیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے یہ بچہ کبھی بیمار ہی نہیں تھا۔

شیخ ابو سعید قلیوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ واقعہ سُنا تو فرمایا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مادرزاد اندھے اور جذامیوں ہی کو نہیں اچھا کر دیتے ہیں بلکہ اللہ کے حکم سے مُردوں کو بھی زندہ فرما دیتے ہیں۔

لنجا تندرست ہو گیا

قُدوۃ العارفین حضرت ابو الحسن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رافضیوں کی ایک جماعت آپکی خدمت میں حاضر آئی اور دو بڑے خشک کدو سر بمہر آپکے سامنے رکھدیئے اور دریافت کیا بتلائیے اس میں کیا ہے۔ آپنے ان دونوں میں سے ایک کے اوپر دست

marfat.com

مبارک رکھ کر فرمایا اس میں ایک آفت رسیدہ بچہ ہے۔ پھر وہ کھولا گیا تو ایک لنجا بچہ گوشت کے لوتھڑے کی طرح نکلا۔ فرمایا "قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ" وہ بچہ اسی وقت تندرست و توانا ہو گیا۔ اور چلنے لگا۔

پھر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے کدو کے اوپر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس میں ایک صحیح سلامت بچہ ہے کھولا گیا تو ایک تندرست بچہ نکلا حضرت نے اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر فرمایا "اپاہج ہو جا" اتنا کہنا تھا کہ اسی وقت وہ بچہ لنجا ہو گیا۔

یہ کرامات دیکھ کر رافضیوں نے اپنے باطل مذہب کو چھوڑ کر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی اس واقعہ کو دیکھ کر تین مرد ان حق جاں بحق ہو گئے۔

رجال الغیب پر حکومت

فقیہہ ابوالمعالی عبدالرحیم بن مظفر قرشی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا آپ اس وقت مکان کی چھت پر نماز چاشت ادا فرما رہے تھے۔ میں بھی وہیں چلا گیا۔ اچانک جو میری نظر میدان کی جانب اٹھی تو دیکھا کہ رجال الغیب کی چالیس صفیں دست بستہ کھڑی ہیں اور ہر ہر صف میں ستر افراد ہیں جب ان سے پوچھا گیا تم لوگ بیٹھتے کیوں نہیں ہو تو انھوں نے جواب دیا کہ جب تک قطب زماں بیٹھنے کی اجازت نہ عطا فرمائیں گے۔ اسوقت تک ہم لوگ نہیں بیٹھ سکتے۔

marfat.com

کیونکہ ہمارے اوپر انھیں کا سایہ انھیں کا ہاتھ ہے اور ہم سب انھیں کے زیر حکومت ہیں اسکے بعد جب آپنے سلام پھیرا اور نماز سے فارغ ہوگئے تو رجال الغیب کی صفوں میں کچھ حرکت پیدا ہوئی پھر یکے بعد دیگرے آپ کی خدمت میں قدمبوسی کے لئے حاضر ہونے لگے ان میں سے ایک ایک آتا تھا اور قدمبوسی کرکے پیچھے چلا جاتا تھا جب سب فارغ ہوگئے تو آپنے انھیں بیٹھنے کا حکم دیا اور وہ سب مؤدب ہوکر بیٹھ گئے پھر انھیں نصیحت فرمانے لگے۔

بارش اور سیلاب موقوف

شیخ عدی بن مسافر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ وعظ فرمارہے تھے کہ اچانک بارش ہونے لگی۔ لوگوں میں انتشار پیدا ہوگیا تو آپنے رخ مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر فرمایا۔ اے پروردگار عالم میں تو لوگوں کو تیری باتیں سنانے کیلئے بلاتا ہوں اور تیری بارش انھیں بیٹھنے نہیں دیتی اتنا فرمانا تھا کہ بارش منقطع ہوگئی۔

اسی طرح دریائے دجلہ میں ایک مرتبہ بہت ہولناک سیلاب آیا اور پانی اتنا بڑھ گیا کہ بغداد مقدس کے ڈوب جانے کا خطرہ لاحق ہوگیا لوگ حیران و پریشان حال آپکی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور دعا کیجئے ورنہ بغداد تباہ ہوجائے گا۔ آپنے اسی وقت اپنا عصائے مبارک ہاتھ میں لیا اور چند لوگوں کے ہمراہ ساحل پر تشریف لے گئے ایک مقام پر عصائے مبارک رکھ کر فرمایا "خبردار اے دجلہ اس سے آگے

marfat.com

مت بڑھنا۔ کیا مجال تھی کہ غوث زماں کی حکم عدولی کر جاتا فوراً وجلہ کا پانی اسی جگہ ٹھہر گیا۔

ہمیشہ کیلئے ریزش کا آنا بند

حضرت عبداللہ بن احمد منظور کنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں بارگاہ غوثیت پناہ میں حاضر تھا اس وقت شیخ عارف محمد کو چھینک آئی اور ریزش نکل آئی انھوں نے جھٹ رومال سے صاف کر لیا مگر اپسرا انھیں سخت ندامت محسوس ہوئی اور دل میں کہنے لگے کہ مجھے ایسے پاکیزہ دربار میں ناک صاف کرنی چاہئے اور یہ کیا خلاف ادب نہیں ہے مگر واہ رے نگاہ غوثیت پناہ کہ شیخ عارف کے دل کی اس کشیدہ تحریر کو پڑھ لیا اور فرمایا اے محمد کوئی مضائقہ نہیں ہے گھبراؤ مت آج سے تمھیں کبھی تھوک اور ریزش نہ آئے گی۔

شیخ عارف محمد اس واقعہ کے بعد کافی عرصہ تک باحیات رہے مگر پوری زندگی میں اسکے بعد انھیں تھوک اور ریزش کبھی نہ آئی حتیٰ کہ کھانسی و نزلہ کی حالت میں بھی انھیں بلغم تک نہ آیا۔

درخت خرما ہرا ہو گیا

ابو محمد عبدالواحد بن صالح بن یحییٰ قرشی بغدادی سے روایت ہے کہ شیخ علی الہیتی جب علیل ہو جاتے تھے تو شیخ ابوالمظفر اسمٰعیل بن سنان حمیری کے پُر فضا باغیچہ میں چلے جاتے تھے اور کئی کئی روز وہیں تشریف رکھتے تھے اس باغ میں دو درخت کھجور کے بالکل خشک و بیکار ہو گئے تھے اور چار سال

marfat.com

سے اسمیں پھل وغیرہ کچھ نہیں آتا تھا اب انکے کٹوانے کا ارادہ کر لیا گیا تھا حضرت شیخ علی ایک مرتبہ بیمار ہوئے تو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکی عیادت کیلئے اس باغ میں تشریف لیگئے عیادت سے فارغ ہو کر آپنے بذات خود ان درختوں میں سے ایک کے نیچے بیٹھ کر وضو کیا اور دوسرے کے نیچے دو رکعت نماز پڑھی۔ اللہ اللہ آپکے قدم مبارک کی برکت ملاحظہ کیجئے کہ یکبیک وہ درخت شاداب ہو گئے اور گو کہ اسوقت پھلوں کے آنے کا موسم بھی نہیں تھا مگر ایک ہفتہ کے اندر ان درختوں سے کھجوریں بھی پیدا ہونے لگیں۔

حضرت شیخ صالح ان درختوں سے کھجوریں لیکر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے آپنے ان میں سے چند کھجوریں تناول فرمائیں اور دعا دی پروردگار عالم تمھاری زمین تمھارے دراہم تمھارے صاع اور تمھارے مویشیوں میں برکت عطا فرمائے۔

شیخ صالح کا خود بیان ہے کہ اس دعا کی ایسی برکت ہوئی اور آپکا اتنا کرم ہوا کہ اب میں ایک درہم خرچ کرتا ہوں تو اسکے دو گنے نوازا کہیں سے آجاتے ہیں۔ گھر کے اندر اگر سو بورے گیہوں کے رکھتا ہوں اور پچاس صرف کر ڈالتا ہوں اور پھر دیکھتا ہوں تو سو کی سو موجود پاتا ہوں۔ مویشی اس قدر بچے دینے لگے ہیں کہ ان کی شمار مشکل سے یاد رہتی ہے۔ دودھ کی اس قدر فراوانی ہے کہ ختم کرنے کی کوشش کے باوجود ختم نہیں کر پاتا غرضکہ آپکی اس دعا کی برکت سے برابر مالدار ہوتا چلا جا رہا ہوں۔

جنوں پر حکومت شیخ ابوالفتوح محمد بن ابی العاص یوسف

marfat.com

بن اسمٰعیل بن احمد علی قرشی تمیمی بکری بغدادی سے روایت ہے کہ شیخ ابو سعید عبداللہ بن احمد بن علی بن محمد بغدادی ازجیٔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۵۲۹ھ میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری بچی فاطمہ جسکی عمر ۱۶ سال ہوگی بڑی حسین وجمیل ایک چھت پر چڑھی اور وہیں سے غائب ہوگئی۔ آپنے فرمایا گھبراؤ نہیں آج رات کو کرخ کے جنگل میں جاؤ اور پانچویں ٹیلے پر بیٹھ جانا لیکن دیکھو خیال رکھنا اپنے چاروں طرف ایک لکیر کھینچ لینا اور دائرہ کھینچتے وقت بسم اللہ عبدالقادر پڑھتے رہنا۔ رات کا کچھ حصہ گذرنے کے بعد جنوں کی جماعتیں گذرنی شروع ہونگی ان کی شکل وصورت بڑی بھیانک اور ڈراؤنی ہوگی مگر تم بے خوف وخطر بیٹھے رہنا وہ تمھیں کوئی ضرر نہ پہونچا سکیں گے۔ عین صبح کے وقت جنوں کا سب سے بڑا بادشاہ اس راستے سے گذرتے ہوئے وہ خود تمہارے سے تمہارا مقصد دریافت کرے گا تب تم اسکے استفسار پر اپنے مقصد کا اظہار کر دینا اور یہ کہدینا کہ مجھے شیخ عبدالقادر جیلانی نے تمہارے پاس بھیجا ہے اسکے بعد اپنی لڑکی کے غائب ہونے کا پورا واقعہ بیان کرنا۔ محمد بغدادی ازجیٔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار غوث اعظم کے حکم کے مطابق عمل کیا اور ٹیلے پر جاکر اپنے چاروں طرف لکیر کھینچ کر بیٹھ گیا۔ چند ساعت کے بعد خوفناک صورت کے جنوں کا قافلہ گذرنا شروع ہوگیا۔ ان کی رہگذر میں بیٹھ کر دخل دینا انھیں سخت ناگوار گذرا مگر دائرے کے اندر انھیں داخل ہونیکی جرأت نہ ہوسکی ساری

marfat.com

رات اس ٹیلے کے قریب سے جناتوں کا قافلوں کا قافلہ گذرتا رہا صبح ہوتے ہی جنوں کا بادشاہ شاہانہ ٹھاٹ کے ساتھ عالیشان گھوڑے پر سوار ہوکر ادھر سے گذرا بادشاہ نے مجھے دیکھتے ہی از خود کلام کیا اور کیفیت معلوم کی تو میں نے جواب دیا کہ مجھے شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ آپ کا اسم گرامی سنتے ہی بادشاہ گھوڑے سے نیچے اتر آیا اور زمین ادب چومی پھر مؤدب ہوکر روائے کے باہر بیٹھ گیا اور اسکے ہمرکاب جتنے بھی تھے سبھی کنارے کنارے تہ جما کر بیٹھ گئے بس وہ عجیب منظر تھا۔ حدِ نگاہ تک جن ہی جن نظر آتے تھے جب بادشاہ نے دوبارہ واقعہ کی تفصیل معلوم کی تو میں نے اپنا پورا واقعہ بیان کیا کہ میری بچی کس طرح چھت پر گئی اور کیسے یک بیک وہاں سے غائب ہوگئی۔

تفصیلی حالات معلوم کرنے کے بعد بادشاہ اپنے ساتھ کے تمام جنوں کی طرف متوجہ ہوا اور بولا کہ بتاؤ تم میں سے کون ہے وہ جس نے یہ حرکت ناشائستہ کی ہے۔ سارے جن لرز اٹھے اور کہنے لگے ہمیں اس کا قطعی کوئی علم نہیں ہے پھر بادشاہ نے اپنے مقرب سپاہیوں کو حکم دیا کہ جس نے بھی یہ ناشائستہ حرکت کی ہو اسے جلد سے جلد گرفتار کر کے میرے پاس لاؤ۔

تھوڑی دیر میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جن پابجولاں بادشاہ کی خدمت میں حاضر کیا گیا جسکے ہمراہ میری غائب شدہ بچی بھی ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ یہ چین کا سرکش جن ہے۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تجھے کس طرح

marfat.com

جرأت ہوئی کہ قطب زماں کی رکاب سے تلے چوری کرے۔ اس جن نے کہا میں پرواز کرتا ہوا چلا جا رہا تھا اس لڑکی کا حسن دیکھ کر میں عاشق ہو گیا۔ اور اسکو میں اٹھا لایا۔ بادشاہ کو جلال آگیا اور اسی وقت اسکا سر تن سے جدا کر دیا اور میری بچی میرے حوالے کر دی۔ جن نے بادشاہ سے دریافت کیا کہ تم لوگ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہت مطیع و فرمانبردار ہو۔ بادشاہ نے جواب دیا بیشک ہم انکے فرمانبردار ہیں حضرت تو اپنے مقام سے ہماری نقل و حرکت کو ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ جب کسی کو قطب زماں مقرر کرتا ہے تو اسے جن و انس پر قدرت و اختیار عطا فرما دیتا ہے۔

لاعلاج مریض شفایاب

۶۰۰ھ کی بات ہے حضرت ابو عبداللہ بن خضر حسینی موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم تیرہ سال تک سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں رہے وہ فرماتے تھے کہ میں نے آپکی بہت سی کرامتیں دیکھیں جن میں سے ایک تو یہ ہے کہ جس مریض کے علاج سے بڑے بڑے حکماء اور اطباء جواب دیتے تھے وہ آپکی خدمت میں لایا جاتا۔ آپ اسکے لئے دعا فرماتے تھے اور اسکے جسم پر اپنا دست مبارک پھیرتے تھے مشاہدہ شاہد ہے کہ فوراً وہ آپکے سامنے ہی اٹھ کھڑا ہو جاتا اور فضل الٰہی سے بالکل تندرست و توانا ہو جاتا۔

ایک مرتبہ خلیفہ مستنجد باللہ کا ایک عزیز خاص آپکی خدمت بابرکت میں لایا گیا جسپر مرض استسقاء شدید طور پر اثر کر چکا تھا۔ آپنے

marfat.com

اسکے پھولے ہوئے شکم پر دست مبارک پھیر دیا۔ آپکی برکت اور کرامت سے ہاتھ پھیرتے ہی اس کا شکم برابر ہوگیا اور فوری صحت ہوگئی۔

سُست اونٹنی تیز رَو ہوگئی

حضرت ابو حفص عمر بن صالح حدادی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اپنی کمزور و لاغر اونٹنی لئے حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حج بیت اللہ شریف کا ارادہ رکھتا ہوں مگر میری یہ اونٹنی بہت کمزور ہے جس سے سفر طے کرنا مشکل ہے اور اسکے علاوہ نہ تو دوسری اونٹنی ہے اور نہ ہی اتنے پیسے ہیں کہ خرید سکوں۔ حضور کوئی تدبیر فرمادیں آقا نے اس نحیف اونٹنی کی پیشانی پر اپنا دست مبارک رکھ دیا بس پھر کیا تھا اسی وقت وہ اونٹنی تندرست و تیز رفتار ہوگئی اور ساری اونٹنیوں سے آگے چلنے لگی۔

کبوتری نے انڈے دینا اور قمری نے بولنا شروع کردیا

ایک مرتبہ آپ شیخ ابوالحسن علی بن احمد کنانی کی عیادت کے لئے تشریف لیگئے۔ دوران گفتگو انھوں نے کہا کہ حضور میرے یہاں کبوتری اور ایک قمری ہے لیکن نہیں معلوم نو ماہ سے دونوں بولتی ہی نہیں ہیں۔

آپ اُٹھے اور کبوتری کے پاس جاکر فرمایا تو اتنے مالک کو فائدہ پہونچاکر خوش کیا کر۔ پھر قمری کے پاس جاکر فرمایا اب تو بھی اتنے مالک کی تسبیح شروع کردے۔ اللہ اکبر۔ اسی دن سے کبوتری انڈے بھی دینے لگی اور بچے بھی نکالنے لگی اور بولنا بھی شروع کردیا۔ ادھر قمری نے بھی

marfat.com

مست نوائی کے ساتھ بولنا شروع کر دیا اور ایسی رسیلی آواز سے بولنے لگی کہ لوگ چلتے چلتے کھڑے ہو کر سننے لگتے تھے۔ یہ سلسلہ ایک زمانہ تک قائم رہا۔

معتبر کتابوں میں شیخ ابوالغنائم سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ میں اور شیخ علی بن ہیتی شیخ الشیوخ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آستانہ عالیہ کی دہلیز پر ایک پریشان حال نوجوان نے کس و نے بس پڑا ہوا ہے۔ اس نے دیکھتے ہی شیخ علی سے کہا کہ اگر بحضرت شیخ بار یابی شفاعت ایں منے بضاعت فراموش نکنی۔

اس کی یہ درخواست سن کر ہم لوگ بارگاہ غوثیت مآب میں حاضر ہوئے تو شیخ علی نے عرض کیا کہ ایتدئے اس تیرہ روز کی خطا درگذر فرماوینگے جو آستانہ عالیہ پر بدحال پڑا ہوا ہے حضور نے فرمایا جاؤ میں نے اسکا جرم معاف کر دیا۔

شیخ علی یہ سن کر باہر آئے اور اس عتاب زدہ کو خوشخبری سنائی کہ تمہارا قصور معاف ہو گیا۔ میری سفارش قبول ہو گئی اتنا سنتے ہی وہ نوجوان خوش ہو کر اٹھا اور ہوا میں پرواز کرتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔

شیخ علی یہ کیفیت دیکھ کر بہت متعجب ہوئے اور اندر آکر حضور سے واقعہ کی نوعیت دریافت فرمائی۔ آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں ہے یہ نوجوان مردان غیب میں سے ہے ہوا میں اڑتا ہوا جا رہا تھا ادھر سے جب گذرنے لگا تو اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اب اس شہر میں کوئی مرد کامل نہیں رہ گیا ہے مجھے اس کا عزم ناگوار معلوم ہوا اور اسی وقت میں نے اس کی حالت

marfat.com

پلٹ کر اسے خاک پر ڈال دیا۔

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

شیخ مظفر منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر آپ سے ایک بزرگ کا ذکر کیا جو واقعتاً باکمال تھے۔ وہ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ میں یونس علیہ السلام کے مقام سے بھی گذر چکا ہوں۔ یہ سنتے ہی آپکی چشمانِ مبارک سرخ ہوگئیں اور غضبناک ہو کر فرمایا اس کی روح قبض کر لی گئی وہ بزرگ بالکل تندرست تھے مگر جوں ہی آپکی زبان سے یہ لفظ نکلا وہ فوراً انتقال کر گئے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ فقراء کے عزور پر سخت غضبناک ہوتے تھے۔

بہ چور کو ابدال بنا دیا

ایک مرتبہ آپکے دولت کدہ پر ایک چور چوری کی نیت سے آیا مکان کے اندر قدم رکھتے ہی دونوں آنکھوں سے اندھا ہو گیا ادھر ادھر ٹکرا آیا پھر انکلنے کے لئے راستہ بھی نہ مل سکا۔ بالآخر مجبور ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھ گیا۔

صبح گرفتار ہو کر خدمت میں آیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ میرے یہاں دنیا کی دولت چرانے آیا تھا ہم اسے ایسی دولت دیتے ہیں جو ہمیشہ اس کے پاس رہے گی۔ آنکھوں پر دستِ کرامت پھیر دیا جسکی برکت

marfat.com

سے زائل شدہ بینائی پھر عود کر آئی۔ اسکے بعد ایک توجہ فرمادی تو منصب ولایت پر پہونچ گیا۔ نیز کسی مقام کے ابدال کا وصال ہو گیا تھا ان کا قائم مقام بنا کر ان کی جگہ پر بھیج دیا گیا۔

کنجی کا گچھا

ایک مرتبہ آپ وعظ فرما رہے تھے۔ مجلس ہی میں ایک شخص ابو المعالی کے نام سے بھی موجود تھے۔ اسی اثناء میں ان کو حاجت بشری کا احساس ہوا۔ لیکن آداب مجلس کے خیال سے حرکت کی جرات نہ کر سکے۔ جب بے اختیار ہو گئے تو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب دیکھنے لگے۔ حضور منبر سے ایک زینہ نیچے اترے تو پہلے زینہ پر ایک سر مثل آدمی کے سر کے ظاہر ہوا آپ دوسرے زینہ پر اترے تو اس سر سے مونڈھا اور سینہ ظاہر ہوا جیسے جیسے آپ نیچے اترتے تھے۔ وہ شکل بڑھتی جا رہی تھی حتیٰ کہ وہ سر کا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل کے ہم مثل ہو گئی۔

انداز کلام رفتار گفتار بالکل حضور کی طرح ہو گیا۔ اس شبیہ کو ماسوا ابو المعالی یا جس کو بھی اللہ نے چاہا اور کوئی نہ دیکھ سکا۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیچے تشریف لا کر اپنا رومال یا آستین مبارک ان کے سر پر ڈال دیا اسکے بعد ابو المعالی اٹھے کو ایک بہت بڑے جنگل میں پاتے ہیں جس میں ایک نہر جاری ہے اور ایک درخت بہت ہی بڑا ہے۔ انھوں نے اپنی کنجی کا گچھا اس درخت کی ایک ٹہنی میں لٹکا دیا اور رفع حاجت سے فارغ ہونے کے بعد اسی نہر میں وضو کیا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی۔ ادھر سرکار غوث اعظم نے سر سے رومال

marfat.com

ہٹا لیا اور اُدھر وہ اتنے کو ویسے ہی مجلس میں موجود پاتے ہیں ان کے اعضاءِ وضو پر پانی کی تری بھی باقی تھی اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ بعینہٖ منبر پر وعظ فرماتے رہے۔ کسی کو احساس بھی نہیں ہوا کہ آپ نیچے بھی اترے تھے یا نہیں۔ ابو المعالی بہت حیرت میں ہوئے کہ ابھی تو میں نے کسی جنگل میں رفع حاجت کیا ہے۔ کسی نہر میں وضو کر کے نماز پڑھی ہے اور میں نہیں بیٹھا ہوں حسب سابق وعظ بھی سن رہا ہوں وعظ کا کوئی جملہ مجھ سے نہیں چھوٹا انھیں خیالات میں گم تھے کہ اچانک کنجیوں کا خیال آیا تو موجود نہیں پایا۔ پھر ذہن میں بات آئی کہ کنجیوں کا گچھا تو اسی درخت میں لٹکا دیا تھا۔ ایک زمانہ کے بعد ان کو بلادِ عجم کا سفر کرنے کا اتفاق ہوا۔ بغداد شریف سے چودہ دن مسلسل سفر کرنے کے بعد اسی جنگل میں پہونچے۔ غور سے دیکھا وہی جنگل ہے جہاں اسوقت رفع حاجت کیا تھا اور وہی نہر ہے جہاں وضو کیا تھا اور آگے بڑھے تو وہ درخت جہاں کنجیوں کا گچھا لٹکا دیا تھا۔ ابتک اسی میں لٹک رہا ہے۔ ابو المعالی فرماتے ہیں کہ میں واپس لوٹا تو خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے کان پکڑا کر ہدایت کی ابو المعالی میری زندگی میں یہ واقعہ کسی کے سامنے مت بیان کرنا۔

درسگاہ میں میٹھے میٹھے جہاز کو گرداب سے نکال دیا

ایک مرتبہ آپ معمول کیمطابق طلبہ کو درس دے رہے تھے۔ ناگاہ آپ کا چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا اور دونوں ہاتھوں کو چادر کے اندر چھپا لیا۔ چند

marfat.com

ساعت کے بعد دست مبارک باہر نکالا تو آستین سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ قلبہ کہتے ہیں ہیبت و جلال کے سبب استفسار تو نہ کر سکے۔ لیکن تاریخ اور دن لکھ کر رکھ لیا گیا۔ دو مہینہ کے بعد کچھ سوداگر تحفہ و تحائف کیساتھ خدمت میں حاضر ہوئے تاجروں سے جب یہ کیفیت پوچھی گئی تو انھوں نے اپنا سارا واقعہ بیان کیا کہ یہاں سے دو ماہ کی مسافت پر ہمارا جہاز چلا آرہا تھا کہ یک بیک سمندر میں تلاطم پیدا ہوا عنقریب جہاز ڈوبنے ہی والا تھا کہ ہم نے اس عالم بیچارگی میں شیخ عبدالقادر جیلانی کا نعرہ بلند کیا۔ اسی وقت دریا سے ایک ہاتھ نمودار ہوا جس نے ہماری کشتی کو ساحل سے لگا دیا۔ تاریخ و دن ملایا گیا تو مطابق ٹھہرا۔

بیک وقت متعدد جگہوں پر تشریف لیگئے

ایک روایت میں ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں ایک خادم نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کیا حضور میری تمنا ہے کہ آج میرے غریب خانہ پر روزہ افطار فرمائیں۔ آپ نے منظور فرمالیا وہ خوشی خوشی واپس گئے ان کے بعد ایک دوسرے خادم حاضر خدمت ہوئے اور انھوں نے بھی یہی خواہش ظاہر کی کہ آج میرے یہاں افطار فرمائیں۔ آپ نے ان کی بھی دعوت قبول فرمالی۔ ان کے جاتے ہی تیسرے خادم آئے اور بڑی عاجزی کے ساتھ انھوں نے بھی یہی مدعا پیش کیا ان سے بھی وعدہ فرمالیا اسی طرح ستر خادم آئے اور ہر ایک نے یہی عرض کیا آپ نے کسی کا دل نہ توڑا

marfat.com

اور سب سے وعدہ فرماتے گئے۔ جب افطار کا وقت آیا حضور ایک ہی وقت میں ہر ایک کے یہاں رونق افروز ہوئے اور روزہ افطار کیا۔ صبح کو جب خدام اکٹھا ہوئے تو ایک نے دوسرے سے فخریہ بیان کیا۔ کہ کل حضور کا میرے اوپر بڑا کرم ہوا میرے غریب خانہ پر روزہ افطار فرمایا۔ دوسرے نے کہا تم غلط کہتے ہو کل تو حضور میرے یہاں تشریف لے گئے تھے اور میرے غریب خانہ پر روزہ افطار فرمایا تھا۔

غرضیکہ وہ جتنے بھی دعوت دینے والے تھے سبھی جمع ہو گئے اور آپس میں بحث ہونے لگی۔ شدہ شدہ یہ خبر مدرسہ میں پہونچی تو مدرسہ والوں نے کہا کل تو حضور نے مدرسہ سے باہر قدم بھی نہیں نکالا۔ یہیں موجود رہے اور مدرسہ ہی میں افطار کیا تھا۔

بالآخر سب لوگ خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ حضور یہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کو اتنی طاقت بخشی ہے کہ وہ بیک وقت متعدد مقامات پر پہونچ سکتے ہیں۔

آفتاب میں چھپنا

سرکار بغداد غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاب و طاقت کا کیا پوچھنا ہے۔ عہد شیر خوارگی میں دایہ کی گود سے دودھ پیتے پیتے جب فرما کر آفتاب میں چھپ جاتے تھے جب سن شعور کو پہونچ گئے تو ایک دن دایہ حاضر خدمت ہو کر عرض کرنے لگیں اے ماہتاب قادریت

marfat.com

جس طرح آپ بچپن میں اڑ کر آفتاب میں چھپ جاتے تھے کیا اب بھی ایسا ہو تو فرمایا وہ زمانہ تو میرے بچپنے اور کمزوری کا تھا اس وقت میں آفتاب میں چھپ جاتا تھا اب میری طاقت و قوت کا یہ عالم ہے کہ اگر ایسے ایسے ہزار آفتاب آجائیں تو مجھ میں غائب ہو جائیں انکا کہیں پتہ بھی نہ چلے۔

اَمراض سے چھٹکارا

حضرت شیخ علی بن ادریس یعقوبی فرماتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد حضرت شیخ علی بن ہیتی مجھ کو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا حضور یہ میرا مرید ہے اس وقت آپ کے جسم اطہر پر ایک چادر پڑی تھی اسے اتار کر مجھے اڑھا دی اور ارشاد فرمایا اے علی تم نے صحت و تندرستی کا جامہ پہن لیا۔ چنانچہ اس وقت سے پینسٹھ سال تک مجھ کو کوئی مرض نہیں چھو سکا۔

قریۂ حلّہ

ایک مرتبہ شیخ ابو المعالی بغدادی بارگاہِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے لڑکے کو ڈیڑھ سال سے بخار آتا ہے دوا علاج کرتے کرتے عاجز آچکے ہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اس کے کان میں کہدینا۔ شیخ عبد القادر جیلانی نے کہا ہے کہ اے بخار اب تو قریۂ حلّہ میں چلا جا۔ حسب ارشاد اس کے کان میں یہ جملہ کہدیا گیا پھر اسکو آئندہ کبھی بخار آیا ہی نہیں۔

ہاتھ مل گیا

کیسانیؒ اور بزازؒ و ابو الحسن علی رحمہم اللہ اجمعین کی روایت

marfat.com

ہے کہ ایک مرتبہ ہمارے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ شونیزیہ کے قبرستان میں فاتحہ پڑھنے کی غرض سے تشریف لگئے جب شیخ حمادؒ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مزار پر پہونچے اسوقت بہت سے لوگ آپکے ہمرکاب تھے جن میں مشائخین کی ایک بڑی جماعت شامل تھی۔ شیخ حمادؒ قدس سرہٗ العزیز کے مزار پر حضرتؒ کافی دیر تک کھڑے رہے یہاں تک کہ آفتاب بلند ہوگیا اور گرمی بڑھ گئی تب آپ وہاں سے آگے بڑھے۔ آپکے رُخ انوار پر مسرت وانبساط کے آثار نمودار تھے۔ حاضرین نے عرض کیا کہ حضور اور دوسری قبروں پہ تو تھوڑی تھوڑی دیر ٹھہرے مگر شیخ حمادؒ کے مزار پر اتنی دیر کیوں ٹھہرے رہے کہ آفتاب میں تیزی پیدا ہوگئی اس کا سبب کیا ہے۔ آپنے فرمایا بائیسؒ سال کا زمانہ گذر چکا میں اور میرے ساتھ یہ کچھ لوگ یہی شیخ حمادؒ اور دیگر مشائخ نماز جمعہ پڑھنے کے لئے جارہے تھے۔ جب ہم لوگ پل پر پہونچے تو حضرت حمادؒ نے مجھے پانی میں ڈھکیل دیا۔ انتہائی سردی کا زمانہ تھا میرے ہاتھ میں چند کتابیں بھی تھیں۔ میں نے اپنا ہاتھ پانی سے اونچا کرلیا۔ تاکہ بھیگنے نہ پائیں پھر میں نے پانی سے نکل کر جبہ کو نچوڑ کر پہن لیا لیکن سردی سے بہت تکلیف ہوئی وہ لوگ آگے بڑھ گئے تھے۔ چنانچہ تیزی سے چلکر میں پھر شیخ حمادؒ کے ساتھ ہوگیا ان کے ساتھ کے بعض لوگوں نے پھر مجھ کو پانی میں گرانے کی کوشش کی تو آپنے ان کو جھڑکا اور فرمایا میں نے عبدالقادر کو بغرض امتحان پانی میں گرایا تھا مجھے معلوم ہے کہ وہ پہاڑ کی طرح سخت ہیں اتنے استقلال سے ہل نہیں سکتے ہیں۔ آج جب میں ان کی قبر پر آیا تو دیکھا شیخ

marfat.com

حمائل حلۂ نورانی زیب تن کئے ہوئے ہیں۔ تاج یاقوتی ان کے سر پہ رکھائے سونے کی نعلیں پہنے ہوئے ہیں غرضکہ ہر طرح عیش و راحت میں ہیں لیکن ایک بازو بیکار کر دیا گیا ہے میں نے وجہ دریافت کی تو انھوں نے جواب دیا۔ شیخ عبدالقادر بائیس برس پیشتر فلاں تاریخ کو جمعہ کیدن پل پر جاتے ہوئے اسی ہاتھ سے تیس دھکا دیا تھا اسکے سبب اس ہاتھ کو مفلوج کر دیا گیا ہے کیا تم مجھے معاف کر سکتے ہو۔ میں نے کہا ہاں میں نے معاف کر دیا۔ اسکے بعد انھوں نے کہا تم محبوب سبحانی ہو پروردگار عالم سے مجھے ہاتھ بھی دلوا دو تو میں نے دست دعا دراز کیا۔ پانچسو اولیاء اللہ نے میری دعا پر آمین کہی اور ان کو ہاتھ مل گیا بلکہ اسی ہاتھ سے انھوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اسی وجہ سے اتنی دیر ٹھہرنا پڑا جب کامیابی ہو گئی تو وہاں سے واپس ہوئے اور مجھے بڑی خوشی ہوئی۔

دریا چھوڑ نہر کے پاس

شیخ عمر بنار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ایکدن شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ کی قدمبوسی کے لئے حاضر ہوا جوں ہی انھوں نے مجھے دیکھا فرمایا دریا چھوڑ کر نہر کے پاس آئے ہو اسوقت تو شیخ عبدالقادر جیلانی تمام اولیاء کے سردار ہیں۔

جسکو چاہیں روک لیں جسے چاہیں چھوڑ دیں

حضرت شیخ سہروردی جو سلسلۂ سہروردیہ کے امام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا سے پوچھا اے چچا آپ شیخ عبدالقادر جیلانی کا اسقدر کیوں ادب کرتے ہیں فرمایا میں انکا کیوں نہ ادب کروں جبکہ اللہ نے ان کو تصرف کامل عطا فرمایا ہے۔ عالم

marfat.com

ملکوت پر بھی ان کو فخر حاصل ہے۔ میرے کیا تمام اولیاء اللہ کے احوال ظاہری و باطنی پر ان کو قابو دیا گیا جسکو چاہیں روک لیں جسکو چاہیں چھوڑ دیں۔

ملک خدا پر ان کی حکومت

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصیدۂ غوثیہ میں فرماتے ہیں "بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِی تَحْتَ حُکْمِی" اللہ کے تمام شہروں پر میرا قبضہ و تصرف اور میرے زیر حکومت ہے۔ ایک مرتبہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود ارشاد فرمایا کہ میں تمام قطبوں پر ولی ہوں جبھی تو اکابر مشائخ مثلاً بقا بن بطور شیخ علی بن ہیتی شیخ ابو سعید قیلولی وغیرہم آپکے مدرسہ میں جاروب کشی و پانی کا چھڑکاؤ کیا کرتے تھے۔ جب خدمت میں حاضر ہوتے تو مؤدب کھڑے رہتے۔ جب تاجدار ولایت سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے بیٹھ جاؤ۔ تو عرض کرتے کیا ہمارے لئے امان ہے؟ ارشاد ہوتا امان ہے۔ تب بیٹھتے تھے اور جب سوار ہوتے تو یہ لوگ رکاب تھام کر تھوڑی دور چلتے پھر از راہ تواضع آپ منع فرماتے تو عرض کرتے اے ہمارے سردار قربت الی اللہ اسی طرح حاصل ہوتی ہے۔ شیخ ابن نقطہ فرماتے ہیں میں نے خود مشاہدہ کیا ہے کہ عراق کے بڑے مشائخ جب سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ میں آتے تو سب سے پہلے مدرسہ کی دہلیز کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

کتے نے شیر کو مار ڈالا

تلخیص القلائد میں شیخ ابو مسعود احمد بن ابی بکر حریمی سے روایت ہے کہ شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ زندہ شیر پر سوار

marfat.com

ہو کر سفر کیا کرتے تھے اور جس شہر میں پہونچتے وہاں سے ایک گائے اپنے شیر کی خوراک کیلئے طلب کرتے تھے لوگ پیش کر دیا کرتے تھے۔ اتفاقاً ایک شہر میں پہونچ کر وہاں کے ایک صاحب ولایت سے گائے منگوائی انھوں نے گائے تو خیر بھیجدی مگر ساتھ ہی یہ بھی کہلا دیا کہ اگر آپ بغداد شریف تشریف لیجائیں تو آپکے شیر کی بہت اچھی طرح دعوت ہوگی۔

شیخ احمد حجام صبح ہوتے ہی سفر بغداد کے لئے روانہ ہو گئے۔ جب بغداد مقدس پہونچے تو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کہلا بھیجا، کہ آپکے شہر میں ایک بزرگ شیر پر سوار ہو کر آئے ہیں ان کے شیر کی خوراک کے لئے ایک گائے بھیج دیجئے۔ آپکے خادم کے ذریعہ کہلا دیا اچھی بات ہے ابھی گائے بھیجے دے رہا ہوں خادم نے جا کر اسی طرح کہدیا وہ بہت خوش ہوئے اور دل میں کہنے لگے واہ رے میری ولایت۔

ادھر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے ہی اپنے خادم سے کہدیا تھا کہ شیخ احمد حجام آنے والے ہیں ان کے شیر کے لئے ایک گائے تلاش کر کے رکھ لو۔ خیر گائے بھیجی گئی جسوقت وہ گائے چلی تو ایک دبلا پتلا کتا جو آستانہ عالیہ کے سامنے پڑا رہتا تھا اس گائے کے ساتھ ہو گیا۔ جب وہ گائے شیخ احمد حجام کے سامنے پہونچی۔ شیخ نے اپنے شیر کو اشارہ کیا کہ اپنی خوراک لے لے۔

جوں ہی وہ شیر گائے کے اوپر جھپٹا فوراً کتے نے لپک کر شیر کا گلا گھونٹ کر پنجوں سے اس کا شکم چاک کر دیا۔ اور اس گائے کو ہنکاتا ہوا سرکار

marfat.com

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے آیا شیخ احمد جام شیر کی حالت اور کتے کی جرأت دیکھ کر بہت شرمندہ ہوئے اور بارگاہ غوثیت پناہ میں حاضر ہو کر معافی طلب کی اور اپنے وطن کو واپس لوٹ آئے۔

سراندیپ کا جن

اصبہان کے باشندوں میں سے ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا میری عورت کو جن بہت ستاتے ہیں۔ کثرت سے دورے پڑتے ہیں بڑے بڑے عالم عاجز آ گئے آپ نے فرمایا وہ سراندیپ کے جنگل کا سرکش جن ہے جاؤ تم اپنی عورت کے کان میں کہہ دینا کہ بغداد والے شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا ہے آئندہ کبھی مت آنا ورنہ ہلاک کر دیئے جاؤ گے اس نے آ کر اسی طرح کہہ دیا۔ اسی وقت آرام ہو گیا۔ اور پھر کبھی یہ شکایت نہ ہوئی۔

آپ جیسا نہ دیکھا

حضرت احمد بن صالح جیل بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مدرسہ نظامیہ بغداد میں آپ کے پاس حاضر تھا اور بہت سے علماء و مشائخ بیٹھے تھے۔ مسئلہ قضاء و قدر پر گفتگو ہو رہی تھی۔ ناگاہ چھت سے ایک بہت بڑا سانپ آپ کے سامنے گرا۔ لوگ گھبرا کر کھڑے ہو گئے مگر سرکار غوث اعظم باطمینان و سکون بیٹھے رہے اور اسی طرح تقریر فرماتے رہے۔ پھر وہ سانپ آپ کے سامنے پھن نکال کر کھڑا ہو گیا جیسے باتیں کر رہا ہو۔

جب وہ سانپ چلا گیا تو لوگوں نے دریافت کیا حضور اس نے کیا باتیں کیں۔ آپ نے فرمایا وہ کہہ رہا تھا کہ میں نے بہت سے اولیاء اللہ کو آزمایا مگر آپ جیسا کسی کو نہ پایا۔

marfat.com

اسی طرح ایک واقعہ اور معتبر کتابوں میں سیدنا شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ والد محترم فرماتے ہیں کہ ایکمرتبہ جامع منصوری میں نماز پڑھ رہا تھا چٹائی پر کسی کے آنے کی آہٹ محسوس ہوئی پھر ایک بڑا اژدہا میرے سجدہ گاہ پہ منہ پھیلا کر بیٹھ گیا جب میں قعدہ میں گیا تو میرے زانوے گھس کر کے گردن میں لپٹ گیا جب میں نے سلام پھیرا تو وہ اژدہا خود بخود چلا گیا۔ پھر دوسرے دن ایک سنسان جگہ پر مجھے ایک آدمی بہت ہی ہیبت ناک شکل میں دکھائی دیا۔ میں نے سمجھا کہ شاید یہ جنوں میں سے ہے اس نے مجھ سے کہا کہ کل میں ہی نماز میں آپکے پاس آیا تھا۔ بڑے بڑے اولیاء کرام کو میں نے آزمایا لیکن آپ کی طرح ثابت قدم و متحمل نہیں پایا پھر اس نے میرے ہاتھ پر بیعت کرلی۔

محفلِ وعظ میں تھے

ابو نظر بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب بہت بڑے عالم تھے ایکمرتبہ انھوں نے جنوں کی دعوت کی۔ وقت پر کوئی بھی نہ آیا وقت معینہ گذر جانے کے بعد جن آئے تو والد صاحب نے پوچھا کہ تم لوگ وقت پہ کیوں نہیں آئے جنوں نے جواب دیا ہم غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محفل وعظ میں تھے جب انکی مجلس کا وقت آتا ہے تو ہم سب وہاں حاضر ہوجاتے ہیں ایسے اوقات میں ہمیں نہ بلایا کیجئے انھوں نے دریافت کیا کہ تم لوگ بھی مجلس وعظ میں جاتے ہو جواب دیا کہ ہماری تعداد غوث الثقلین کی مجلس میں بہ نسبت انسانوں کے زیادہ ہوتی ہے۔

marfat.com

نور کا ٹکڑا

حضرت سید عمر بزاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت غوث اعظم کے پاس بیٹھا تھا آپنے اپنا دست مبارک میرے اوپر مارا۔ فوراً ایک نور کا ٹکڑا آفتاب کے مثل میرے دل میں چمک اٹھا اسوقت میرے دل میں حقائق کے دروازے کھل گئے آجتک وہ نور برابر ترقی کر رہا ہے۔

مُرغ زندہ ہوگیا

ایک ضعیفہ آپکی خدمت مبارکہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی اے میرے آقا میرے اس لڑکے کا دل آپکی طرف بہت مائل ہے حضور اسکو اپنی غلامی میں قبول قبول فرمالیں آپنے کوئی عذر نہ کیا اور اسکو مجاہدہ و ریاضت کی تعلیم دینی شروع فرمادی کچھ دنوں کے بعد وہ ضعیفہ اپنے لڑکے کو دیکھنے کی غرض سے آئیں تو دیکھا کہ ان کا بچہ جو کی خشک روٹی کھا رہا ہے اور بہت کمزور ہوگیا ہے وہ ضعیفہ وہاں سے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر آئیں تو دیکھا کہ آپ پکا ہوا مرغ کھا رہے ہیں اور ہڈیوں کو توڑ توڑ کر ایک طشت میں جمع فرماتے جارہے ہیں عرض کی حضور آپ تو مرغ کھا رہے ہیں اور میرا لڑکا سوکھی روٹی کھاتا ہے آپنے اپنا دست مبارک ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ وَھِیَ رَمِیْمٌ "کھڑا ہو جا بوسیدہ ہڈیوں سے زندہ کرنے والے رب کے حکم سے۔"

فوراً ان ہڈیوں سے مرغ زندہ ہو کر بانگ دینے لگا پھر آپنے فرمایا جب تیرا بیٹا اس قابل ہو جائیگا تو وہ بھی جو چاہے گا کھایا کرے گا۔

marfat.com

محی الدین کسی نے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا حضور کا لقب محی الدین کب سے ہوا۔ آپ نے فرمایا ایک دن میں بغداد کے جنگل سے گذر رہا تھا راستے میں ایک شخص کمزور و ناتواں ضعیف العمر کو دیکھا انھوں نے مجھ سے کہا بیٹے مجھ کو اٹھا کر کھڑا کر دو۔ میں نے انکی حالت دیکھ کر تکلف کیا۔ مگر جب انھوں نے اصرار کیا تو میں نے ان کا بازو پکڑ کر کھڑا کر دیا اسی وقت وہ تندرست و توانا ہو گئے اور جوانی و خوبصورتی عود کر آئی۔ پھر انھوں نے کہا کہ تم نے مجھ کو پہچانا میں نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا میں تمھارے جدِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دین ہوں ضعیف و کمزور ہو گیا تھا اور سکت باقی نہیں رہ گئی تھی تم نے مجھ کو زندہ کر دیا۔ "اَنْتَ مُحْیِ الدِّیْن" تم محی الدین ہو پھر میں وہاں سے جامع مسجد آیا تو ہر طرف سے لوگ محی الدین کہتے ہوئے میرے گھر آئے اور دست و پا چومنے لگے اسی وقت سے یہ لقب حاصل ہوا

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

ایک مرتبہ آپ وعظ فرما رہے تھے کہ اچانک دورانِ گفتگو میں ارشاد فرمایا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ۔ یہ میرا قدم سارے اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے اس وقت مجلس میں سیکڑوں اولیاء و مشائخ حاضر تھے۔ حضرت شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اٹھ کر آئے اور گردن جھکا کر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا۔ پھر سارے حاضرین نے آپ کے قدم مبارک کے سامنے اپنی اپنی گردنیں جھکا دیں۔

شیخ عدی بن ابی البرکات فرماتے ہیں میں نے اپنے چچا شیخ بن مسافر

marfat.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا قَدَمِیْ هٰذِهٖ کے معنی کیا ہیں؟ انھوں نے جواب دیا اس سے مقام محض فردیت مراد ہے میں نے پھر سوال کیا۔ کیا اسکے لئے حکم دیا گیا تھا۔ فرمایا ہاں حکم دیا گیا تھا۔ تمام اولیاء اللہ نے اپنے سران کے آگے جھکا لئے تھے۔

• حضرت ماجد کردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جسوقت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا تو روئے زمین کے تمام ولیوں نے اپنی گردنیں جھکالیں۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں تین سو اولیاء اللہ اور سات سو رجال الغیب مجلس میں حاضر تھے سبھوں نے اپنی اپنی گردنیں آپکے سامنے جھکا لی تھیں۔

• حضرت مکارم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس دن آپنے یہ فرمایا خطۂ زمین کے تمام اولیاء کرام نے معائنہ کیا کہ قطبیت کا جھنڈا حضرت کے سامنے نصب کیا گیا۔ تاج غوثیت آپکے سر پہ رکھا گیا۔ تصرف تام کی خلعت جو شریعت وطریقت کے نقش ونگار سے مزین تھی زیب تن فرمائے ہوئے اعلان فرمارہے تھے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے یہ اعلان سنکر مشرق ومغرب کے تمام اولیاء کرام نے اپنی اپنی مجلسوں میں اپنی گردنیں جھکالیں۔

• شیخ خلیفۃ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کی یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی

marfat.com

رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ ۔ حضور انور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صدق الشیخ عبد القادر کیف لا وھو القطب وانا ارعاہ شیخ عبدالقادر جیلانی نے سچ کہا اور وہ کیوں نہ کہیں کہ قطب ہیں اور میں ان کی نگہبانی کر رہا ہوں۔

احترامِ غوث نے ہند کا سلطاں بنا دیا

جسوقت سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغداد شریف میں یہ ارشاد فرمایا قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عین شباب کے عالم میں ملک خراسان کے ایک پہاڑ کی کھوہ میں مجاہدہ و ریاضت کی منزلیں طے فرما رہے تھے۔ بغداد مقدس میں یہ اعلان ہوتے ہی آپنے اپنا سر جھکا لیا اور اتنا جھکایا کہ سر مبارک زمین سے لگ گیا اور وہیں سے جواب دیا۔ بَلْ قَدَمَاکَ عَلٰی عَیْنِیْ وَرَاْسِیْ بلکہ آپکے قدم مبارک میری آنکھوں اور سر پر۔ اس نیازمندی کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت غریب نواز قدس سرہٗ العزیز سلطان الہند اور یہاں کے سارے ولیوں کے بادشاہ مقرر ہو گئے۔

مزار مبارک سے باہر

حضرت بقا بن بطو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تشریف لے گئے میں نے دیکھا کہ حضرت امام حنبل قبر سے باہر تشریف لائے اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے سینے سے لگا کر ارشاد فرمایا اے شیخ عبدالقادر

marfat.com

علم شریعت وطریقت میں میں بھی تمہارا محتاج ہوں۔

تینؔ چادریں

ابوالعباس موصلی فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے خواب میں مشاہدہ کیا کہ اکابر مشائخ ایک جگہ پر جمع ہیں اور حضرت غوث الثقلین ان کے صدر ہیں ان مشائخ کرام میں سے بعض کے سر پہ عمامہ ہے اور بعض کے عمامہ کے اوپر ایک چادر ہے اور بعض کے عمامہ کے اوپر دو چادریں ہیں اور تاجدار غوثیت کے عمامہ پہ تینؔ چادریں ہیں اتنے میں میری آنکھ کھل گئی دیکھا تو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر اونچے کھڑے فرما رہے ہیں ایک چادر شریعت کی اور دوسری چادر حقیقت کی تیسری چادر عظمت کی ہے۔

سہ بارہ وصیت

حضرت مطہر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ جب میرے والد محترم کا وقت آخر ہوا تو میں نے دریافت کیا کہ آپ کے بعد میں کس کی پیروی کروں فرمایا شیخ عبدالقادر جیلانی کی میں نے سمجھا کہ شاید غلبۂ مرض کی وجہ سے فرمارہے ہیں۔ دوبارہ استفسار کیا پھر وہی جواب دیا میرے دل میں پھر یہی خیال پیدا ہوا کہ شاید مرض کی شدت کی وجہ سے فرمارہے ہیں۔ سہ بارہ دریافت کیا والد محترم آپ کے بعد میں کس کی پیروی کروں۔ فرمایا شیخ عبدالقادر جیلانی ہی کی۔ کیونکہ عنقریب وہ زمانہ آنیوالا ہے کہ صرف عبدالقادر جیلانی ہی کی پیروی کی جائے گی۔ غرضکہ والد صاحب کی وفات کے بعد میں بغداد شریف آیا۔ اسوقت سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ وعظ فرمارہے تھے۔ اکابر مشائخ حاضر مجلس تھے۔ حضرت نے برملا مجھ سے

marfat.com

فرمایا اے مطہر تمہیں اتنے والد کی وصیت ایک مرتبہ کافی نہ ہوئی تین مرتبہ میں اعتبار ہوا میں خوفزدہ ہوگیا اور قدموں پر سر رکھ کر معافی مانگی۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصیدہ غوثیہ میں ارشاد فرماتے ہیں ؎

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا

کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

جیسے رائی کا دانہ

یعنی اللہ کے تمام شہروں کو میں اسطرح دیکھ رہا ہوں جیسے رائی کا دانہ اپنی ہتھیلی پر

اس سے معلوم ہوا کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظروں سے کائنات کا کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں۔ حضرت احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بندۂ کامل کی تعریف فرماتے ہیں کہ دنیا بھر میں کوئی ایک دانہ زمین سے اگے یا کوئی پتہ درخت کا سبز ہووے بندۂ کامل کی نظروں سے چھپا نہیں ہوتا تو پھر تاجدار ولایت سرکار بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہوں سے کوئی ذرہ کیونکر پوشیدہ رہ سکتا ہے۔

اتنا کہہ کر نظروں سے غائب

شیخ محمد بن خضر حسینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، اچانک حضرت احمد کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات کا خیال پیدا ہوا فوراً سرکار غوث اعظم نے فرمایا لو احمد کبیر بیٹھے ہیں ان سے ملاقات کرلو۔ میں نے دیکھا کہ آپکے بازو میں ایک فربہ ہیبت وجیہ بزرگ بیٹھے ہیں۔ میں نے سلام کرکے مصافحہ کیا تو حضرت احمد کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اے خضر جو شخص شیخ عبدالقادر جیلانی جیسے بزرگ کی زیارت سے

marfat.com

مشرف ہو۔ پھر اے مجھ جیسے شخص سے ملنے کی تمنا نہ کرنی چاہئے۔ میں تو خود آپ کا تابع ہوں اتنا فرمانے کے بعد وہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔

دائیں بازو شریعت
بائیں بازو طریقت

حضرت شیخ بقائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں شیخ احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا انھوں نے فرمایا کہ تم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی کچھ حالات جانتے ہو میں نے بیان کرنا شروع کر دیا جب میں خاموش ہوا تو سید احمد کبیر رفاعی نے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کے مرتبہ کو کون پہونچ سکتا ہے آپکے داہنے طرف بحر شریعت اور بائیں طرف بحر طریقت ہے جس سے چاہیں بھریں اسوقت ان کا کوئی ثانی نہیں۔ یہی احمد کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ورنہ سلسلہ سلب کر دیا جائیگا

کے بھتیجے بغداد شریف جانے لگے تو انھوں نے چلتے وقت ان کو تاکید کی کہ دیکھو جسوقت بغداد شریف میں داخل ہونا تو سب سے پہلے حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضری دینا کیونکہ ان کے متعلق عہد لیا جا چکا ہے۔ جو شخص بغداد میں آئے پہلے ان کی زیارت کو حاضر ہو ورنہ اس کا سلسلہ سلب کر دیا جائیگا۔

وقت کے سو فقہا جیران

معتبر روایت ہے کہ جب حضرت سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وعظ و ارشاد کی شہرت عام ہوئی تو دور دور سے علم و معرفت کے شیدائی

martat.com

پروانہ وار آپکی مجلس وعظ وارشاد میں شریک ہونے لگے حتیٰ کہ وقت کے دوسرے مشہور ومعروف واعظین کے وعظ وتقریر کیجانب سے لوگ بے اعتنائی برتنے لگے جس سے اکثر واعظوں کو اس کا بیحد ملال ہوا۔ چنانچہ وقت کے سو فقہاء جو علم فقہ میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے اس بات پر متفق ہوئے کہ علوم مختلفہ سے سخت سے سخت سو مسائل چن لئے جائیں اور ہر شخص ایک ایک مسئلہ عین مجلس وعظ میں بھرے مجمع کے اندر آپ سے پوچھے بروقت آپ اتنے مسائل کے جوابات دینے سے قاصر رہ جائینگے اور خود بخود لوگوں کی عقیدت مندی آپکی جانب سے ختم ہو جائیگی۔

چنانچہ ہر ایک فقیہہ نے ایک ایک مسئلہ جو انکی تلاش میں اہم سے اہم نظر آیا منتخب کر لیا اور بیک وقت سب کے سب آپکی مجلس وعظ میں حاضر ہوئے۔ ٹھیک اسی وقت سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ مبارک سے نور کی ایک ایسی بجلی چمکی جسے حاضرین میں سے کوئی نہ دیکھ سکا مگر جسے خدا نے چاہا۔ اس بجلی نے یکے بعد دیگرے ان سو فقیہوں کے سینوں پر گشت کیا جس کسی کے سینہ پر وہ بجلی گرتی تھی بسمل کی طرح تڑپنے لگتا تھا۔ پھر وہ سارے کے سارے فقہاء ایک ساتھ چیخنے لگے اور اپنے پیرہن تار تار کر ڈالے نیز برہنہ سر ہو کر اپنے سروں کو آپکے قدموں پر رکھدیئے۔ بعدہٗ آپ انھیں ایک ایک کر کے اپنے سینۂ رحمت گنجینۂ علوم ومعرفت سے لگاتے اور فرماتے جاتے تھے کہ تیرا یہ سوال ہے اور اس کا یہ جواب اسطرح آپنے ان سب کے سوالات اور ان کے جوابات ارشاد فرمائے۔"

marfat.com

حضرت شیخ مفرج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اختتام مجلس پر میں نے ان سے پوچھا کہ تمہارا یہ کیا حال ہوا؟ انھوں نے بتلایا کہ جب ہم مجلس میں آکر بیٹھے تو جو کچھ ہمیں آتا تھا دفعۃً ہمارے سینہ سے ایسا کافور ہو گیا گویا ہم نے ایک لفظ بھی کبھی نہ پڑھا تھا پھر جب سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سینۂ مبارک سے لگایا ہر ایک کے پاس سے اس کا کھویا ہوا علم واپس ہوا۔ ہمیں تو اپنے وہ سوالات بھی نہ یاد رہے جو آپ کے لئے چن کر لائے تھے۔ آپ ہی نے ہمیں سوالات یاد دلائے اور ان کے جواب بھی ارشاد فرمائے جو ہمارے حاشیہ خیال میں بھی نہ تھے۔

عصا کا حیرت انگیز کرشمہ

حضرت عبداللہ زیال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کیوقت میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ میں کھڑا تھا کہ آپ اندر سے دست مبارک میں ایک عصا لئے ہوئے باہر تشریف لائے مگا میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش آپ اس عصا کے ذریعہ کوئی کرامت دکھاتے یہ خیال میرے دل میں آتے ہی آپ نے عصا کو زمین میں نصب فرما دیا۔ بس وہ مشعل کی طرح روشن ہو گیا اور کافی دیر تک روشن رہا جب آپ نے اسے زمین سے اکھیڑا تو پھر اپنی اصلی حالت میں آگیا آپ نے ارشاد فرمایا اے عبداللہ تم یہی چاہتے تھے؟

تمہارا ظاہر و باطن میرے سامنے آئینہ ہے

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہارا ظاہر و باطن میرے سامنے آئینہ ہے اگر میری زبان پر شریعت کی روک نہ ہوتی تو

marfat.com

میں بتلاتا کہ تم کیا کھاتے ہو کیا پیتے ہو اور کیا جمع کرتے ہو۔

لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں

حضرت عمر بزاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں پندرہ جمادی الاخریٰ ۵۵۶ھ کو جمعہ کیدن سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیساتھ جامع مسجد جارہا تھا راستہ میں کسی شخص نے آپکو سلام نہ کیا میں نے حیرت و استعجاب میں ڈوب کر اپنے دل میں کہا کہ ہر جمعہ کو تو خلائق کا اتنا زبردست اژدہام ہوتا تھا کہ بدقت تمام ہم مسجد تک پہونچتے تھے نہیں معلوم آج کیا ماجرا ہے کہ کوئی آپ کو سلام تک نہیں کرتا۔ پورے طور پر ابھی یہ بات میرے دل میں آنے بھی نہ پائی تھی کہ آپنے تبسم فرماتے ہوئے میری جانب دیکھا اس کے ساتھ ہی اس کثرت سے لوگ تسلیم و مجرا کو ٹوٹ پڑے کہ میرے اور آپکے درمیان حائل ہوگئے اور اسی ہنگامہ میں میں آپ سے دور ہوگیا میں اپنے دل میں سوچنے لگا کہ اپنے لئے تو اسوقت سے پہلا ہی حال اچھا تھا کہ دولتِ قرب حاصل تھی۔

یہ خیال میرے دل میں آتے ہی آپنے پھر تبسم فرماتے ہوئے میری جانب دیکھا اور ارشاد فرمایا اے عمر تمھیں نے تو اسکی خواہش کی تھی اَوَمَا عَلِمْتَ اَنَّ قُلُوْبَ النَّاسِ بِیَدِیْ اِنْ شِئْتُ صَرَفْتُھَا عَنِّیْ وَ اِنْ شِئْتُ اَقْبَلْتُ بِھَا اِلَیَّ[1] کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اگر میں چاہوں تو اسے اپنی طرف سے پھیر دوں اور میں اگر چاہوں تو

---

[1] یہ عبارت بہجۃ الاسرار شریف کی ہے حضرت جامی علیہ الرحمۃ نے نفحات الانس میں اس کا ترجمہ کیا ہے

marfat.com

تو اسے اپنی طرف متوجہ کرلوں۔

ایک قدم میں جانا چاہتے ہو یا جس طرح آئے تھے

حضرت شیخ ابو صالح مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ میرے شیخ سیدی ابو شعیب مدینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے ابو صالح تم سفر کرکے بغداد جاؤ اور محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری دو وہ تم کو فقر کی تعلیم دیں گے چنانچہ میں بغداد پہونچا اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالی وقار میں حاضر ہوا۔ ہنوز میں نے اس جاہ وجلال کا کوئی بندۂ خدا نہ دیکھا تھا آپنے مجھے خلوت میں تین چلے بٹھائے اسکے بعد میرے پاس تشریف لائے اور قبلہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ابو صالح اس طرف دیکھو تمہیں کیا نظر آتا ہے۔ میں نے عرض کی کعبۂ مکرمہ پھر مغرب کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اس طرف دیکھو تمہیں کیا نظر آتا ہے میں نے عرض کی کہ میرے پیر ومرشد ابو شعیب مدینی، فرمایا کس طرف جانا چاہتے ہو کعبہ کو یا پیر کے پاس۔ میں نے عرض کی اپنے پیر کے پاس، آپنے فرمایا ایک قدم میں جانا چاہتے ہو یا جسطرح آئے تھے میں نے عرض کیا جسطرح آیا تھا فرمایا یہ افضل ہے ساتھ ہی ارشاد فرمایا ابو صالح اگر تم فقر چاہتے تو بلا زینہ کے اللہ تک نہیں پہونچو گے اس کا زینہ توحید ہے اور توحید کا مدار یہ ہے کہ عین الستر کے ساتھ تمام خطرات کو مٹادے لوح دل مکمل پاک صاف کرلے میں نے عرض کی حضور اپنی مدد سے مجھے یہ صفت عطا فرمائیں یہ سنکر آپنے ایک توجہ فرمائی تو ارادوں کی تمام کششیں میرے دل سے اس طرح

marfat.com

کافور ہوگئیں جیسے دن کے آنے سے رات کی اندھیری اور آجتک آپکی اسی نگاہ کرم سے میں اپنا کام چلا رہا ہوں۔ فائدہ۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دلوں پر ایسا قبضہ ہے کہ ایک توجہ میں دل کو تمامی خطرات سے پاک فرمادیا اور نہ صرف اسی وقت کے لئے بلکہ ہمیشہ کے واسطے۔

کوہ قاف کے اکابر اولیاء

حضرت شیخ ابوالغنائم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایکدن میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دولتکدہ پر حاضر ہوا تو دیکھا چگارا جینی شخص آپکی خدمت مبارکہ میں موجود ہیں میں کھڑا رہا جب وہ حضرات اٹھکر چلے تو آپنے مجھ سے فرمایا جاؤ ان سے اپنے لئے دعا کراؤ چنانچہ میں نے دروازہ پر آکر انھیں روکا اور طالب دعا ہوا۔ انھوں نے فرمایا تم ہم سے دعا کے طالب ہو حالانکہ تم ایسے شخص کی خدمت میں رہتے ہو جنکی دعا کی برکت سے خدائے قدیر زمین کو قائم رکھتا ہے اور تمام خلق پر رحم فرماتا ہے۔ ہم بھی آپ ہی کے سایۂ کرم میں پلتے ہیں اور آپ ہی کے آستانۂ عالیہ کی تابعداری کی بدولت ہمیں یہ شرف حاصل ہوا ہے اتنا فرمانیکے بعد وہ حضرات تشریف لیگئے۔ میں نے واپس آکر آپ سے پوچھا یہ حضرات کون تھے؟ فرمایا وہ کوہ قاف کے اکابر اولیاء میں سے ہیں دروازہ سے نکلتے ہی وہ اپنی جگہ پر پہونچ گئے

marfat.com

ذکرِ وصال اور وصیت سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ذکر وفاتہ رضی اللہ عنہ کتا مرض مرضہ الذی مات فیہ قال لہ ابنہ عبد الوھاب اوصینی بما اعمل بہ بعدک فقال علیک بتقوی اللہ ولا تخف احدا سوی اللہ ولا ترج احدا سوی اللہ وکل الحوائج الی اللہ ولا تعتمد الا الیہ واطلبھا جمیعا ولا تثق باحد غیر اللہ التوحید التوحید اجماع الکل مرض الموت میں حضرت کے خلف اکبر شیخ سیف الدین عبد الوہاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور! ہمارے لئے وصیت فرمائیں تاکہ آپ کے بعد ہم اسپر عمل کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ جل مجدہ سے ڈرو۔ اس کے سوا کسی کا خوف نہ کرو۔ اپنی امیدیں اسی سے وابستہ رکھو۔ تمام حاجتیں اسکے سپرد کردو۔ اسکے سوا کسی پر بھروسہ نہ رکھو اپنی ضرورتیں اسی سے طلب کرو اسکے سوا کوئی لائق اعتماد نہیں توحید پر قائم رہو اس لئے کہ تمام لوگوں کا تسلیم شدہ مسئلہ ہے کہ بغیر توحید نجات ناممکن ہے نیز فرمایا دل کا تعلق جب اللہ تعالیٰ سے ہو جاتا ہے انسان اس منزل پر پہونچ جاتا ہے جہاں کوئی شئے اس سے جدا نظر نہیں آتی میں عشق حقیقی کی اس منزل پر گامزن ہوں جہاں عشق مجازی کا نام و نشان نہیں۔

اپنے فرزندوں سے فرمایا تم لوگ میرے پاس سے ہٹ جاؤ ظاہرا میں تمہارے درمیان ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں کہیں اور ہوں۔ نیز فرمایا میرے پاس تمہارے علاوہ دوسری مخلوق حاضر ہے ان کے لئے جگہ

marfat.com

کشادہ رکھو اور ان کا ادب و احترام ملحوظ رکھو۔ اس جگہ بخشش اور رحمت عظیم ہے اس لئے اپنے جگہ تنگ نہ کرو۔ بارہا فرماتے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ، غَفَرَ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ وَتَابَ اللّٰہُ عَلَیَّ وَعَلَیْکُمْ اور تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں۔ اللہ ہم سب کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے، ان فرشتوں کے سلام کے جواب میں جو آپکو سلام کرتے اور یہ جواب کا سلسلہ چوبیس گھنٹے رہا۔

جس رات میں آپ کا وصال ہوا۔ اس دن آپ نے فرمایا تیرا فسوس ہے میرے متعلق تمہارا کیا خیال ہے میں نہ کسی انسان سے ڈرتا ہوں نہ جن سے نہ ملک الموت سے نہ کسی اور چیز سے اے ملک الموت مجھے اس ذات کی بارگاہ میں باریاب کردے جو مجھ کو دوست رکھتا ہے اور میرے امور کا والی ہے یعنی رب کریم۔ پھر آپ نے ایک چیخ ماری۔

حضرت کے فرزند ابن سید حضرت عبدالرزاق و حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے اور پھیلاتے اور ساتھ ہی ساتھ فرماتے جاتے تمہیں سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ صدق دل سے توبہ کرو اور سوادِ اعظم میں داخل ہو جاؤ اسی مقصد کے لئے میں آیا ہوں تاکہ تم کو نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دوں نیز فرمایا نرمی کرو۔

فرمایا میرے اور تمہارے نیز تمام مخلوق کے درمیان اتنی ہی دوری ہے جیسے زمین و آسمان میں اسلئے میرے مثل کسی کو نہ سمجھو اور نہ کسی دوسرے کی

marfat.com

کی مثل مجھ کو جانو۔

جب آپ کے صاحبزادے عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی حالت دریافت کی اور تکلیف کے بارے میں پوچھا تو فرمایا مجھ سے کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرے سنو! میری حالت علم الٰہی میں بدلتی رہتی ہے۔ یعنی میرے مراتب ہر لمحہ ہر آن بلند کئے جاتے ہیں۔

آپ کے پسر عزیز عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا آپ کو کونسی بیماری ہے فرمایا میرے مرض کو جن و بشر اور فرشتے نہ تو جان سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں۔ فرمایا حکم الٰہی سے علم الٰہی ختم نہیں ہوتا حکم منسوخ ہو سکتا ہے علم منسوخ نہیں ہوتا۔ پھر قرآن کی آیت تلاوت فرمائی جس کا مفہوم یہ ہے۔ اللہ جسکو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب (لوح محفوظ) ہے وہ مختار ہے جو کچھ کرتا ہے کسی کو اس کا جوابدہ نہیں اور مخلوق جو کچھ کرتی ہے اس کے بارے میں اللہ جل بحدہ جواب طلب فرمائیگا۔

حضرت عبدالجبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو آپ کے فرزند ہیں دریافت فرمایا حضور کے جسم کے کس حصہ میں تکلیف ہے فرمایا تمام اعضاء میں تکلیف ہے ہاں دل محفوظ ہے اسلئے کہ وہ یاد الٰہی کا خزینہ اور جلوۂ محمدی کا مدینہ ہے۔

حالت نزع میں فرماتے تھے میں اللہ سے مدد طلب کرتا ہوں اسکے سوا کوئی معبود نہیں اسکی ذات پاک اور بلند و بالا ہے جو زندہ ہے موت سے نہیں ڈرتا۔ پاک ہے وہ ذات جو اپنی قدرت سے مخلوق پر غالب

marfat.com

ہے اور بندہ کو موت کے ذریعہ مغلوب کر دیا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

آپکے صاحبزادے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت نے لفظ تعزّز کہا لیکن حرف "ز" اپنے مخرج سے ادا نہ ہو سکی تو آپ بار بار کہتے رہے۔ یہانتک کہ ز کو اس کے مخرج سے ادا کر دیا بعدہٗ تین مرتبہ اللہ اللہ کہا زبان تالو سے چپک گئی۔ آواز کمزور ہو گئی اور طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وِصال شریف کے ماہ و سال

امام حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں اور حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے مرأۃ الجنان میں آپکے وصال کے سلسلہ میں صرف سالِ وصال کا تذکرہ کیا ہے جو ۵۶۱ھ ہے دن یا تاریخ یا مہینہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے بھی نفحات الانس میں آپکے وصال کے بیان میں ۵۶۱ھ کا ذکر کیا ہے البتہ آگے چل کر کرامات کے بیان میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے شاہزادے حضرت شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کا قول نقل فرمایا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ ماہ ربیع الآخری میں آپکا وصال شریف ہوا ہے۔ بظاہر مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے اس طرح مہینہ تعیّن کرنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں آپکو کسی متفق علیہ روایت کی دستیابی نہیں ہو سکی ہے۔

سید ابوالمعالی خیرالدین المتوفی ۱۰۲۴ھ اپنی کتاب "تحفۂ قادریہ

marfat.com

میں لکھتے ہیں کہ ۱۷ ربیع الاخری ۵۶۱ھ میں آپنے وصال فرمایا ہے۔ بعض دیگر کتابوں میں ۱۱ اور ۱۲ ربیع الآخر بھی لکھی ہے لیکن قول اول زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ بغداد سے آنیوالے حضرات کے بیانات بھی پائے جاتے ہیں کہ وہاں کے اوپر آپکا عرس شریف ۱۷ ربیع الآخر کو ہوتا ہے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ وصال کی تحقیق کے سلسلہ میں متعدد دوسری کتابیں بھی مطالعہ سے گذری ہیں۔ مثلاً عبدالرحمن چشتی کی کتاب "مرأۃ الاسرار" اور محقق علی الاطلاق" شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اخبار الاخیار وغیرہ لیکن ان سب میں بھی صحیح تاریخ کے تعین کی کوئی نشاندہی نہیں ملتی ہے۔

مزار شریف

حیات مبارکہ کا اکثر و بیشتر حصہ بغداد مقدس میں گزرا وہیں پر آپ کا وصال ہوا۔ اور وہیں پر مزار مبارک ہے جسکے گرداگرد عام لوگوں کے علاوہ بڑے بڑے مشائخ اور اقطاب آج بھی کمال عقیدت کے ساتھ طواف زیارت کیا کرتے ہیں۔

حیات کی توانائی

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے روحانیت کے تاجدار سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر انوار پر جب حاضری کا شرف حاصل کیا تو عقیدت کی پوری وابستگی کے ساتھ بارگاہ غوثیت مآب میں یہ شعر پڑھا ؎

اے دستگیر عالم دستم چناں بگیر
دستم چناں بگیر کہ گویند دستگیر

marfat.com

"اے دنیا کے مددگار میری مدد اس طرح کیجئے کہ حقیقتاً لوگ آپکو دستگیر کہیں۔"

حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اتنے اس شعر میں جو کچھ آپ سے کہا اسکے جواب میں مزار مبارک سے حیات کی پوری توانائی کے ساتھ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شعر پڑھا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے ؎

اے نقشبند عالم نقش چناں بہ بند
نقش چناں بہ بند کہ گویند نقشبند

"اے دنیا کے آراستہ کرنے والے دنیا کو اس طرح آراستہ کر۔ کہ لوگ تم کو حقیقتاً نقشبند کہیں۔"

شجرۂ نسب عالیہ غوثیہ و سلسلۂ خلافت جدیدہ

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قطب زماں سرکار بغداد ابو محمد
سید عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طبرستان کے شہر جیلان کے قصبہ نیف میں شب یکم رمضان یعنی ۲۹ شعبان ۴۷۰ھ کا دن گذر کر رات میں عین تہجد کے وقت

marfat.com

آپکی ولادت باسعادت ہوئی رجب المرجب ۵۸۸ھ میں
اپنے والد ماجد حضرت شیخ ابو صالح موسیٰ جنگی دوست
رضی اللہ عنہ سے بیعت ہو کر سلسلۂ قدریہ حسینیہ میں خلافت پائی
باختلاف روایت ۱۱ ر ۱۳ ربیع الاخری ۵۶۱ھ میں وصال
فرمایا۔ مزار مبارک بغداد مقدس میں مرکز انوار و رحمت اور زیارت
گاہِ خاص و عام ہے۔

سیّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۷ ر رجب المرجب ۴۰۰ھ شہر گیلان میں ولادت باسعادت ہوئی ۴۶۰ھ میں اپنے والد ماجد سید عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے شرف خلافت حاصل کیا اور ۱۱ ذیقعدہ ۵۰۳ھ میں وصال ہوا مزار مبارک گیلان میں ہے۔

سیّد عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۳ ر رمضان ۳۶۵ھ کو گیلان میں آپکی ولادت ہوئی ۳۸۳ھ ۱۴ ر رجب شریف کو اپنے والد محترم سید یحییٰ زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرف بیعت و خلافت حاصل کی اور ۴۰۲ھ ربیع الاول کے مہینہ میں آپکا وصال ہوا مزار مبارک گیلان میں ہے۔

سیّد یحییٰ زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۱ ر شعبان ۳۴۰ھ کو شہر مدائن میں میں آپکی ولادت ہوئی ۳۷۰ھ میں اپنے والد بزرگوار حضرت سید محمد تورث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

marfat.com

خلافت پائی۔ ۲۴ رمضان ۴۳۰ھ میں وصال ہوا مزار
مبارک بغداد مقدس قدیم میں ہے۔

سیّد محمد مورّث رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۲ رمضان المبارک ۲۹۹ھ میں مدینہ طیبہ میں ولادت ہوئی اپنے والد محترم حضرت سیّد داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۳۲۹ھ میں بیعت ہو کر خلافت حاصل کی، ۱۰ ربیع الاول شریف ۳۱۵ھ میں آپ نے وصال فرمایا مزار مبارک جنت البقیع میں ہے۔

سیّد داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی ولادت مبارکہ ۱۱ شعبان ۲۴۵ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ ماہ ذی الحجہ ۳۲۱ھ میں اپنے والد محترم حضرت موسیٰ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خلافت پائی ۱۲ شعبان ۳۲۱ھ میں آپ کا وصال ہوا مزار مبارک مکہ شریف میں ہے۔

سیّد موسیٰ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محرم الحرام کی ۶ تاریخ کو ۱۹۳ھ میں ولادت پاک ہوئی ربیع الآخر ۲۳۰ھ میں اپنے والد بزرگوار سید موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرف خلافت حاصل ہوئی اور ماہ صفر ۳۰۰ھ میں وصال ہوا۔ مزار مبارک مدینہ منورہ میں ہے۔

سیّد موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رمضان کی ۱۴ تاریخ کو ۱۵۲ھ میں مدینہ منورہ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ربیع الاول

marfat.com

شریف ۱۹۰ھ میں اپنے والد بزرگوار سے خلافت پائی۔
۶ ربیع الاخری ۲۱۳ھ میں جمعہ کے دن وصال ہوا۔ مزار
مبارک مدینہ منورہ میں ہے۔

سیّد عبداللہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رجب المرجب ۱۳۰ھ میں مدینہ منورہ میں ولادتِ مبارکہ ہوئی ۱۳۳ھ میں والد گرامی حضرت سید عبداللہ محض نے خلافت عطا فرمائی۔ ماہ جمادی الاخریٰ ۱۵۶ھ میں مدینہ منورہ میں وصال ہوا۔ مزارِ مبارک مدینہ منورہ میں ہے۔

سیّد عبداللہ محض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۱ ربیع الاخریٰ ۱۰۰ھ میں مدینہ منورہ میں آپکی ولادت مبارکہ ہوئی ماہِ شعبان ۱۳۲ھ میں اپنے والد بزرگوار حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند خلافت حاصل ہوئی اور ۱۸ رمضان ۱۴۵ھ میں آپکا وصال ہوا۔ مزار مبارک جنت البقیع میں ہے۔

سیّد حسن مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رمضان المبارک کی ۱۲ تاریخ کو ۶۹ھ میں آپکی ولادت پاک ہوئی اپنے والد محترم سرکار امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۰۵ھ میں مسند خلافت پائی اور ۱۷ رجب ۱۶۷ھ میں آپنے وصال فرمایا۔ مزار مبارک جنت البقیع میں ہے۔

marfat.com

سرکار امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۵ رمضان المبارک ۳ھ

کو پنجشنبہ کے دن مدینہ منورہ میں ولادت پاک ہوئی۔
خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
آپکی والدہ ہیں۔ ربیع الاول ۳۵ھ میں والد ماجد سیدنا
حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے خلافت
وامامت کا شرف حاصل ہوا۔ ربیع الاول ۴۹ھ میں
جامِ شہادت پی کر واصل بحق ہوئے۔

سرچشمۂ ولایت باب العلم مولائے کائنات شیرِ خدا

حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

سنہ نبوی کے آغاز سے ۲۳ سال قبل ۵۹۹ء کو شہر مکہ کی
مقدس و محترم سرزمین پر آپکی ولادت مبارکہ ہوئی۔
۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ میں مرتبۂ شہادت پر فائز
ہوکر محبوب حقیقی سے قرب حاصل کیا۔ مزار مبارک نجف
اشرف میں ہے۔

marfat.com

سرکار غوث اعظم کی بارگاہ میں دردمندوں کی فریاد

غوثِ اعظم بمن بے سروساماں مدد ے ❊ قبلۂ دیں مدد ے کعبۂ ایماں مدد ے

غم کا مارا ہوا سرکار ہوں شیئاً للہ
میں عنایت کا طلبگار ہوں شیئاً للہ
بھر دو دامن مرا نادار ہوں شیئاً للہ
کاش بغداد مقدس میں رسائی ہوتی
کہتا میں حاضر دربار ہوں شیئاً للہ
غوثِ اعظم مرے اوپر بھی نگاہِ رحمت
غم کا مارا ہوا سرکار ہوں شیئاً للہ
جلوۂ پاک ذرا مجھ کو دکھا دو آقا
کب سے میں شائق دیدار ہوں شیئاً للہ
قیدِ آلام و مصائب سے ملے ابتو نجات
ایک مدت سے گرفتار ہوں شیئاً للہ
اپنے ناچار نظر پر بھی کرم کر دیجئے
حال ابتر ہے گراں بار ہوں شیئاً للہ

بے سہاروں کے سہارا، لاچاروں کے دستگیر، شہنشاہ بغداد، آرزوؤں کے ہاتھ آپ کے دربار گہربار کی طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ آنسوؤں سے بوجھل آنکھیں داستانِ غم سنا رہی ہیں۔ قلب حزیں بیتاب دھڑکنوں کے ساتھ افسانۂ درد دل کہہ رہا ہے۔ صدقہ رسول ہاشمی کا، صدقہ سیدہ فاطمہ کے دوپٹہ کے آنچل کا، صدقہ کربلا کے مسافر کا، دھڑکتے ہوئے دل اور جھکی ہوئی گردن کی لاج رکھ لیجئے۔ سنا ہے آپ لاچاروں کی دستگیری فرماتے ہیں، گرتے ہوؤں کو سنبھالا دیتے ہیں۔ سنا ہے آپ دردمندوں کی فریاد سنتے ہیں میری بھی فریاد سنئے۔ غموں کا

marfat.com

مارا ہوا دل آپکو پکار رہا ہے۔ قلب حزیں امیدوں کے ساتھ آپکو آواز دے رہا ہے۔ جگر سوز نالے آپکی نگاہِ کرم کے طلبگار ہیں۔ مسلسل غموں کی چوٹ سے آبگینۂ دل چور چور ہو رہا ہے۔ شانِ کرم کی بھیک چاہئے جس نے بغداد کو بغداد معلّٰے اور دارالامان بنا دیا۔ اپنے بھکاری کا دامن بھر دیجئے۔ سُنا ہے کہ آپ پل میں غربت و افلاس کے مارے ہوؤں کو امیر کبیر بنا دیتے ہیں۔ سُنا ہے آپکی دین اور سخاوت کے سامنے لینے والوں کو کوتاہیٔ داماں کی شکایت ہو جاتی ہے ہم غلاموں کی طرف بھی نگاہِ جود و کرم اٹھائیے اور اپنی عطاؤں کی بارش فرما کر مالا مال فرما دیجئے۔ اے دکھ درد کے مارے ہوؤں کو دیکھ کر بیقرار ہو جانیوالے اے سیدہ فاطمہ کے لاڈلے۔ اے سرکار امام حسن کے جگر گوشہ تھرتھراتے ہوئے ہاتھوں اور گرم گرم بہتے ہوئے آنسوؤں کی لاج رکھ لیجئے۔ تکمیل تمنا کا کچھ سامان کر دو۔ اپنی کرامتوں کی عظمت پھر دکھا دو۔ ہمارے انبساط چمن سے خزاں کے اثرات کو دور کر کے پھر ہرا بھرا بنا دو۔

اے شہنشاہ بغداد آپکی ذات گرامی مجبور و ناتواں کیلئے امیدوں کا مسکن اور غم کے مارے ہوؤں کے لئے چارہ گر ہے۔ باب الشیخ کی بافیض عظمت و وقار کا صدقہ میری فریاد سنئے۔ غریبوں کی آہ و فغاں سننے والے دستگیرِ دل مجبور کو توانائی دینے والے سرکار ہم غم کے مارے ہیں شکست خوردہ ہیں زبوں حال ہیں ناتواں ہیں ستم زدہ ہیں بے رحم دنیا نے ہمیں پسپا کر دیا ہے۔ ہماری راحت اور ہمارا سکون چھین لیا ہے۔ ہماری خوشیوں کا نشیمن اجاڑ دیا ہے۔ ہم غلاموں کی دردانگیز فریاد سنئے۔ سُنا ہے آپ اُمّتِ مرحومہ کے سب سے بڑے مددفرمانے

marfat.com

والے ہیں اسی لئے دنیا آپکو غوث اعظم کے نام سے یاد کرتی ہے۔ ہماری بھی مدد فرمایئے۔ باب الشیخ کے فلک وقار اور ضیا بخش گنبد میں آرام فرمانیوالے دستگیر غم نصیب آنکھوں سے آنسوؤں کی سیل رواں کی لاج رکھ لیجئے۔

ہماری فریاد سنئے کہ ہم کس سے کہیں آپکے دامن کرم سے وابستہ ہیں آستانہ کرم چھوڑ کر کہاں جائیں۔ اپنے عقیدتمندوں اور غلاموں کا دکھ درد دور کر دیجئے اور شادمانی کی منزل سے ہمکنار فرما دیجئے۔ ہماری موجودہ پریشانیوں کو ہمارے سروں سے دور ہٹا دیجئے۔ آنیوالے مصائب و آلام ظلم و ستم سے بچا کر اپنے دائرہ حفظ و امان میں جگہ دیدیجئے

ہمیں یقین کامل ہے کہ ہماری فریاد آپکی بارگاہ عالی وقار میں رائگاں نہ جائے گی۔ آپ ضرور ہماری مدد فرمائیں گے۔ آل رسول ہو۔ جد کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت پر آپکا عمل رہا ہے۔ بیکسی بیبسی پلکوں کا بھرم رکھ لیجئے اور ہماری بھرپور مدد فرما کر کشمکش حیات کو دور کر دیجئے اور سکون بخش زندگی کے اسباب فراہم فرما دیجئے ؎

ساقیٔ میکدۂ عالم عرفاں مددے
از تو داریم طمع یاشہ جیلاں مددے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولینا محمد وعلیٰ
آلہ واصحابہ واولیاء طریقتہ وعلماء ملتہ وشہداء
محبتہ اجمعین الیٰ یوم الدین ۔

ختم شد

marfat.com